COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

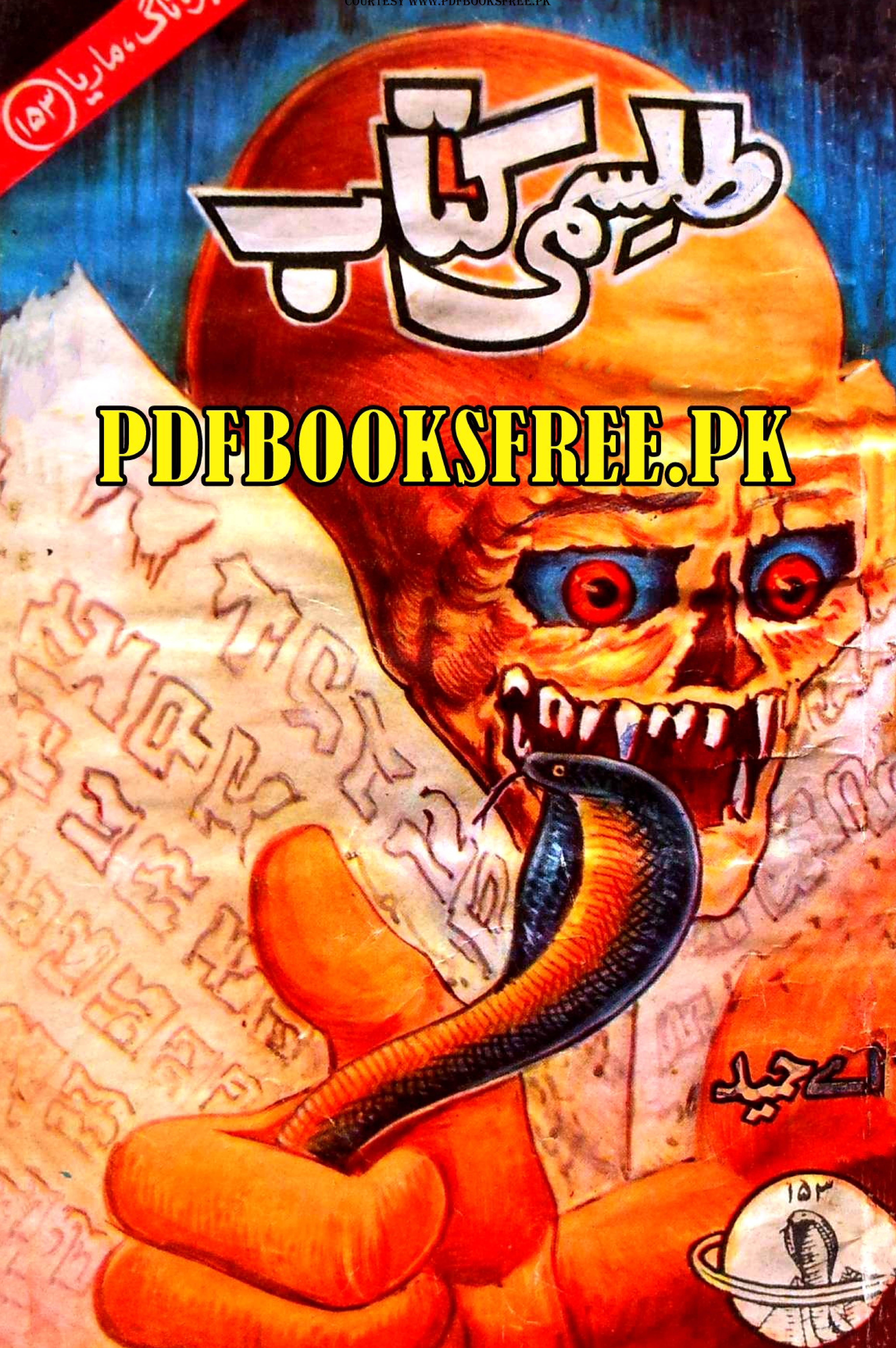


PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی خلا میں

# طلسمی کتاب

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت ۵۰/-

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اوّل : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔۸
مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

# ترتیب

○ طلسمی کتاب
○ قبرستان کی ملکہ
○ مُردوں کا حملہ
○ بلّیاں رونے لگیں
○ تاریک سُرنگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# طلسمی کتاب

ناگ نے ایک بار پھر نیچے دیکھا۔
نیچے پتھر کی پہاڑ جتنی بڑی کتاب صحرا میں کھلی پڑی تھی۔
ناگ عقاب کی شکل میں اس کتاب کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے وہ اس کتاب کے ایک لفظ پر بیٹھا تھا کہ اسے جیسے بجلی کا کرنٹ سا لگا تھا اور وہ جلدی سے فضا میں بلند ہو گیا تھا۔ ناگ کتاب کے لفظوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ لفظ پتھر کے بہت بڑے بڑے ٹکڑے کو تراش کر بنائے گئے تھے۔ یہ کسی ایسی زبان کے لفظ تھے جو ناگ کی بھی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ ناگ کو ماریا کی بھی فکر لگی تھی شاہی حکیم نے ان دونوں کو اکٹھے اس صحرا میں بھیجا تھا مگر آندھی کے خوفناک طوفان کی وجہ سے ماریا اس سے بچھڑ گئی تھی۔ اس سے پہلے شاہی حکیم نے اپنی کتاب کے ورق کھول کر اسے اور ماریا کو عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کی ایک جھلک دکھائی تھی۔ ناگ اور ماریا نے



دیکھا تھا کہ ایک صحرا ہے جس میں عنبر اور تھیوسانگ تو گھوڑے پر بیٹھے پریشان حالت میں بھاگے جا رہے ہیں اور ان کے پیچھے کیٹی لگی ہے۔ کیٹی کا چہرہ غصے سے آگ بھبوکا ہو رہا ہے۔ اس کے بال ہوا میں کھلے ہیں اور وہ عنبر اور تھیوسانگ کا یوں پیچھا کر رہی ہے جیسے انہیں انہیں پکڑ کر ہلاک کرنا چاہتی ہو۔ یہ ایک ایسا منظر تھا جس پر ماریا اور ناگ کو یقین نہیں آیا تھا۔ ناگ نے شاہی حکیم سے پوچھا تھا کہ کیٹی کو کیا ہو گیا ہے؟ شاہی حکیم نے جواب میں صرف اتنا کہا تھا کہ جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ کیٹی کی ایسی حالت کیوں ہوئی ہے۔ بہرحال اتنا شاہی حکیم نے ضرور بتا دیا تھا کہ کیٹی اس وقت عنبر اور تھیوسانگ کی جانی دشمن بن چکی ہے اور اس کے پاس ایک ایسی طاقت آ گئی ہے کہ جس کا مقابلہ عنبر اور تھیوسانگ بھی نہیں کر سکتے۔ ناگ اور ماریا کو یہ سن کر بڑی پریشانی ہوئی تھی۔ ماریا نے شاہی حکیم سے کہا تھا "محترم! آپ ہمیں عنبر اور تھیوسانگ کے پاس پہنچا دیں۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" اور شاہی حکیم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیں۔
پھر ایک خوفناک طوفان آ گیا۔ صحرا میں زبردست بگولے چلنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لگے اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ پھر اس اندھیرے میں ماریا ناگ سے بچھڑ گئی۔ اس وقت جب کہ ناگ عقاب کی شکل میں پہاڑ جتنی بڑی پتھر کی کتاب کے اوپر صحرا میں منڈلا رہا تھا تو اسے ماریا کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔

ناگ کو یقین تھا کہ عنبر، تھیوسانگ اور ماریا اسے اسی صحرا میں کہیں نہ کہیں ضرور مل جائیں گے۔ اب اس نے ایک بار پتھر کی کتاب پر اترنے کا فیصلہ کیا مگر وہ کسی پتھر کے لفظ پر نہیں اترنا چاہتا تھا۔ وہ کتاب کے قریب ہی صحرا میں اتر آیا۔ ریت پر اترتے ہی ناگ نے عقاب کی شکل بدل کر کالے سانپ کی شکل اختیار کر لی اور پتھر کی بڑی کتاب کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔ وہ کتاب کے بہت بڑے دالان جتنے صفحے پر آہستہ سے رینگ کر چڑھ گیا۔ وہ اونچی اونچی چٹانوں جیسے لفظوں کے درمیان میں سے رینگتا چلا جا رہا تھا۔ یہاں اسے سنسناہٹ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کتاب کے چٹانوں جتنے بڑے الفاظ کے درمیان کافی فاصلہ تھا اور پتھر کے صفحے پر کہیں پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ کہیں ریت کی چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں بنی ہوئی تھیں۔ کہیں لفظوں کے نیچے محرابی دروازے اور غار نظر آ رہے تھے۔ ناگ خاموشی سے چاروں طرف دیکھتا آہستہ آہستہ آگے



رینگ رہا تھا وہ ایک لفظ کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس لفظ کے نیچے دو بڑے بڑے گول پتھر کے نقطے تھے۔ لفظ کی گولائی میں ایک محراب دار دروازہ بنا ہوا تھا۔ دروازے کے اندر غار تھا جس میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ناگ ایک نقطے کے پیچھے چھپ کر غار کے اندھیرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے غار کے اندر جانا چاہیے یا نہیں؟ اسے ماریا کی بھی تلاش تھی اور عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کا بھی سراغ لگانا تھا۔ چنانچہ ناگ نے غار میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا اور خدا کا نام لے کر رینگتے ہوئے غار میں داخل ہو گیا۔ یہ لفظ کا غار تھا۔ خدا جانے اس لفظ کے کیا معنی تھے کیونکہ یہ پہلی زبان تھی جو ناگ کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اس پُراسرار لفظ کے غار میں پہلے تو گھپ اندھیرا چھایا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اندھیرے میں ایسی روشنی جھلکنے لگی۔ جیسے اندھیری رات میں آسمان پر بہت سارے تارے چمک رہے ہوں تو پھیکی پھیکی روشنی سی ہو جاتی ہے۔ ایک عام آدمی اس پھیکی روشنی میں بھی کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا مگر ناگ اپنی طاقت کی وجہ سے اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا۔ وہ غار کے درمیان میں چلنے کی بجائے، غار کی دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر رینگ رہا تھا۔ کافی دیر لفظ کے غار میں رینگتے-

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



رہنے کے بعد ناگ ایک کھلی جگہ پر آ گیا۔ اس کھلی جگہ پر ناگ نے ایک محراب دار گیٹ دیکھا جو کھلا تھا۔ گیٹ کی ایک جانب پتھر کے ستون پر چراغ جل رہا تھا۔ چراغ کی روشنی مدھم تھی۔ گیٹ کے اوپر جو لفظ لکھے تھے اسے ناگ پڑھ سکتا تھا۔ یہ قدیم عبرانی زبان کے لفظ تھے اور اس کا مطلب تھا "شہر خموشاں" یعنی یہ قبرستان ہے۔

ناگ رینگتے ہوئے اس پُراسرار قبرستان کے دروازے کے قریب آ کر گردن اٹھا کر اندر دیکھنے لگا۔ پرانے قبرستان کی دیوار کچی تھی اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ گئی تھی۔ قبرستان میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پھر ناگ کو اندھیرے میں چھوٹی بڑی کتنی ہی قبریں زمین پر ابھری ہوئی نظر آنے لگیں۔ ان قبروں پر عجیب قسم کی چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں نے اپنی شاخیں پھیلا رکھی تھیں۔ یہ شاخیں ایسے لگ رہی تھیں جیسے چڑیلوں نے اپنے کالے کالے پر پھیلا رکھے ہوں۔ کسی قبر پر کوئی دیا نہیں جل رہا تھا۔ ناگ نے سانس کھینچا۔ اسے ماریا کی یا کیٹی عنبر اور تھیوسانگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ ناگ نے سوچا اب جب وہ وہاں آ ہی گیا ہے تو اسے اس قبرستان میں چل پھر کر اپنے ساتھیوں کا کھوج لگانا چاہیے۔ چنانچہ ناگ نے قبروں کے درمیان رینگنا شروع کر دیا۔ ایکدم



سے اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ناگ نے اپنی گردن موڑ کر دیکھا تو وہاں اسے کوئی انسان دکھائی نہ دیا۔ اس نے سوچا شاید یہ اس کا وہم تھا۔ وہ پھر قبروں میں رینگنے لگا۔ تھوڑی دُور گیا تھا کہ پھر وہی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ یہ کسی انسان کے قدموں کی چاپ تھی۔ ناگ نے جلدی سے گردن پھیر کر دیکھا۔ اس بار بھی اسے پیچھے کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ سوچنے لگا۔ وہ ایک قبر کی اوٹ میں چھپ گیا اور پیچھے دیکھنے لگا۔ کوئی بھی نہیں تھا پیچھے۔ اچانک ناگ کو ایک انسان کی لرزتی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی:

"چانگی! تجھے قبر میں پہنچانے والا آ گیا ہے۔ اُٹھ اور اس سے اپنی موت کا بدلہ لے۔"

ناگ نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ یہ کون کس کو پکار رہا تھا۔ آواز اس کے پیچھے جو قبریں تھیں وہاں سے آئی تھی۔ اندھیرا اور زیادہ ہو گیا تھا۔ اب ناگ کو بھی اندھیرے میں زیادہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کچھ گھبرا سا گیا۔ سوچا اسے وہاں سے نکل جانا چاہیے۔ وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دیوار گر پڑی ہو۔ ناگ نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے والی قبروں کی طرف دیکھا۔ ہلکے دھماکے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کی آواز ادھر سے آئی تھی۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک قبر اوپر سے پھٹ گئی ہے اور اس میں سے ایک کھوپڑی اچھل کر باہر آن گری ہے۔ ناگ سمٹ کر اسے غور سے تکنے لگا۔

وہی پراسرار انسانی آواز پھر سنائی دی۔

"جانکی! تیرا قاتل آگیا ہے۔ اس سے بدلہ لے لے۔"

اس کے ساتھ ہی کھوپڑی فضا میں زمین سے چار پانچ فٹ بلند ہوگئی۔ ناگ نے فیصلہ کیا کہ اسے وہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ وہ واپس مڑا ہی تھا کہ کسی نے اسے دم سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ ناگ کے جسم میں بجلی کے کرنٹ کی لہریں دوڑنے لگیں جس کی وجہ سے اس کا جسم سن ہو گیا۔ ناگ نے سانس کھینچ کر اپنی شکل بدلنی چاہی مگر اس کا سانس اتنا کمزور اور آہستہ ہو چکا تھا کہ وہ اپنی شکل تبدیل نہ کر سکا۔ اس نے تڑپ کر نیچے گرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے جسم کو کمزوری کی وجہ سے حرکت نہ دے سکا۔ اس نے دیکھا کہ اسے انسانی سائے نے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اٹھا رکھا تھا۔ کھوپڑی ہوا میں تیرتی ہوئی اس کے قریب آگئی۔ ناگ کی نظریں کھوپڑی پر جمی ہوئی تھیں۔ کھوپڑی کی آنکھوں سے سرخ روشنی نکلی پھر ایک عورت کی دہشت ناک آواز بلند ہوئی:

"میں جانکی ہوں۔ میں اپنے قاتل سے بدلہ لینے کے لئے آگئی ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی کھوپڑی کا منہ کھل گیا۔ انسانی سائے نے ناگ سانپ کو آگے کھوپڑی کے پاس کر دیا اور کھوپڑی نے ناگ کو نگل لیا۔ ناگ کھوپڑی کے اندر چلا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ کھوپڑی کے گول سر کے اندر بند ہو گیا ہے۔ اسے جس سوراخ سے اندر داخل کیا گیا تھا۔ وہ گردن کے نیچے تھا اور اب بند ہو گیا تھا۔ ناگ نے کھوپڑی کی آنکھوں کے سوراخ میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر بجلی کی لہروں نے اس کے جسم کی رہی سہی طاقت بھی چھین لی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے تھوڑی سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔ کھوپڑی کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ کھوپڑی کے اندر اندھیرا چھا گیا۔

پھر کھوپڑی نے جھولنا شروع کر دیا اور جھولتے جھولتے وہ اپنی کھلی قبر کی طرف بڑھی اور دھپ سے قبر کے اندر اپنے ڈھانچے پر گر پڑی۔ قبر میں گرتے ہی کھوپڑی لوٹ پوٹ ہونے لگی۔ وہ گیند کی طرح لڑھک کر کبھی قبر کی ایک طرف جاتی۔ کبھی دوسری طرف لڑھکتی ہوئی آ جاتی۔ ناگ آنکھیں بند کئے کھوپڑی کے سر کے اندر سمٹ کر رہ گیا تھا۔ اسے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ خوامخواہ اس پراسرار کتاب کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



غار میں کیوں داخل ہوا۔ قبر میں دس بارہ بار لڑھکنے کے بعد کھوپڑی اچھل کر قبر سے باہر آ گئی۔ باہر آتے ہی وہ زمین سے پانچ فٹ بلند ہو کر فضا میں رُک گئی۔ اب قبر میں سے اس کھوپڑی کا ڈھانچہ بھی باہر آ گیا اور فضا میں جھولتا ہوا کھوپڑی کے پیچھے آ کر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اب کھوپڑی ڈھانچے کی گردن کے ساتھ لگ گئی۔ جونہی کھوپڑی گردن کی ہڈی کے ساتھ لگی ایک دھماکہ ہوا۔ نیلی بجلی چمکی۔ کچھ عورتوں کے چیخ و پکار ایسے قہقہے بلند ہوئے اور ڈھانچے نے ایک دم سے ایک عورت کا روپ دھار لیا۔ ناگ اب بھی اس عورت کے سر کے اندر سمٹا بیٹھا تھا۔ اسے اتنا احساس ہو گیا تھا کہ کھوپڑی میں جان پڑ گئی ہے اور عورت جو پہلے قبر میں پڑا ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا اب زندہ ہو گئی ہے مگر ناگ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔

عورت کی آنکھیں سیاہ تھیں۔ ان میں ایک عجیب قسم کی مقناطیسی کشش تھی۔ جسم پر لال رنگ کے کپڑے تھے۔ سر کے سیاہ لانبے بال کھلے تھے اور شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ انسانی سایہ ابھی تک قبروں کے درمیان موجود تھا۔ اس نے کہا:

"چانگی! تو نے اپنے قاتل کو قید کر کے اس سے



انتقام بھی لے لیا ہے اور انسانی شکل میں بھی زندہ ہو کر واپس آ گئی ہو۔ اب کتاب کے قبرستان میں تمہاری بادشاہی شروع ہو گئی ہے۔ تم اپنے قبرستان کے مُردوں کو جس شکل میں چاہو اور جہاں چاہو بھیج سکتی ہو۔ اب تم آزاد ہو اور اپنے دشمنوں سے بدلہ لے سکتی ہو۔"

چانگی نے اپنا ہاتھ بلند کیا تو اس میں غیب سے ایک تلوار آ گئی۔ وہ قہقہہ لگا کر بولی:

"مجھے جس سانپ نے کاٹا تھا وہ اس علاقے کا شیش ناگ تھا۔ اس کے زہر سے میرا جسم گل سڑ گیا تھا۔ مجھے شیش ناگ کے دیوتا ناگ کی تلاش تھی۔ وہ میری قید میں آ گیا ہے اور میں ایک بار پھر پہلے سے دس گنا زیادہ طاقت حاصل کر کے زندہ ہو گئی ہوں۔ اب میں اس ناگ دیوتا کے تمام ساتھیوں سے اپنی موت کا بدلہ لوں گی۔"

انسانی سائے نے کرخت آواز میں کہا:

"چانگی! اس ناگ دیوتا کی ایک ساتھی لڑکی کیٹی کو تمہاری طلسمی کتاب کے آخری لفظ نے اپنے طلسم میں قید کر کے اسے عنبر اور تھیوسانگ کا دشمن بنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دیا ہے۔ وہ ان کی جان کی پیاسی ہو رہی ہے۔"

جانکی کی آواز بلند ہوئی:۔

"کیا کیٹی کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ عنبر اور تھیوسانگ ایسے طاقتور انسانوں کو ہلاک کر سکے؟"

انسانی سائے نے کہا:

"تمہاری طلسمی کتاب کا آخری لفظ بے حد گرم اور طاقتور ہے۔ اس نے کیٹی میں ایسی طاقت بھر دی ہے کہ اگر اس کی تلوار کا وار عنبر یا تھیوسانگ پر پڑ گیا تو وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔"

جانکی نے پوچھا:

"کوئی ایسی کمزوری تو باقی نہیں رہ گئی کہ جس کے معلوم ہو جانے سے کیٹی کی طاقت ختم ہو جائے گی اور عنبر اور تھیوسانگ اس کے وار سے بچ جائیں گے؟"

انسانی سائے نے کہا:

"تمہاری پتھر کی کتاب کے آخری لفظ کے اوپر جو بھاری پتھر کا گول نقطہ پڑا ہے۔ اس نقطے کے نیچے چھوٹے سے غار میں طلسم کا ایک دیا ہزاروں سال سے روشن ہے۔ اس طلسمی چراغ کو سامری جادوگر نے اس وقت روشن کیا تھا۔ جب اس نے صحرا میں جادو کی یہ کتاب بنائی تھی۔ اگر کوئی اس دیئے کو بجھا دے تو کیٹی اپنی اصلی حالت میں آ جائے گی اور اس کے پاس جو تلوار ہے اس کی طاقت اور اثر بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر وہ عنبر اور تھیوسانگ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔"

ناگ ان دونوں کی ساری گفتگو سن رہا تھا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ کیٹی کیوں صحرا میں عنبر اور تھیوسانگ کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ اتنے میں جانکی کی مکروہ آواز بلند ہوئی۔

"کیا ناگ دیوتا کا کوئی اور ساتھی بھی ہے؟"

ناگ نے سوچا کہ انسانی سایہ ضرور ماریا کا نام لے گا۔ مگر اسے ماریا کا علم نہیں تھا۔

انسانی سائے نے کہا:

"نہیں جانکی! جہاں تک میرے کالے علم کا تعلق ہے ناگ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ کا اور کوئی ساتھی نہیں ہے۔"

جانکی کا مکروہ قہقہہ بلند ہوا۔ "ٹھیک ہے۔ میں ان میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ عنبر اور تھیوسانگ کو کیٹی ختم کر دے گی اور اس ناگ دیوتا کو میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہمیشہ کے لئے ختم کر ڈالوں گی۔"

انسانی سائے نے کہا:

"اس ناگ دیوتا کو اپنی کھوپڑی ہی میں رکھنا۔ اگر تم نے اسے باہر نکالا تو ہو سکتا ہے دوسرے سانپ اس کی مدد کو آ جائیں۔"

چانگی نے چیخ کر غصیلی آواز میں کہا:

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ اب میں اس قبرستان کی ملکہ ہوں ان قبروں کے سارے مردے میری رعایا ہیں میری طاقت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اب میں ترکان ملک میں جا کر وہاں کے تخت پر قبضہ کرونگی اور ترکان کا ملک میرا ہو گا۔ اس پر میری حکومت ہو گی۔"

انسانی سائے نے کہا:

"مگر چانگی! ترکان کے بادشاہ کے پاس بڑی زبردست فوج ہے۔ تم اکیلی اس کا مقابلہ کیسے کر سکو گی۔"

چانگی نے نعرہ قہقہہ بلند کیا اور کہا:

"تم میری قبروں کے مردوں کی طاقت سے واقف نہیں ہو۔ یہ میری کالے علم کی کتاب کے قبرستان کے مردے ہیں اور میرے زندہ ہو جانے سے انہیں



ایک ایسی زبردست طاقت مل گئی ہے کہ ترکان بادشاہ کی فوج کو یہ تنکوں کی طرح اڑا کر رکھ دیں گے اب تم میری کالے علم کی اس کتاب کے دروازے پر بیٹھ کر اس کی حفاظت کرو۔ میں بادشاہ کے محل کی طرف جا رہی ہوں۔"

ناگ ابھی تک کھوپڑی سے باہر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے کھوپڑی کے اندر چانگی کا دماغ اور دماغ کے چار خانے اور ننھی ننھی خون کی رگوں کا جال صاف نظر آ رہا تھا۔ مگر ناگ جسم میں اتنی طاقت بھی محسوس نہیں کر رہا تھا۔ کہ اپنی گردن کو ہلا سکے۔ وہ چانگی کے دماغ میں کھوپڑی کے اندر ایک طرف سمٹ کر بیٹھا ہوا تھا اور چانگی اور پراسرار انسانی سائے کی گفتگو سن رہا تھا۔ اسے عنبر اور تھیوسانگ کی فکر تھی۔ اگر کیٹی پر اس چانگی کے کالے علم والی کتاب کے طلسم کا اثر ہو گیا ہے تو پھر عنبر اور تھیوسانگ کی خیر نہیں۔ مگر کے دل کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ عنبر اور تھیوسانگ کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اگر اس پتھر کی کھلی کتاب کے آخری لفظ کے نقطے کے نیچے تہہ خانے میں جلتے چراغ کو بجھا دیا جائے تو کیٹی پر کیا گیا طلسم ختم ہو جائے گا۔ مگر وہ چانگی کی کھوپڑی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



قید ہو کر بیٹھا تھا۔ وہ کیسے باہر نکل کر کتاب کے نقطے کے نیچے جلنے والے چراغ کو بجھا سکتا تھا۔

چانگی قبرستان میں سے نکل کر کتاب کے پہلے لفظ کی سرنگ میں آگئی۔ انسانی سایہ اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ سرنگ سے باہر نکل کر چانگی نے اپنی کھلی کتاب کے بڑے بڑے پتھریلے لفظوں کو دیکھا۔ پھر انسانی سائے سے کہا:

"تم اس طلسمی کتاب کے آخری لفظ کے نقطے کی جاکر حفاظت کرو۔ میں بادشاہ ترکان کی حکومت کا تختہ الٹنے جا رہی ہوں۔ اگر کیٹی میرے بعد عنبر اور تھیوسانگ کے سر کاٹ کر لائے تو ان سروں کو سرنگ میں دفن کر دینا اور کیٹی سے کہنا کہ وہ قبرستان میں جاکر اپنی قبر میں لیٹ جائے۔"

انسانی سائے نے کہا:

"بہت بہتر چانگی۔"

چانگی کا لباس سرخ تھا۔ سیاہ بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے مقناطیسی کشش کی لہریں نکل رہی تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر کے ایک چیخ ماری اور غائب ہو گئی۔ چانگی فضا میں پرواز کرتی اس ملک کے بادشاہ ترکان کے محل کی طرف اڑی جا رہی تھی۔



اس کے جانے کے بعد انسانی سایہ کھلی کتاب کے کشادہ صفحے پر آخری لفظ کے پاس آگیا جو ایک چھوٹی چٹان کی طرح صفحے پر بنا ہوا تھا۔ اس لفظ کے نیچے ایک نقطہ گول پتھر کی طرح پڑا تھا۔ انسانی سایہ دھوئیں کی طرح رینگتا لہراتا نقطے کے پتھر کے نیچے تہہ خانے میں آگیا۔ یہاں ایک چراغ جل رہا تھا۔ انسانی سائے کو جب اطمینان ہو گیا کہ چراغ جل رہا ہے اور وہاں کوئی دوسرا نہیں ہے تو واپس اوپر نقطے کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پہرہ دینے لگا۔ باہر دن کی بھوری بھوری پھیکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ صحرا چاروں طرف سنسان اور ویران تھا۔ اس کے بیچ میں پہاڑ ایسی کھلی کتاب اپنے پتھروں کے بنے ہوئے بڑے بڑے الفاظ سمیٹے [illegible] دکھے خاموش تھی۔

چانگی فضا میں اڑی جا رہی تھی۔ ناگ کو تھوڑی دیر بعد ہی کسی چڑیلوں ایسے مکروہ قہقہے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اس ملک کے بادشاہ ترکان کے تخت پر قبضہ کرنے اور اس کے شاہی محل کو تباہ کرنے جا رہی ہے مگر وہ چونکہ دیکھ نہیں سکتا تھا اس لئے اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرف سے اڑ کر جا رہی ہے۔ ناگ خود ایسی بے بسی کی حالت میں تھا کہ کسی کی کوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مدد نہیں کر سکتا تھا۔

چانگی کو بہت جلد دُور ایک جگہ پہاڑیوں کے درمیان اونچی اونچی دیواروں کے درمیان ایک شہر آباد نظر آیا۔ یہ ترکان بادشاہ کا ملک تھا۔ شہر کے مکان کئی کئی منزلہ تھے سڑکوں پر لوگوں کی رونق تھی۔ بادشاہ کا اونچا سنگ مرمر کا محل شہر کے درمیان میں تھا۔ چانگی نے محل کے اوپر ایک چکر لگایا اور پھر محل کے اندر اس بڑے کمرے میں آ گئی جہاں بادشاہ کا دربار لگا تھا۔ بادشاہ سونے کے تخت پر سر پر تاج رکھے بیٹھا ایک مقدمے کا فیصلہ کر رہا تھا۔ ارد گرد درباری ادب سے کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ یہ ترکان بادشاہ تھا جو اپنے ملک میں انصاف پسند اور رحم دل بادشاہ مشہور تھا۔ رعایا اس سے بہت خوش تھی ترکان بادشاہ نے مجرم کو سزا سنا دی اور کہا کہ ہم اپنے ملک میں امن اور خوش حالی دیکھنا چاہتے ہیں۔ آئندہ کسی نے قانون کو توڑنے کی کوشش کی تو ہم اسے بھی یہی سزا دیں گے۔ سپاہی مجرم کو پکڑ کر لے گئے۔ بادشاہ تخت سے اٹھنے ہی والا تھا کہ اچانک چانگی اس کے سامنے آ کر تخت کے قریب کھڑی ہو گئی۔ بادشاہ ترکان نے ایک اجنبی سرخ پوش عورت کو دربار میں اچانک نمودار ہوتے ہوئے دیکھا تو حیران سا ہو کر رہ گیا۔ باقی درباری بھی ششدر سے ہو کر رہ گئے۔ (پیارے دوستو! ششدر ہونا حیران ہونے کو کہتے ہیں) بادشاہ ترکان نے چانگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا:

"بی بی! تو کون ہے۔ تجھے اگر انصاف چاہیے تو ہمیں بتا ہم نے رعایا کے ساتھ ہمیشہ انصاف کیا ہے۔"

چانگی نے قہقہہ لگایا اور بولی:

"میں چانگی ہوں۔ قبرستان کی ملکہ۔ مجھے تمہارا تخت چاہیے۔ تمہارا محل چاہیے۔ تمہارا سر چاہیے۔"

اتنا کہنا تھا۔ دربار میں سناٹا چھا گیا۔ بادشاہ نے وزیر کی طرف دیکھا۔ وزیر نے تیر بردار سپاہیوں کی طرف دیکھا۔ سپاہیوں نے کمانوں میں تیر جوڑ کر تیروں کی بوچھاڑ ماری۔ پندرہ تیر چانگی کے جسم کے ساتھ جا کر لگے اور پھر سارے کے سارے تیر اس کے جسم میں سے پار ہو کر دوسری طرف جا کر گر پڑے۔ چانگی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے ایک اور مکروہ قہقہہ لگا کر کہا:

"ترکان بادشاہ! تیری زندگی کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ تُو نے دیکھ لیا ہے کہ تیرے سپاہیوں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تیروں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ یہ تخت اور محل میرے حوالے کر دے۔"

بادشاہ نے گرج دار آواز میں حکم دیا: "اس گستاخ عورت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔" سپاہیوں کا دوسرا دستہ تلواریں لے کر چانکی کی طرف بڑھا۔ چانکی ایک دم غائب ہو گئی۔ سپاہی ہوا میں تلواریں چلاتے لگے۔ پھر تھک کر بادشاہ کی طرف دیکھنے لگے۔ چانکی نے قہقہے کے ساتھ کہا: "تیری فوج پر میری قبرستانی فوج حملہ کرنے والی ہے۔ چل باہر چل کر دیکھ تیری فوج کا کیا حشر ہونے والا ہے۔"

بادشاہ اور سارے درباری حیران ہو کر قلعے کی طرف دوڑے جہاں فوج موجود تھی۔ چانکی اس سے پہلے وہاں پہنچ چکی تھی۔ اس نے قلعے کی برجی کے اوپر کھڑے ہو کر اپنی طلسمی سنگین کتاب کی سمت منہ کر کے اپنے قبرستانی مُردوں کو آواز دی:

"مُردو! میری فوج کے مرے ہوئے سپاہیو! اپنی قبروں سے نکل کر حملہ کر دو۔"

بادشاہ نے سپہ سالار کو حکم دیا کہ قلعے کے دروازے پر فوج لگا دی جائے۔ دشمن حملہ کرنے والا ہے۔ سپہ سالار



فوراً فوج لے کر قلعے کے دروازے اور اوپر بُرجوں میں آ گیا۔ قلعے کے اوپر کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہے پہنچا دیئے گئے۔ تیر بردار دستے تیر کمانوں میں جوڑ کر قلعے کی دیوار پر بیٹھ گئے۔ دوسرے سپاہی گھوڑوں پر سوار ہو کر حملہ کرنے کے لئے تلواریں کھینچ کر تیار ہو گئے۔ بادشاہ درباری اور وزیر قلعے کے برج میں کھڑے قلعے سے باہر پھیلے ہوئے صحرا کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ میدان میں گرد اڑنے لگی ہے۔ گرد کا غبار قریب آ گیا۔ پھر اس گرد کے بادل میں سے مُردوں کی فوج نمودار ہوئی یہ سینکڑوں ہڈیوں کے انسانی ڈھانچے تھے جن کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تلواریں اور نیزے تھے اور وہ شور مچاتے دوڑتے ہوئے قلعے کی طرف چلے آ رہے تھے۔ بادشاہ نے حیران ہو کر اس انوکھی فوج کی طرف دیکھا۔ سپہ سالار درباری اور وزیر بھی مُردوں کے ڈھانچوں کی اس فوج کو دیکھ کر حیرت میں گم ہو گئے۔

وزیر نے کہا:

"حضور! یہ ہڈیوں کے ڈھانچے ہماری زندہ فوج کا بھلا کس طرح مقابلہ کر سکیں گے؟"

سپہ سالار نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"میری فوج ابھی ان کے ٹکڑے اڑاتی ہے۔"
سپہ سالار نے چلا کر اپنی فوج کو قلعے سے باہر نکل کر حملے کا حکم دے دیا۔ قلعے کا دروازہ کھول دیا گیا اور گھوڑوں پر سوار فوج کے دستے میدان میں حملہ کرنے کے لئے دوڑ پڑے۔ چانکی قلعے کے دوسرے بُرج پر سے غائب ہو کر فضا میں بلند ہو گئی اور اپنی قبرستانی فوج کے اوپر آ کر بولی:

"میرے قبرستان کے مُردو! ہوشیار ہو جاؤ۔ دشمن کا ایک بھی سپاہی بچ کر نہ جانے پائے۔"

بادشاہ کے سپاہی مُردوں کی فوج کے بالکل سامنے آ گئے تھے۔ انہوں نے تلواروں سے ہڈیوں کے ڈھانچوں پر حملہ کر دیا۔ لیکن بہت جلد انہیں احساس ہو گیا کہ ہڈیوں کے ڈھانچے فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ سپاہی ان پر تلواریں مارتے تو تلواریں ٹوٹ جاتیں۔ دوسری طرف مُردوں کی تلواروں کے وار سپاہیوں پر پڑتے تو تلواروں میں سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور سپاہی گھوڑوں سمیت بھسم ہو کر گرنے لگتے۔ تھوڑی ہی دیر میں میدان میں بادشاہ کے سپاہیوں کی جلی ہوئی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے جبکہ مُردوں میں سے ایک بھی ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچا تھا۔ یہ معاملہ



دیکھ کر بادشاہ نے گھبرا کر سپہ سالار سے کہا:

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی دوسرا حربہ استعمال کرو۔"

سپہ سالار بھی پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے قلعے پر بیٹھے سپاہیوں کو اشارہ کیا۔ ان سپاہیوں نے آگ کے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ تیر جلتے ہوئے ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گرنے لگے۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ہڈیوں کے ڈھانچوں کی فوج آگے بڑھتی چلی آئی۔ پھر وہ قلعے کے دروازے پر پہنچ گئی۔ جونہی وہ دروازے کے نیچے آئی۔ اوپر سے سپاہیوں نے کھولتا ہوا تیل ان پر انڈھیل دیا۔ کھولتا ہوا گرم تیل مُردوں کے ڈھانچوں پر گرا۔ مُردے کھِل کھلا کر ہنس پڑے جیسے ان پر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی کسی نے گرا دیا ہو۔ ایک مردے کے ڈھانچے نے ہنس کر کہا:

"اچھا ہوا کہ نہانے کو پانی مل گیا۔"

پندرہ ڈھانچوں نے کاندھے سے کاندھا جوڑ کر زور سے قلعے کے دروازے پر دھاوا بول دیا۔ ایک دھماکے کی آواز کے ساتھ قلعے کا دروازہ ٹوٹ کر گر پڑا اور مُردوں کی فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ مُردہ ڈھانچوں نے لوگوں کا بے دریغ قتل عام شروع کر دیا۔ ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی۔ لوگ کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ مُردوں کی قبرستانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



فوج نے شاہی محل کا رُخ پکڑ لیا۔ وہاں زبردست فوج کھڑی تھی۔ فوج نے قبرستانی فوج پر ایک بار پھر جلتے ہوئے تیر اور توپوں میں سے بڑے بڑے پتھر اس پر مارے مگر قبرستانی فوج پر کوئی اثر نہ ہوا۔ پتھر مُردوں کے ڈھانچوں سے ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ جاتے اور جلتے ہوئے تیر ان سے لگتے ہی بجھ کر ڈھیر ہو جاتے۔ دیکھتے دیکھتے قبرستانی فوج شاہی محل میں داخل ہو گئی۔ اب شہزادے اور شہزادیاں کا قتل عام ہونے والا تھا۔ اتنے میں بادشاہ نے محل میں آ کر دونوں بازو کھول دیئے اور چلا کر کہا:

"تم جو کوئی بھی ہو میں تمہارے سامنے ہتھیار ڈالتا ہوں۔ میرا تاج، میرا تخت اور میرا شاہی محل اب تمہارا ہے تم ان سب پر قبضہ کر سکتی ہو۔"

جانکی وہاں موجود تھی۔ مگر غائب تھی۔ ایک دم سے وہ ظاہر ہو گئی اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر بولی:

"مگر مجھے تمہارا سر بھی چاہیے اے بادشاہ! تمہارا سر کاٹے بغیر میرا مقصد پورا نہیں ہو گا۔"

ناگ اس وقت بھی جانکی کی کھوپڑی میں بیٹھا یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ وہ دیکھ کچھ نہیں سکتا تھا۔ اس نے سن لیا تھا کہ بادشاہ بڑا رحم دل اور انصاف پسند



ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسے نیک دل اور رعایا پرور بادشاہ کا سر کاٹ دیا جائے۔ مگر وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن قدرت اس رحم دل اور انصاف پسند بادشاہ کی مدد کر رہی تھی۔ بادشاہ نے کہا:

"اے عورت! تو بے شک میرا سر کاٹ لے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اپنی رعایا اور خاندان کے لوگوں کو تباہی سے بچانے کے لئے میں بڑی خوشی سے اپنا سر کٹوانے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے مرنے سے پہلے اتنی مہلت دے دے کہ میں چاند دیوی کی پوجا کر سکوں دو روز بعد پورے چاند کی رات ہو گی۔ میں اسی رات چاند دیوی کی پوجا کر کے مرنا چاہتا ہوں تاکہ مرنے کے بعد میں جہنم میں نہ ڈالا جاؤں۔"

جانکی نے کہا:

"میں تمہاری یہ آخری خواہش قبول کرتی ہوں۔"

پھر اس نے سپہ سالار سے کہا:

"اب تو میرے حکم کا پابند ہے۔ اپنی فوج سے ہتھیار واپس لے لے۔ اور اس بادشاہ کو قلعے کے سب سے گہرے اور تاریک تہ خانے میں قید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کر دے۔ دو دن بعد میں خود اپنی نگرانی میں اسے لے کر باہر آؤں گی تا کہ یہ چاند دیوی کی پوجا کر سکے۔ اس کے بعد میں اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن اڑا دوں گی"۔

سپہ سالار، وزیر اور سارے درباری اس عورت جانکی سے بے حد خوف زدہ تھے۔ وہ اسے قبرستان کی ملکہ اور بہت زبردست جادوگرنی سمجھ رہے تھے سپہ سالار نے کہا:

"ملکہ عالی! فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اب ہم آپ کے غلام ہیں"۔

وزیر نے بھی ہاتھ باندھ کر کہا:

"ملکہ سلامت! میں بھی آپ کے حکم کا پابند ہوں۔ آپ اس تخت پر آ کر تشریف رکھیں"۔

جانکی تخت پر آ کر بیٹھ گئی اور بے غیرت وزیر نے بادشاہ کے سر پر سے تاج اتار کر جانکی کے سر پر رکھ دیا۔ اس وقت جھروکے میں بیٹھی بادشاہ ترکان کی اکلوتی بیٹی شہزادی سلطانہ یہ منظر نہ دیکھ سکی۔ اپنے پیارے باپ کی اس حالت پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ رونے لگی۔ اتنے میں مُردوں کے ڈھانچے محل میں



داخل ہو گئے۔ انہوں نے شاہی محل کے ملازموں اور شہزادی سلطانہ کو پکڑ کر قید خانے میں ڈال دیا۔ شہزادی سلطانہ بے چاری تو خوف کے مارے بیہوش ہو گئی۔ قید خانے کے باہر مُردہ ڈھانچوں کا پہرہ لگا دیا گیا۔ بادشاہ ترکان کو خود نمک حرام سپہ سالار نے قلعے کے سب سے گندے اور تاریک تہہ خانے میں بند کر دیا۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# قبرستان کی ملکہ

چانگی نے محل پر قبضہ کر لیا تھا۔ انسانی سائے کو اس نے اپنا وزیر بنا لیا اور اصلی وزیر کو بھی سپہ سالار کے ساتھ ہی قید میں ڈال دیا۔ سپہ سالار کا عہدہ بھی اس نے انسانی سائے کو ہی سونپ دیا۔ اب اس نے قبرستان کے سب سے عیار مُردے کے ڈھانچے کو بُلا کر کہا:

"سنو! ناگ دیوتا میرا دشمن تھا۔ میں نے اس کو اپنی قید میں ڈال رکھا ہے جہاں وہ موت سے بھی بُری زندگی بسر کر رہا ہے۔ لیکن مجھے اس کے ساتھیوں سے بھی اپنے قتل کا بدلہ لینا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ کیٹی پر میں نے طلسم کر کے ان کے پیچھے لگا دیا ہے مگر لگتا ہے کیٹی ابھی تک عنبر اور تھیوسانگ کے ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ پس میں



تمہیں حکم دیتی ہوں کہ ابھی کیٹی کا روپ بدل کر عنبر اور تھیوسانگ کی تلاش میں چل پڑو۔ تم نقلی کیٹی بن کر عنبر اور تھیوسانگ کے پاس ہمدرد اور ان کی ساتھی بن کر جاؤ گی۔ جب اصلی کیٹی تلوار لئے عنبر تھیوسانگ کی دشمن بن کر وہاں آ جائے تو تمہیں پہلے سے خبر ہو جائے گی۔ تم اصلی کیٹی کی مدد کرو گی۔ اور میرے دشمنوں کے سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ گی۔ جاؤ، تم جانتے ہو کہ تمہیں کس طریقے سے اپنی شکل کیٹی کی شکل میں تبدیل کرنی ہے۔"

مردہ ڈھانچے نے جھک کر چانگی کو سلام کیا۔ اور ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا صحرا میں اس مقام پر پہنچا جہاں پہاڑ ایسی پتھر کی کتاب صحرا میں کھلی پڑی تھی۔ مردہ ڈھانچہ اس سنگین کتاب کے کھلے پتھریلے صفحے پر ایک ایسے لفظ کے پاس آ گیا جس کی شکل عورت سے ملتی جلتی تھی۔ اس نے آتے ہی اس لفظ کے ساتھ اپنے ڈھانچے کی ہڈیوں کو رگڑا۔ ہڈیوں کے رگڑتے ہی مردہ ڈھانچے نے کیٹی کی شکل اختیار کر لی۔ مگر اس میں اور اصلی کیٹی میں صرف اتنا فرق تھا کہ اصلی کیٹی کے ماتھے پر بائیں جانب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ایک تل تھا اور اس لقلی کیٹی کے ماتھے پر وہ کالا تل نہیں تھا۔ مردہ ڈھانچہ یعنی لقلی کیٹی ہوا میں اڑتی ہوئی فوراً جنوبی صحرا کی طرف چلی گئی۔

ناگ نے جانکی کی کھوپڑی میں بیٹھے ہوئے اس کا نیا حکم سن لیا تھا اور دل میں خدا سے دعا مانگنے لگا تھا کہ عنبر اور تھیوسانگ اس نئی سازش سے محفوظ رہیں۔

اب عنبر اور تھیوسانگ کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں اور کہاں ہیں؟ صحرا میں کیٹی کو تلوار ہاتھ میں لیے اپنے پیچھے چیختے چلاتے آتے دیکھ کر عنبر اور تھیوسانگ سمجھ گئے کہ اس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ انہیں یقین تھا کہ کیٹی کی تلوار کے وار کا اثر ان پر نہیں ہو سکتا۔ مگر جب کیٹی نے عنبر کے جسم پر وار کیا تو عنبر کے جسم پر زخم کا نشان بن گیا اور خون رسنے لگا۔ عنبر نے چلا کر تھیوسانگ سے کہا:

"تھیوسانگ! کیٹی کے طلسم کی وجہ سے اس کی تلوار میں خوفناک طاقت آ چکی ہے۔ اس سے بچو۔"

تھیوسانگ کے جسم پر دوسرا وار ہو چکا تھا۔ اس کے جسم پر بھی زخم کا نشان بن گیا اور زخم میں سے خون بہنے لگا۔ تھیوسانگ سمجھ گیا کہ معاملہ خراب ہو چکا ہے۔ کیٹی کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ وہ دوسری بار حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھی تو عنبر اور تھیوسانگ گھوڑوں پر سوار ہو کر صحرا میں ایک طرف بھاگ اٹھے۔ کیٹی نے بھی گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار لہرائی۔ حلق سے بھیانک چیخوں کی آوازیں نکالتی ان کے پیچھے دوڑی۔ یہی وہ منظر تھا جو شاہی حکیم نے ناگ اور ماریا کو دکھایا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ پوری رفتار سے گھوڑوں کو دوڑائے لئے جا رہے تھے۔ کیٹی بھی گھوڑا دوڑاتی ان کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ کافی دیر تک وہ صحرا میں دوڑتے رہے۔ آخر ایک جگہ پہاڑیاں آ گئیں اور یہاں ایک دم سے بادل چھا گئے اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش شروع ہو گئی۔ گھٹائیں اس قدر سیاہ تھیں کہ دن کے وقت بھی اندھیرا سا ہو گیا۔ ہوا کا طوفان بہت شدید تھا۔ اس طوفان اور بادلوں کے اندھیرے میں عنبر اور تھیوسانگ کو موقعہ مل گیا اور وہ کیٹی کو دھوکا دے کر پہاڑیوں سے دور نکل گئے۔ آگے ایک دریا آ گیا۔ عنبر اور تھیوسانگ نے دریا میں گھوڑے ڈال دیئے۔ دریا کے بیچ میں جا کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ کیٹی ان کے پیچھے نہیں تھی۔ تھیوسانگ نے سانس بھر کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"خدا کا شکر ہے کیٹی سے جان چھوٹی۔ مگر عنبر! یہ کس نے کیٹی پر طلسم کر دیا ہے۔؟ اب اس کا کیا بنے گا؟"

عنبر نے کہا:

"فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے تھیوسانگ؟ ہم بہت جلد کیٹی کا جادو اتارنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ابھی ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی محفوظ جگہ پر چھپ کر غور کیا جائے۔"

دریا کے پار ایک چٹان میں قدرتی غار سا بنا ہوا تھا غار کے باہر اتنی جھاڑیاں تھیں کہ پہلے تو عنبر کو بھی غار نظر نہ آیا۔ پھر اس نے اس کے اندر سے ایک جنگلی درندے کو بھاگتے دیکھا تو تھیوسانگ سے کہا:

"یہاں ضرور کوئی غار ہے۔ چلو۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر غور کرتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔"

دونوں دوست نڈھال سے ہو کر غار میں جا کر بیٹھ گئے۔

تھیوسانگ کہنے لگا:

"ابھی ماریا اور ناگ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اوپر سے کیٹی کی مصیبت پڑ گئی ہے۔"

عنبر نے کہا:

"گھبرانے کی بات نہیں ہے دوست! کیٹی بھی ٹھیک ہو جائے گی اور ناگ ماریا کا بھی سراغ بھی مل جائے گا۔"

تھیوسانگ بولا: "لیکن کیٹی کا طلسم ہم کیسے دور کریں گے عنبر؟ مجھے تو کوئی ترکیب نظر نہیں آتی۔"

عنبر کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ اسے یقین تھا کہ کیٹی کے ہاتھ میں جو تلوار ہے وہ جادو کی تلوار ہے اور اگر اس کا وار پڑ گیا تو عنبر اور تھیوسانگ دونوں میں سے کوئی بھی نہ بچ سکے گا۔ اگر وہ مر نہیں سکتے تو کم از کم ان کی گردنیں ضرور کٹ کر الگ ہو جائیں گی اور پھر خدا جانے وہ دوبارا کیسے اور کب زندہ ہوں۔ دونوں دوست غار میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ پھر اچانک عنبر نے غنودگی محسوس کی اور بولا:

"تھیوسانگ! عجیب بات ہے مجھے پانچ ہزار سال میں پہلی بار نیند آ رہی ہے۔"

تھیوسانگ نے جمائی لی اور بولا: "حیرانی کی بات ہے۔ مجھے بھی نیند آنے لگی ہے۔ مگر ہمیں سونا نہیں ہو گا۔ یہ کیٹی کے طلسم کا اثر ہو رہا ہے۔ ہمیں جاگتے رہنا ہو گا۔ ہم جاگ کر ہی کیٹی کا کھوج لگا سکتے ہیں۔ عنبر اٹھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غار میں ٹہلنے لگا:

"ہاں تھیوسانگ ہمیں جاگتے رہنا ہو گا۔ ہم نہیں سوئیں گے۔ ہم سو گئے تو ہماری خیر نہیں۔ ہم نہیں سوئیں گے۔"

مگر نیند نے دونوں پر غلبہ حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ دونوں غار میں ٹہل ٹہل کر ایک دوسرے کو نہ سونے کی ہدایت کر رہے تھے اور دونوں کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں۔ پھر وہ غار میں وہیں گر پڑے اور سو گئے۔ دوسرے ہی لمحے ان کے خراٹے نکلنے لگے۔ عنبر اور تھیوسانگ گہری نیند میں کھو چکے تھے۔ غار میں ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اچانک غار میں ہلکی کافوری روشنی پھیل گئی اور پھر غار میں دیوی طلالہ ایک دوسری عورت کے ساتھ داخل ہوئی دیوی طلالہ اور دوسری عورت کے چہروں پر ایک عجیب سا نور چھایا ہوا تھا۔ یہ اسی نور کی روشنی تھی جو غار میں پھیل رہی تھی۔ دیوی طلالہ نے عنبر کی طرف دیکھ اور اپنی ساتھی عورت سے کہا:

"دلائیلہ! تم عنبر کو پہچانتی ہو ناں؟"

دلائیلہ بولی: "ہاں دیوی طلالہ! عنبر کو ہم میں سے کون نہیں پہچانتا! مگر اس وقت کیٹی نے اسے



عجیب مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔"

دیوی طلالہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"میں انہیں اسی مصیبت سے نکالنے کے لئے یہاں آئی ہوں۔"

دلائیلہ نے پوچھا:

"مگر دیوی طلالہ! تم کیا کر سکتی ہو؟ کیٹی پہ طلسمی کتاب کا جادو ہوا ہے اور طلسمی کتاب کے جادو کا توڑ یہاں کسی جادوگر کے پاس نہیں ہے۔"

دیوی طلالہ ہنس کر کہنے لگی:

"بھلائی کی طاقت جادو ٹونے سے زیادہ ہوتی ہے۔ تم دیکھتی رہو۔ میں کیا کرتی ہوں۔"

پھر دیوی طلالہ سوئے ہوئے عنبر اور تھیوسانگ کے سرہانے کی طرف کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنے بازو پھیلا کر ان پر سایہ سا کر دیا اور دھیمی آواز میں کچھ پڑھنے لگی۔ اصل میں وہ خدا سے دعا مانگ رہی تھی کہ ان دونوں کی مدد کی جائے کیوں کہ یہ دونوں انسانوں کی مدد کرتے ہیں۔ دلائیلہ خاموش کھڑی دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس نے دیکھا کہ عنبر اور تھیوسانگ کے سوئے ہوئے جسموں میں سے نئے جسم نکل کر فضا میں بلند ہوئے اور ان کے پاس ہی غار کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



فرش پر آ کر اسی طرح لیٹ گئے جس طرح عنبر اور تھیوسانگ کے پہلے یعنی اصلی جسم فرش پر سو رہے تھے۔ اب وہاں فرش پر دو عنبر اور دو تھیوسانگ سو رہے تھے۔ ایک سی شکلیں تھیں۔ ایک ہی لباس تھے اور ایک ہی طرح باہوں کو سروں کے نیچے رکھے گہری نیند میں کھوئے ہوئے تھے۔ دیوی طلالہ نے دلائیلہ سے کہا:

"جو پہلے والے یعنی اصلی عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ ان کو میں عارضی طور پر غائب کر رہی ہوں۔ ان کی جگہ ان کے نقلی جسم عنبر اور تھیوسانگ بن کر یہاں رہ جائیں گے۔"

دلائیلہ نے تعجب سے سوال کیا:

"مگر دیوی طلالہ! اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا؟"

دیوی طلالہ نے کہا:

"سنو دلائیلہ! تقدیر میں کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جو ضرور ہو کر رہتی ہیں۔ مثلاً اس وقت عنبر اور تھیوسانگ کی تقدیر میں موت لکھ دی گئی ہے یہ بات میں صاف دیکھ رہی ہوں کہ ان دونوں کی گردنوں کا کٹنا ضروری بن گیا ہے۔ مگر میں نے خدا سے دعا مانگ کر عنبر اور تھیوسانگ کے دو



ہم شکل بنا کر یہاں سلا دیئے ہیں۔ اصلی عنبر اور تھیوسانگ غائب ہوں گے اور گردنیں نقلی عنبر اور تھیوسانگ کی کٹیں گی۔ تقدیر کا لکھا ہوا بھی پورا ہو جائے گا اور عنبر اور تھیوسانگ کی زندگیاں بھی بچ جائیں گی۔ اور یہ سب کچھ خدا کی مدد اور مرضی سے ہو گا۔ کیوں کہ عنبر تھیوسانگ کو ابھی زندہ رہ کر سینکڑوں، ہزاروں انسانوں کی مدد کرنی ہے ہزاروں مصیبت کے ماروں کو مصیبت سے نکال کر انہیں سکھ دینا ہے۔ اس لیے ان کا زندہ رہنا انسانیت کے لئے بہت بہتر ہے۔"

دیوی طلالہ نے اصلی عنبر اور تھیوسانگ کے جسموں پر اپنے ہاتھ کا سایہ ڈالا تو دونوں جسم غائب ہو گئے۔ دیوی طلالہ نے کہا:

"اب ان کی جگہ عنبر اور تھیوسانگ کے نقلی جسم یہاں زندہ ہیں۔ یہ ہوائی جسم ہیں۔ ان کے مرنے یا نہ مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

دلائیلہ نے پوچھا:

"کیا عنبر اور تھیوسانگ کو معلوم ہو گا کہ ان کے جسم اصلی نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے اصلی جسموں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہم شکل ہیں ؟"

دیوی طلالہ بولی :

"ہرگز نہیں۔ وہ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے جسم اصلی ہیں اور وہی عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ آؤ اب ہم چلتی ہیں۔ کیوں کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ ہونے والا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی دیوی طلالہ اور دلائیلہ غار سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد عنبر اور تھیوسانگ نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔

عنبر نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا :

"کمال ہو گیا ہے دوست ! میں تو بڑی گہری نیند سویا ہوں۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا کہ مجھے نیند آتی ؟"

تھیوسانگ بولا : "میں نے بھی خوب نیند کر لی ہے میں تو بالکل تازہ دم محسوس کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے قدرت ہمیں سلا کر تازہ دم کرنا چاہتی تھی۔"

عنبر نے غار میں چاروں طرف دیکھا پھر بولا :

"مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں ابھی کوئی انسان موجود تھا :

تھیوسانگ جلدی سے بولا :



"یار کہیں وہ جادو کی پتلی اور بے وقوف کیٹی تو نہیں آئی تھی ؟"

عنبر مسکرا کر بولا :

"اگر وہ آئی ہوتی تو اس وقت ہماری گردنیں کٹ چکی ہوتیں اور ہم ایک دوسرے سے گفتگو نہ کر رہے ہوتے۔"

"تو پھر ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہیے۔" تھیوسانگ نے کہا :

عنبر اٹھ کھڑا ہوا : "میرا بھی یہی خیال ہے۔ آؤ غار سے باہر نکلتے ہیں۔"

جونہی عنبر اور تھیوسانگ غار سے باہر نکلنے لگے انہیں کیٹی کی خوشبو آ گئی۔ انہوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ عنبر نے کہا: "کیٹی کی خوشبو؟" تھیوسانگ بھی جلدی سے بولا: "ہاں۔ یہ کیٹی کی خوشبو ہے۔ وہ ہمارے سر پر پہنچ گئی ہے۔ اب کیا کریں" ؟ عنبر نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو۔ میں اسے سنبھال لوں گا۔"

اتنے میں کیٹی کی آواز آئی :

"عنبر تھیوسانگ ! خدا کے لیے تم کہاں ہو؟ میں تمہیں تلاش کرتے کرتے تھک گئی ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عنبر نے حیرت سے کہا:

"معلوم ہوتا ہے کیٹی کا جادو اُتر گیا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"کہیں یہ اس کی کوئی چال نہ ہو۔"

عنبر بولا: "اگر کیٹی کا جادو اتر گیا ہے تو وہ کیا چال چلے گی؟ اسے چال چلنے کی کیا ضرورت ہے پھر وہ ہماری ساتھی ہے۔ ہماری دوست ہے۔ آؤ باہر نکل کر اسے دیکھتے ہیں۔"

دونوں غار سے باہر آگئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ باہر کیٹی اپنے لباس میں کھڑی ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی ہے اور تھیوسانگ کو دیکھتے ہی بولی:

"خدا نے مجھے بچا لیا۔ مجھ پر ایک زبردست جادو کر دیا گیا تھا۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے کیا ہو گیا تھا کہ میں تمہاری جانوں کی دشمن بن گئی تھی۔"

عنبر اور تھیوسانگ کو یقین ہو گیا کہ کیٹی کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ انہوں نے کیٹی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

عنبر نے پوچھا:

"یہ سب کچھ کیسے ہو گیا تھا کیٹی؟ تم پر کس نے اور کیسے جادو کیا؟"



کیٹی بولی: "مجھے کچھ معلوم نہیں کہ مجھ پر کس نے جادو کیا۔ بس میں تم سے الگ ہو کر صحرا کے ایک غار میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اچانک مجھ پر ایک بوجھ سا پڑنے لگا۔ میں وہیں بیٹھ گئی۔ پھر ایک سیاہ چہرے والی عورت بال کھولے تلوار ہاتھ میں لئے میرے سامنے آگئی اور اس نے تلوار کی نوک میرے سر پر رکھ دی اس کے ساتھ ہی میرے بدن میں ایک زہر سا دوڑ گیا اور میں اس چڑیل کے قبضے میں چلی گئی۔ اس چڑیل نے مجھے تلوار دے کر کہا۔ فوراً جاؤ اور عنبر اور تھیوسانگ کی گردنیں کاٹ لاؤ۔ اور میں تمہارے پیچھے لگ گئی۔"

تھیوسانگ نے پوچھا:

"پھر یہ طلسم کیسے ٹوٹا؟"

نقلی کیٹی نے کہا:

"میں دریا پار کر رہی تھی کہ اچانک دریا میں سے ایک جل پری نمودار ہوئی۔ اس نے میرے ہاتھ سے تلوار چھین کر دریا میں پھینکی اور میرے سر پر اپنے بھیگے ہوئے لمبے بالوں کا سایہ ڈال دیا اور بولی۔ کیٹی! ہوش کرو۔ تم پر کئے گئے جادو کو میں نے دُور کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دیا ہے۔ جاؤ تم اپنے دوستوں سے جا کر ملو۔ میں ایک دم سے ٹھیک ہو گئی جل پری نے مجھے بتایا کہ تم دونوں اس غار میں ہو اور میں یہاں آ گئی۔"

نقلی کیٹی بار بار خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اسے اور تھیوسانگ دوبارا مل گئے اور اس کا جادو ٹوٹ

عنبر نے کہا:

"اس بار تم پر بڑا ہی خطرناک جادو کیا گیا تھا کیٹی! تمہیں معلوم نہیں شاید کہ تم نے ہم پر اپنی تلوار سے جو وار کیا تھا اس کا ہمیں زخم آ گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ تم ہماری گردنیں اڑا سکتی تھیں۔"

کیٹی نے توبہ کرتے ہوئے کہا:

"خدا وہ دن نہ لائے۔ میں تمہاری دشمن تو نہیں ہوں۔ بس وہ اس چڑیل کے جادو کا اثر تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ جادو ختم ہو گیا۔ اور ہاں عنبر! جل پری نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ ناگ اور ماریا یہاں سے شمال کی طرف ایک پرانی خانقاہ میں موجود ہیں۔ جل پری نے بتایا ہے کہ خانقاہ کے گنبد کا رنگ نیلا ہے۔ چلو وہاں چل کر ماریا اور ناگ سے ملتے ہیں۔"

عنبر اور تھیوسانگ یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے۔ فوراً نقلی کیٹی کے ساتھ نیلے گنبد والی خانقاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور گھوڑے صحرا میں دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ نقلی کیٹی انہیں جان بوجھ کر نیلے گنبد والی خانقاہ میں لئے جا رہی تھی۔ کیونکہ وہاں کوئی خانقاہ نہیں تھی بلکہ پتھر کی کتاب اور قاتل مُردوں کا قبرستان تھا۔ وہاں پہلے ہی سے دو مُردے ہاتھوں میں تلواریں لئے تیار کھڑے تھے۔ دور سے جب پہاڑ ایسی سنگین کتاب نظر آئی تو عنبر نے کہا:

"کیٹی کیا خانقاہ اس پہاڑی کے دامن میں ہے؟"

کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا:

"ہاں! مگر جسے تم پہاڑ سمجھ رہے ہو یہ پہاڑی نہیں ہے بلکہ پرانے زمانے میں کسی بادشاہ کی تراشوائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ یہ بہت بڑی کتاب ایک پہاڑی کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ ایک عجوبہ ہے جس کو دیکھ کر تم خوش ہو گے۔ آؤ ہمیں اِدھر ہی جانا ہے۔"

عنبر تھیوسانگ اور نقلی کیٹی پتھر کی بہت بڑی کتاب کے قریب آ کر رک گئے۔ عنبر اور تھیوسانگ نے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عجیب و غریب پتھر کی بنی ہوئی وسیع کتاب کو دیکھا تو بڑے حیران ہوئے۔ کتاب پر پتھر ہی کے بڑے بڑے چٹانوں ایسے لفظ بنے ہوئے تھے۔ عنبر نے کہا: "میں تحریر نہیں پڑھ سکتا یہ کیا لکھا ہے کیٹی؟" کیٹی نے کاندھے اچکا کر کہا:

"مجھے خود نہیں معلوم۔ مجھے جل پری نے بتایا تھا کہ ایک بادشاہ کی بنوائی ہوئی پتھر کی کتاب زمین پر نصب ہوگی وہیں دوسری جانب نیلے گنبد والی خانقاہ ہے۔ ماریا اور ناگ اسی خانقاہ میں ملینگے۔"

عنبر نے سانس بھر کر کہا:

"مگر ماریا اور ناگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

نقلی کیٹی نے فوراً کہا:

"خوشبو تو مجھے بھی نہیں آ رہی۔ آؤ خانقاہ میں چل کر دیکھتے ہیں۔"

انہوں نے گھوڑے وہیں کتاب کی جلد کے کنارے کے پاس باندھے اور کتاب کے صفحے کے فرش پر چڑھ کر چلنے لگے۔ عنبر اور تھیوسانگ بڑے بڑے چٹانوں ایسے لفظوں کے قریب سے حیرت سے انہیں دیکھتے گزر رہے تھے۔ نقلی کیٹی بھی مصنوعی حیرانی سے انہیں تک رہی تھی۔ ال



کتاب کے ایک تکونے لفظ کے پیچھے دو مُردے ہاتھوں میں بڑی بڑی پتھریلی چھپے ہوئے تھے۔ کیٹی نے ان مُردوں کو دیکھ لیا تھا۔ وہ جان بوجھ کر عنبر اور تھیوسانگ کو اس تکونی لفظ کی طرف لے آئی۔ پھر جب وہ لفظ کے قریب پہنچے تو نقلی کیٹی نے کہا:

"وہ دیکھو عنبر۔ وہ نیلے گنبد والی خانقاہ ہے۔"

تھیوسانگ نے نقلی کیٹی کی طرف دیکھ کر پوچھا: "کہاں؟"

اچانک تھیوسانگ کو محسوس ہوا کہ کیٹی کے ماتھے پر ایک کالا تل ہوتا تھا وہ نہیں ہے۔ اس نے عنبر کی طرف دیکھا اور پھر نقلی کیٹی سے پوچھا:

"کیٹی! تمہارے ماتھے پر ایک کالا تل ہوتا تھا۔ وہ کدھر چلا گیا؟"

عنبر نے یہ سنا تو ہڑبڑا کر کیٹی کی طرف دیکھا۔ کیٹی نے چلا کر کہا:

"حملہ کر دو۔"

اس کے ساتھ ہی دو مُردے پتھر کے لفظ کی آڑ سے تلواریں لہراتے ہوئے نکل آئے۔ عنبر اور تھیوسانگ نے دونوں کو پکڑ کر زمین پر پٹخنا چاہا مگر یہ مُردے جادو کے مُردے تھے ان کی تلواروں کے وار پڑ چکے تھے اور ان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آن میں عنبر اور تھیوسانگ کی گردنیں کٹ کر پتھریلی کتاب
کے فرش پر لڑھک گئیں۔ نقلی کیٹی نے خوشی کا نعرہ
بلند کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ نقلی کیٹی سے مُردہ ڈھانچے
میں تبدیل ہو گئی۔ ڈھانچے نے تھیوسانگ اور عنبر کے کٹے
ہوئے سر بالوں سے پکڑ کر اٹھائے اور چیخ مار کر ہوا
میں اڑ کر غائب ہو گیا۔ وہ بادلوں میں اڑتا سیدھا چانگی
کے محل میں پہنچا۔ چانگی اپنی شاہی خواب گاہ میں بال
کھولے بیٹھی ایک طلسم بنا رہی تھی کہ مردہ ڈھانچے نے
عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر اس کے آگے ڈال
دیئے اور کہا:

"قبرستان کی ملکہ! تمہارے دشمنوں عنبر اور تھیوسانگ
کے سر حاضر ہیں۔"

چانگی کے دماغ میں بیٹھے ناگ نے یہ جملہ سنا تو اس
کا دل بیٹھنے لگا۔ یہ کیسے ہو گیا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے
میرے خدا! اگر عنبر اور تھیوسانگ کو اس چڑیل چانگی
کے طلسم کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا ہے تو یہ بہت
بڑی بات ہوئی ہے۔ اب کیا ہو گا؟ ناگ بے بسی کے
عالم میں کھوپڑی کے اندر ہی سر جھکا کر سمٹ گیا۔ اس
کا دل اپنے دوست عنبر اور تھیوسانگ کی یاد میں بھر



تھا۔ قبرستان کی ملکہ چانگی نے خوش ہو کر عنبر اور تھیوسانگ
کی کٹی ہوئی گردنوں کو دیکھا۔ پھر دونوں کے سروں کو بالوں
سے پکڑ کر اٹھا لیا اور چیخ مار کر بولی:

"میں نے اپنے دشمنوں سے بدلہ لے لیا۔ سُن!
اے میرے قیدی ناگ دیوتا! تو بھی سُن۔ تیرے
دوستوں عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر میرے
ہاتھوں میں ہیں۔ میں تمہیں اپنی کھوپڑی سے باہر
نکال سکتی تو تمہیں ان کا آخری دیدار بھی کرا دیتی۔
مگر میں تمہیں کھوپڑی سے باہر نہیں نکال سکتی کیونکہ
صرف تم ہی ایک ایسے آدمی ہو جس پر میرا جادو
اس سے زیادہ اثر نہیں کر سکتا جتنا کہ تم پر اثر
کر چکا ہے۔ مگر یقین کرنا یہ دونوں سر تیرے دوست
عنبر اور تھیوسانگ کے ہیں۔"

پھر اس نے چلّا کر مردہ ڈھانچے کو حکم دیا۔
"اصلی کیٹی کو تلاش کرو۔ اگر وہ کہیں مل جائے تو
اسے پکڑ کر صحرا کے کسی اندھے کنوئیں میں دھکا
دے دینا۔ کیونکہ اب اسے بھی زندہ نہیں رہنے
دیا جائے گا۔ وہ اپنی باقی عمر اندھے کنوئیں میں
ہی بسر کرے گی اور وہیں ایک دن مر جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مردہ ڈھانچے نے ادب سے سلام کیا اور اصلی کیمٹی کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد قبرستان کی ملکہ چانگی نے اپنے وزیر کو حکم دیا۔

"ان دونوں سروں کو قلعے کے سب سے نچلے تہہ خانے میں گڑھا کھود کر دبا دیا جائے تاکہ یہ پھر کبھی باہر نہ نکل سکیں۔"

وزیر نے عنبر اور تھیوسانگ کے سر اٹھائے اور لے کر چلنے لگا تو قبرستان کی ملکہ بولی:

"ٹھہرو۔ میں یہ سر آخری بار ناگ دیوتا کو بھی دکھا دینا چاہتی ہوں۔"

چانگی نے دونوں کٹے ہوئے سروں کو ایک طشت میں رکھوا دیا۔ پھر اپنی دونوں آنکھیں طشت کے اوپر گاڑ دیں اور ناگ سے کہا:

"ناگ دیوتا! میری کھوپڑی کے اندر میری آنکھوں کے قریب کھسک کر آ سکتے ہو تو آ جاؤ۔ پھر تم اپنے دوستوں کا آخری دیدار کر سکو گے۔"

ناگ نے یہ درد ناک جملہ سنا تو کسی نہ کسی طرح پورا زور لگا کر کھوپڑی کے اندر کھسکتا ہوا چانگی کے دماغ کے اندر اپنی گردن کو اس کی آنکھوں کے ڈیلوں کے پاس لے آیا۔ پھر اسے چانگی کی آنکھوں کے ڈیلوں میں عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر نظر آئے جو طشت میں پڑے تھے۔ ناگ کی دنیا اندھیر ہو گئی۔ غم کے سائے اس کے دل پر چھا گئے۔ میرے خدا! یہ کیا ہو گیا؟ کیا عنبر کی قسمت میں اسی جگہ مرنا لکھا تھا؟ اُف! ہزاروں برس کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کا ہزاروں برس کا ساتھ ختم ہو گیا۔ ناگ کی آنکھیں سانپ کی تھیں۔ ان میں سے آنسو ٹپک پڑے اور وہ کھوپڑی میں بڑی مشکل سے کھسکتا ہوا پیچھے اپنی جگہ پر سکڑ کر بیٹھ گیا۔ وزیر عنبر اور تھیوسانگ کے سر طشت میں سے اٹھا کر لے جانے لگا تو چانگی نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اس نے وزیر سے کہا:

"ان دونوں سروں کو زمین میں گاڑنے کی بجائے شہر کے دروازے میں لٹکا دو اور اعلان کر دو کہ جو ملکہ سے دشمنی کرے گا اس کا یہی انجام ہو گا۔"

وزیر نے خوش ہو کر کہا:

"یہ بڑا اچھا خیال ہے ملکہ سلامت"

اسی وقت عنبر اور تھیوسانگ کے دونوں سروں کو شہر کے دروازے میں جا کر لٹکا دیا گیا اور ساتھ لکھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لگا دیا کہ یہ ملکہ سلامت کے دشمن تھے۔ ان کے س
کاٹ کر لٹکا دیئے گئے ہیں جو شخص ملکہ سلامت ے
دشمنی کرے گا اس کا بھی یہی انجام ہو گا۔"

اب مردہ ڈھانچے کو قبرستان کی ملکہ نے اصلی کی
کو ٹھکانے لگانے کے لئے روانہ کر دیا۔ مردہ ڈھانچہ ا
فقیر کے بھیس میں صحرا میں نکل گیا۔ اصلی کیٹی صحرا
میں عنبر اور تھیوسانگ کو تلاش کرتی پھر رہی تھی۔ و
گھوڑے پر تھی اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ مردہ ڈ
فقیر کے لباس میں اسے تلاش کرتا ایک چھوٹے ے
کی سرائے میں آیا تو اس نے سرائے کے باہر وہ گھ
کھڑے دیکھا جو چانکی نے کیٹی کو دیا تھا۔ مردہ ڈھا
نے گھوڑا پہچان لیا۔ وہ سرائے کے صحن میں پھر رہا
کہ اچانک اس کی نظر ایک درخت کے نیچے گئی جہا
کیٹی تلوار ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی۔ مردہ ڈھانچہ اس
قریب گیا اور بولا:

"بیٹی تم اپنے جس دشمن کی کھوج میں ہو میں جانتا
ہوں وہ کہاں پر ہے۔"

کیٹی ایک دم تلوار لہراتی ہوئی اٹھی اور غصے میں ب
"جلدی بتا نہیں تو میں تیرا سر اڑا دوں گی۔"



مردہ ڈھانچے نے کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔ وہ اس وقت ایک ایسی جگہ پر چھپے ہوئے ہیں جہاں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔"

مردہ ڈھانچے نے کیٹی کو ساتھ لیا اور سرائے سے نکل کر شہر کے دوسرے کونے کی طرف آ گیا۔ یہاں ایک بڑا گہرا کنواں تھا۔ مردہ ڈھانچے نے کہا:

"تمہارے دشمن یعنی عنبر اور تھیوسانگ اس کنوئیں میں چھپے ہوئے ہیں۔"

کیٹی پر چانکی کے طلسم کا اثر تھا۔ وہ گھوڑے سے اتر کر کنوئیں کی طرف بڑھی۔ جونہی وہ کنوئیں میں جھانکنے لگی مردہ ڈھانچے والے فقیر نے پیچھے سے اسے دھکا دے دیا۔ کیٹی ایک چیخ کے ساتھ کنوئیں میں گر گئی۔ دھڑام کی آواز آئی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ مردہ ڈھانچے نے اوپر سے جھانکا۔ کیٹی کنوئیں کے ٹھنڈے پانی میں غوطے کھا رہی تھی۔ وہ خوش خوش واپس شاہی محل کی طرف روانہ ہو گیا۔

کیٹی کچھ دیر پانی میں غوطے کھاتی رہی۔ اسی کنوئیں میں ایک سانپ بھی رہتا تھا۔ سانپ نے جب ایک انسان کو پانی میں افرا تفری مچاتے دیکھا تو اس خیال سے کہ کہیں یہ انسا[illegible] مار نہ ڈالے سانپ نے کیٹی کی گردن پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ڈس دیا۔ سانپ کے ڈستے ہی کیٹی پر کیے گئے جادو کا اثر ٹوٹ گیا۔ وہ اپنے ہوش میں آ گئی۔ وہ حیران ہوئی کہ اسے کنوئیں میں کس نے پھینک دیا ہے؟ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو بھی آنے لگی۔

○



# مُردوں کا حملہ

سانپ نے ناگ دیوتا کی ہلکی خوشبو سونگھی تو بڑا حیران ہوا۔

کیٹی کو کچھ یاد نہیں تھا کہ وہ تھوڑی دیر پہلے چالکی کے جادو کے اثر میں آ کر عنبر اور تھیوسانگ کے خون کی پیاسی ہو رہی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اسے کنوئیں کے سانپ نے ڈس دیا ہے۔ کیٹی کی نگاہ سانپ پر پڑی تو اس نے سانپ کی زبان میں جو وہ تھوڑی تھوڑی جانتی تھی۔ سانپ سے پوچھا:

"میں ناگ دیوتا کی دوست ہوں۔ کیا تم مجھے یہاں سے باہر نکال سکتے ہو؟"

سانپ خوف کے مارے سہم گیا۔ فوراً بولا:

"مجھے معاف کرنا عظیم ناگ دیوتا کی دوست! میں نے غلطی سے تمہیں ڈس دیا ہے۔"

اب کچھ کچھ کیٹی کو یاد آنے لگا کہ اس پر کسی نے جادو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دیا تھا جب وہ ایک قبرستان میں سے گذر رہی تھی۔
اس نے کہا:

"تمہارا شکریہ سانپ! تمہارے زہر کی وجہ سے میرا جادو ٹوٹ گیا ہے۔ میں اس پانی میں ڈوب تو نہیں سکتی۔ میں مر بھی نہیں سکتی مگر مجھے باہر نکل کر ناگ دیوتا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہے۔"

سانپ نے جلدی سے کہا:

"میں ابھی کوشش کرتا ہوں۔"

سانپ فوراً کنوئیں میں سے باہر نکل گیا۔ باہر جاتے ہی اس نے اپنے ایک دوست صحرائی سانپ کو بلا کر کہا کہ عظیم ناگ دیوتا کی دوست کنوئیں میں گر پڑی۔ اسے باہر نکالنا ہے۔ صحرائی سانپ بھاگ کر اپنے ایک بزرگ سانپ کو لے آیا جو ایک بھاری بھر کم اور لمبا سانپ تھا۔ اس نے اپنی دم کنوئیں میں لٹکا دی جس پکڑ کر کیٹی کنوئیں سے باہر نکل آئی۔ باہر آتے ہی کیٹی نے ان سب کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا:

"کیا تم لوگ ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھ کر بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں اور کس طرف ہو گا؟"



سانپوں نے گردنیں ادھر اُدھر پھیریں اور پھر نااُمیدی سے سر ہلا کر کہا کہ انہیں سوائے کیٹی کے اور کسی طرف سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی ہے۔ کیٹی سمجھ گئی کہ ناگ ضرور کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہے یا وہاں سے کافی دُور کسی دوسرے ملک میں ہے۔ وہ چھوٹے شہر میں داخل ہو گئی۔ یہاں اس نے ایک گھوڑا لیا اور اس پر سوار ہو کر صحرائی راستے پر روانہ ہو گئی۔ یہ صحرائی راستہ ترکان بادشاہ کے شہر کی طرف جاتا تھا۔ صحرا میں سفر کرتے کرتے کیٹی کا گذر اسی پتھر کی بہت بڑی کتاب کے قریب سے ہوا جس کے نیچے وہی قبرستان تھا جس کے مُردوں نے قبروں سے نکل کر چانگی کی مدد کی تھی اور جس قبرستان کی وہ ملکہ تھی اور جہاں ناگ ایک بھیانک مصیبت میں گرفتار ہوا تھا۔ کیٹی نے جب ایک اتنی بڑی پتھر کی کتاب اور اتنے بڑے بڑے پتھر کے الفاظ اس پر بنے ہوئے دیکھے تو وہ بڑی حیران ہوئی۔ ایسی کتاب کیٹی نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس نے گہرے سانس لئے۔ اسے یہاں سے بھی عنبر ناگ ماریا اور بھیوسانگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ کتاب کو ایک عجوبہ سمجھ کر اسے دیکھنے کے لئے کتاب کے کھلے صفحے کے پتھریلے فرش پر آئی تو دور تک لفظ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں چھپ کر پہرہ دیتے مُردہ ڈھانچے نے کیٹی کو دیکھ لیا۔ وہ دنگ رہ گیا کہ ابھی تو میں اسے کنوئیں میں پھینک کر آیا تھا پھر یہ یہاں کیسے آ گئی؟ جلدی سے مُردہ ڈھانچے نے ایک بوڑھے آدمی کا روپ اختیار کیا اور کیٹی کے پاس جا کر سلام کر کے بولا:

"بیٹی! یہ کتاب ایک فرعون نے بنائی تھی تاکہ لوگ بعد میں دیکھ کر اسے یاد رکھیں۔ اس کے نیچے ایک خوبصورت قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں اس فرعون بادشاہ کی قبر بھی ہے جس نے یہ کتاب پہاڑ کو کاٹ کر بنوائی تھی۔ اس قبر کی یہ خاص بات ہے کہ اگر کوئی اس قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر کوئی منت مانے تو وہ پوری ہو جاتی ہے۔"

کیٹی کو خیال آیا کہ وہ فرعون کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر ناگ عنبر اور ماریا تھیوسانگ کے بارے میں منت مانگے گی۔ وہ خوشی سے بوڑھے کے ساتھ کتاب کے نیچے سیڑھیاں اتر کر سرنگ میں آ گئی۔ مردہ ڈھانچہ اسے فریب دے کر قبرستان میں لے گیا۔ قبرستان میں اس طرح سے ویرانی اور وحشت برس رہی تھی کہ ایک بار تو کیٹی بھی سہم گئی۔ مردہ ڈھانچہ بوڑھے کے بھیس میں



اسے اس قبر کے سرہانے لے گیا جس میں کبھی چانگی کا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا۔ اس قبر میں ایک خاص بات یہ تھی کہ اگر کوئی سانپ، پرندہ، درندہ یا انسان اس قبر میں گر پڑتا تھا تو اس میں سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ اس قبر میں سے طلسم کی خاص شعاعیں نکلتی رہتی تھیں جو اس میں گرنے والے کو جکڑ کر وہیں پکڑ لیتی ہیں۔

مردہ ڈھانچہ ایک بار پھر وہی کردار ادا کرنے والا تھا۔ جونہی کیٹی چانگی کی کھلی قبر کے سرہانے کھڑی ہوئی تو مردہ ڈھانچے نے کہا:

"بیٹی آنکھیں بند کر کے منت مانو"

کیٹی نے آنکھیں بند کر لیں اور اپنے سانپوں کا خیال دل میں کرنے لگی جونہی اس نے آنکھیں بند کیں مردہ ڈھانچے نے اسے قبر میں دھکا دے دیا۔ قبر کھلی تھی۔ کیٹی اس میں گر گئی۔ گرتے ہی اس نے اچھل کر باہر نکلنے کی کوشش کی مگر اس کے پاؤں کو قبر نے پکڑ لیا تھا۔ وہ باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ قبر کے باہر اندھیرے میں مردہ ڈھانچے کا قہقہہ گونجا:

"کیٹی! اب تو حشر کے دن تک اسی قبر میں پڑی رہے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی کو غصہ بھی آیا اور اپنی حماقت پر افسوس بھی کرنے لگی کہ اس نے ایک قبر پر کھڑے ہو کر منت ماننے کی غلطی کیوں کی کیونکہ دینے والا تو صرف خدا ہے اور خدا ہی سے مانگنا چاہیے۔ خدا کے سوا اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا شرک ہے۔ کیٹی اپنا سر پکڑ کر قبر میں بیٹھ گئی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر چالکی قبرستان کی ملکہ کے شہر کے دروازے میں لٹکے ہوئے ہیں یاد رہے کہ یہ اصلی عنبر اور تھیوسانگ نہیں تھے بلکہ ان کے اصلی جسموں کے ہم شکل تھے۔ دوسری طرف ناگ اس وقت قبرستان کی ملکہ جو نرکان ملک کی مہارانی بن کر تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اس کی کھوپڑی کے اندر قید ہے۔ کیٹی پتھر کی طلسمی کتاب کے نیچے قبرستان کی ایک قبر میں پھنس چکی ہے۔ صرف ماریا آزاد ہے اور اس کی کسی کو خبر نہیں کہ وہ کہاں پر ہے اور کیا کر رہی ہے۔

اب ہم تھوڑی دیر کے لئے اصلی تھیوسانگ اور عنبر کی طرف آتے ہیں جن کو دیوی طلالہ نے اپنے پاس ہی غائب کر کے محفوظ رکھ لیا تھا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ اب عنبر تھیوسانگ کو آزاد کرنے کا وقت آگیا ہے تو اس نے دونوں کو صحرا میں ایک ایسی جگہ ظاہر کر دیا جہاں سے قبرستان کی ملکہ کا شہر قریب ہی تھا۔

عنبر اور تھیوسانگ اچانک شہر کو جانے والی پرانی سڑک کے کنارے کھجور کے درختوں کے نیچے ظاہر ہو گئے۔ دیوی طلالہ نے خود کو بالکل ظاہر نہیں کیا تھا۔ وہ ان کے سوئے ہوئے جسموں کو سڑک کے کنارے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ عنبر اور تھیوسانگ کی جاگ کھل گئی۔ اپنے آپ کو سڑک کے کنارے کھجوروں کے جھنڈ تلے دیکھا تو حیران ہو کر اِدھر اُدھر تکنے لگے۔

"ہم یہاں کیسے آ گئے؟" تھیوسانگ نے تعجب سے پوچھا۔

عنبر اٹھ کر بیٹھ گیا اور بولا:

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ یہ سارا علاقہ کسی طلسم کے جادو کے اثر میں لگتا ہے۔"

دور انہیں شہر کی فصیل دکھائی دے رہی تھی تھیوسانگ بولا: "چلو اس شہر میں چلتے ہیں شاید وہاں ہمارے دوستوں کا کچھ سراغ مل سکے۔"

عنبر اور تھیوسانگ شہر کی طرف چلنے لگے۔ جونہی وہ دروازے کے پاس آئے تو انہیں دروازے کے درمیان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



لٹکتے دو انسانی سر نظر پڑے۔

تھیوسانگ نے چونک کر کہا:

"عنبر! یہ تو تمہارا کٹا ہوا سر ہے۔

عنبر نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا اور بولا:

"اور دوسرا سر تمہارا ہے تھیوسانگ"

دونوں ہکا بکا ہو کر اپنے اپنے کٹے ہوئے سروں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ کیا معمہ ہے عنبر؟ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ تھیوسانگ نے کہا۔ پھر انہوں نے دروازے پر لگا وہ اشتہار پڑھا جس پر لکھا تھا جو ملک سے دشمنی کرے گا اس کا یہی انجام ہو گا۔ عنبر بولا:

"ممکن ہے یہ لوگ ہمارے ہم شکل ہوں اور ملکہ نے غداری کرنے کے جرم میں ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"مگر انسان ایک دوسرے کا اتنا زیادہ ہم شکل نہیں ہو سکتا عنبر۔ یقین کرو یہ ہمارے ہی سر ہیں۔"

عنبر حیرت میں ڈوب گیا۔ کہنے لگا:

"حضور یہ طلسماتی شہر ہے کوئی۔"

پھر دونوں نے زور سے سانس کھینچا۔ انہیں ماریا گیٹی



ناگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ شہر میں داخل ہو گئے۔ اچانک لوگوں نے انہیں گھیر لیا۔ ایک آدمی نے چلّا کر کہا:

"ارے یہ تو ملکہ سلامت کے غدار ہیں۔ ان کے سر کاٹ دیئے گئے تھے۔ یہ پھر سے زندہ ہو گئے ہیں انہیں پکڑ کر ملکہ کے پاس لے چلو۔"

عنبر اور تھیوسانگ کچھ گھبرائے۔ اتنے میں وہاں سپاہی آ گئے۔ سپاہیوں نے بھی جب دیکھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے سر کاٹ کر دروازے پر لٹکائے گئے تھے تو بڑے حیران ہوئے۔ دروازے پر ان کے سر ابھی تک لگے ہوئے تھے۔

ایک سپاہی نے عنبر سے پوچھا:

"تم کون ہو اور تمہارے سر تمہارے جسموں پر کیسے سلامت ہیں؟

عنبر نے کہا:

"جناب جن کے سر کاٹ کر دروازے پر لٹکائے گئے ہیں اتفاق سے ان کی شکلیں ہماری شکلوں سے ملتی جلتی ہیں۔ ہمارا ان دو آدمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سپاہیوں نے کہا:

"پھر بھی تمہیں ہم ملکہ سلامت کے حضور پیش کریں گے۔ چلو ہمارے ساتھ۔"

عنبر کو بڑا غصہ آ گیا۔ اس نے طیش میں آ کر کہا:

"تم اندھے ہو گئے ہو کیا۔ دیکھتے نہیں کہ جن لوگوں کے سر تم نے کاٹ کر لٹکائے تھے وہ ویسے ہی لٹک رہے ہیں۔ پھر ہمارے پیچھے کیوں پڑتے ہو؟"

سپاہیوں کے سردار نے عنبر کو ایک تھپڑ مار دیا۔ یہ اس کی غلطی تھی۔ عنبر کا خون کھول اٹھا۔ اس نے سردار کو گردن سے پکڑ کر ایک ہاتھ سے اوپر اٹھایا اور گھما کر اتنی زور سے اوپر اچھالا کہ وہ گیند کی طرح اوپر آسمان کی بلندیوں میں اٹھتا چلا گیا۔ پھر قلا بازیاں کھاتا زمین پر آ کر گرا تو اس کی ہڈیوں کا چورا بن گیا اور وہ مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ ڈر کر بھاگ گئے۔ سارے شہر میں شور مچ گیا کہ دو بھوت شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔

تھیوسانگ نے کہا:

"بھائی یہاں سے بھاگ چلو۔ خوامخواہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔"



عنبر نے کچھ سوچ کر کہا:

"اس شہر کے دروازے پر ہمارے سر لٹک رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ناگ ماریا کیٹی کا معمہ بھی اسی شہر میں حل ہو گا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"تو کیا ہم ان شہر والوں سے لڑائی کریں گے؟"

عنبر نے کہا:

"ہمیں کسی سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی ہم پر حملہ کرے گا تو ہم اسے وہی مزا چکھائیں گے جو میں نے ابھی ابھی اس سپاہی کو چکھا چکا ہوں۔"

"تو پھر یہاں سے کدھر جائیں؟" تھیوسانگ نے پوچھا۔

عنبر نے ادھر ادھر دیکھا۔ لوگ دور دور کھڑے سہمی ہوئی نظروں سے انہیں تک رہے تھے۔ سپاہی بھی بھاگ گئے تھے۔ سڑک پر سردار کی چڑ مڑ ہوئی لاش پڑی تھی۔ کچھ لوگوں نے دور سے ان پر پتھر بھی پھینکنے شروع کر دیئے۔

عنبر بولا: "اس طرف جو باغ ہے وہاں چلتے ہیں آؤ میرے ساتھ۔"

اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے باغ میں داخل ہو گئے۔ باغ میں بڑے گھنے درخت تھے۔ وہ درختوں کے پیچھے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جگہ چھپ کر بیٹھ گئے۔ لوگ بھی باغ کی طرف آگئے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ "بھوت۔ بھوت۔ بھوت ان کو شہر سے نکالو۔ بھوت۔ بھوت"۔ تھیوسانگ بولا:

"یہ لوگ ہمیں یہاں نہیں ٹکنے دیں گے عنبر"

عنبر بڑے آرام سے بولا: "ہمیں اسی شہر میں رہنا ہوگا تھیوسانگ! میرا دل کہتا ہے کہ ناگ کیٹی کا معمہ اسی شہر میں حل ہو گا۔" ایسا کرتے ہیں کہ وہ باغ کے کونے میں جو ایک مقبرہ سا نظر آرہا ہے اس کے اندر جا کر چھپ جاتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر سوچیں گے کہ ہمیں آگے کیا کرنا ہوگا"

وہ درختوں میں سے اٹھ کر باغ کے کونے والے مقبرے کی طرف دوڑے۔ جس مقبرے کی طرف وہ دوڑ کر وہ آئے تھے اس مقبرے میں بادشاہ کی ایک بلی کی لاش دفن تھی۔ اس مقبرے کے بارے میں مشہور تھا کہ جو کوئی اس میں داخل ہوتا ہے اس پر بلی کی بدروح کا فوراً اثر ہو جاتا ہے اور داخل ہونے والا پھر اسی مقبرے میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ عنبر اور تھیوسانگ اس بات سے بے خبر تھے۔ مقبرے میں داخل ہوتے ہی انہوں نے دیکھا کہ ایک جانب تنگ سا راستہ مقبرے کے پیچھے کی طرف چلا گیا تھا۔ عنبر اور تھیوسانگ اس راستے پر چلنے لگے۔ اس خیال سے کہ اندر کوئی کوٹھڑی ہو گی اور وہ وہاں چھپ کر تھوڑی دیر غور کر سکیں گے۔ یہ راستہ ایک تنگ



سرنگ کی طرح کا تھا۔ اب ایسا ہوا کہ مقبرے میں جو بلی کی بدروح نے ان کو اپنے اثر میں لے لیا۔

تھیوسانگ اور عنبر کو محسوس ہوا کہ ان کی کمر جھکتی چلی جا رہی ہے۔ پھر ان کے ہاتھ اپنے آپ فرش پر لگ گئے اور وہ بلیوں کی طرح ایک دوسرے پر غرانے لگے اور بھاگ کر مقبرے کے پیچھے جو بھول بھلیاں بنی ہوئی تھیں ان میں غائب ہو گئے۔ اس طرح عنبر اور تھیوسانگ ناسمجھی سے بلی کے طلسم کے جال میں پھنس گئے۔ بلی کے مقبرے کے اندر جو بھول بھلیاں تھیں ان میں کئی ایک حجرے بنے ہوئے تھے۔ عنبر اور تھیوسانگ ان حجروں میں دونوں ایسے گم ہوئے کہ انہیں ایک دوسرے کی کوئی خبر نہ رہی۔

قبرستان کی ملکہ چانگی نے ناگ دیوتا اور اس کے ساتھیوں سے بدلہ لے لیا تھا۔ وہ ترکان بادشاہ کو قید میں ڈالے ہوئی تھی اور چاند رات کو اس بادشاہ نے دیوی کی پوجا کرنی تھی اور اسی رات کو چانگی کے حکم سے اس کی گردن اڑا دی جانی تھی۔ بادشاہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی کو اپنے باپ کا بے حد غم لگا ہوا تھا۔ اگرچہ وہ قید میں نہیں تھی مگر اس نے اپنے آپ کو محل کے کمرے میں بند کر لیا تھا اور وہ اپنے باپ کو یاد کر کے روتی رہتی تھی۔ دو روز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بعد چاندرات آگئی ـــــــــ اب ایسا اتفاق ہوا کہ
ناگ سے الگ ہو کر ماریا صحرا میں کئی روز تک بھٹکتی پھرتی
رہی۔ اسے صحرا سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔
ایک روز شام کے وقت وہ پرواز کرتی ہوئی ایک شہر
کے قریب آگئی۔ شہر کے محل میں اور مکانوں میں چراغ
روشن ہو گئے تھے۔ ماریا نے شہر کے نیچے آکر سب سے
پہلے دوستوں کی خوشبو لینے کی کوشش کی مگر اسے کسی کی خوشبو
نہ آئی۔ وہ ناامید ہو کر شہر سے واپس جا رہی تھی کہ
اچانک اس کی نظر محل کی ایک کھڑکی پر پڑی۔ کیا دیکھتی
ہے کہ کھڑکی کھلی ہے اور اندر ایک شہزادی کالے کپڑے
پہنے پلنگ پر بیٹھی رو رہی ہے۔

ماریا کے دل میں اس شہزادی کے لئے ہمدردی جاگ
اٹھی۔ ویسے بھی عنبر ناگ ماریا اور تھیوساگ کیٹی جس کسی
کو بھی مصیبت میں دیکھتے اس کی ضرور مدد کرتے تھے۔ ماریا
کھڑکی میں سے داخل ہو کر شہزادی کے قریب آکر کھڑی
ہو گئی۔ چونکہ ماریا غائب تھی اس لئے شہزادی کو اس کی
موجودگی کا بالکل احساس نہ ہوا۔ ماریا سوچنے لگی کہ وہ اس
شہزادی سے کیسے پوچھے کہ وہ کیوں رو رہی ہے کہ ایک
نوکرانی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں شربت کا پیالہ
تھا۔ نوکرانی بھی اداس اداس تھی۔ پیالہ پلنگ کے پاس میز
پر رکھتے ہوئے نوکرانی نے شہزادی کو بڑے ادب سے کہا:
"شہزادی صاحبہ! خدا کو جو منظور ہے وہ تو ہو کر
رہے گا آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا پیا۔
یہ پھلوں کا تھوڑا سا رس پی لیں۔"

شہزادی نے غم زدہ نگاہیں اٹھا کر نوکرانی کو دیکھا
اور بولی:
"جس بیٹی کے باپ کو رات قتل کیا جا رہا ہو وہ
کیسے پھلوں کا رس پی سکتی ہے۔"

ماریا ایک دم سے چونک پڑی۔ اس کا مطلب تھا کہ
اس شہزادی کے باپ کو آج رات قتل کیا جا رہا ہے۔
جب ہی یہ اتنی غم زدہ ہے۔ ماریا نے فوراً فیصلہ کر لیا
کہ وہ اس شہزادی کی مدد کرے گی۔ نوکرانی اور شہزادی
کی باتوں سے ماریا کو پتہ چل گیا کہ کسی ملکہ چانگی نے اس
شہزادی کے بادشاہ باپ کے تخت پر قبضہ کر کے بادشاہ
کو قید میں ڈال دیا ہے اور آج رات اس کی گردن اڑا
دی جائے گی۔ ماریا نے شہزادی کو کچھ نہ کہا اور وہاں
سے نکل کر محل کے دوسرے کمروں کے چکر لگانے لگی۔ بہت
جلد اس نے چانگی ملکہ کو دیکھ لیا کہ وہ اپنے عالی شان کمرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں چمک دار تخت پر بیٹھی وزیر سے باتیں کر رہی ہے۔ ماریا قریب ہی کھڑی ہو گئی اور ان کی باتیں سننے لگی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس قبرستان کی ملکہ چانگی کی کھوپڑی کے اندر ناگ قید ہے۔ ناگ کو بھی پتہ نہیں تھا کہ چانگی کے پاس ماریا کھڑی ہے۔ کھوپڑی میں قید ہونے کی وجہ سے نہ ناگ کی خوشبو ماریا کو آ رہی تھی اور نہ ماریا کی خوشبو ناگ تک جا رہی تھی۔ قبرستان کی ملکہ چانگی نے وزیر سے پوچھا:

"بادشاہ کی گردن اڑانے کا سارا انتظام ہو گیا ہے؟"

وزیر نے سر جھکا کر کہا:

"جی ہاں ملکہ سلامت! اس دفعہ ہم نے گردن اڑانے کا ایسا بندوبست کیا ہے کہ لوہے کا تیز دھار والا پھل اوپر سے آ کر بادشاہ کی گردن کو ایک دم کاٹ کر رکھ دے گا۔"

چانگی بڑی خوش ہوئی۔ بولی:

"شاباش! ہم خود یہ تماشہ دیکھنے وہاں جائیں گے۔ کیا یہ گردن کاٹنے والی مشین قلعے کے دالان میں لگائی گئی ہے؟"

وزیر نے کہا: "جی ہاں ملکہ سلامت!"

ماریا نے یہ سنا تو وہاں سے اڑ کر قلعے کے دالان کی طرف چلی آئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہاں سپاہی چاروں طرف پہرہ دے رہے ہیں۔ درمیان میں ایک اونچی مشین لگی ہے جس کے نیچے مجرم کا سر پھنسا دیا جاتا تھا اور ایک ہتھی کھینچنے سے اوپر لگا ہوا فولاد کا تیز دھار والا چاقو ایک دم نیچے گر پڑتا تھا۔ جلاد اس مشین کے پاس ہی کھڑا اس میں تیل دے رہا تھا۔ پھر اس نے نیچے ایک حلوہ کدو رکھ کر مشین کی ٹرائی لی۔ ہتھی کو کھینچا تو کھڑاک کی آواز سے اوپر سے تیز دھار والا فولادی چاقو نیچے گرا اور کدو کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

جلاد نے سپاہیوں کی طرف دیکھ کر کہا:

"بادشاہ کی گردن کٹنے میں اتنی دیر بھی نہیں لگے گی اس کی گردن حلوے کدو سے زیادہ نرم ہے۔"

سپاہی قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔ ماریا اوپر بلند ہوئی اور شہر کے ارد گرد چکر لگانے لگی۔ پھر وہ ایک تالاب کے کنارے اتر کر بیٹھ گئی۔ جب چاند نکل آیا اور چاندنی چاروں طرف پھیل گئی تو ماریا فضا میں اڑتی ہوئی قلعے میں آ گئی۔ وہاں ہر شے تیار تھی۔ چانگی ملکہ بھی وہاں آ کر تخت پر بیٹھ چکی تھی۔ وزیر اور سپہ سالار بھی موجود تھا۔ سپاہی بھی تیر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK


کمان اور تلواریں لئے چاق و چوبند کھڑے تھے۔ ملکہ چانگی نے بلند آواز میں پوچھا:

"کیا بادشاہ نے دیوی کی پوجا ختم نہیں کی؟"

سپہ سالار بولا: "ملکہ سلامت! پوجا ختم ہو گئی ہے۔ سپاہی بادشاہ کو قلعے کی چھت سے اتار کر نیچے لا رہے ہیں۔"

ماریا کی نگاہیں ان سیڑھیوں کی طرف اُٹھ گئیں جدھر سے بادشاہ کو لایا جا رہا تھا۔ یہ سیڑھیاں قلعے کی چھت سے نیچے اترتی تھیں۔ بادشاہ کے ہاتھ پیچھے زنجیروں سے باندھے ہوئے تھے۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ خاموش تھا مگر چہرے پر بادشاہوں ایسا وقار موجود تھا۔ سپاہی تلواریں اٹھائے اس کی دونوں جانب چل رہے تھے۔ بادشاہ اپنے پاؤں پہ بادشاہوں ایسی شان سے چلتا موت کی مشین تک آ گیا۔ پھر اس نے ایک نگاہ ملکہ چانگی پر ڈالی۔ ملکہ نے کہا:

"اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہو تو بیان کرو۔"

بادشاہ نے چانگی کی طرف دیکھا اور کہا:

"بادشاہوں سے صرف بادشاہ ہی اس کی آخری خواہش کرتے ہیں۔ تم ایک معمولی عورت ہو جو میری کنیز بننے کے بھی لائق نہیں اس لئے میں تمہیں اپنی آخری خواہش نہیں بتاؤں گا۔"

ماریا کو اس دلیر اور بہادر بادشاہ کی یہ بات بڑی اچھی لگی۔ واقعی خاندانی بادشاہ ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہ جواب سُن کر قبرستان کی ملکہ چانگی کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اس نے غصیلی آواز میں جلاد سے کہا:

"اس گستاخ کی گردن اڑا دی جائے۔"

جلاد نے فوراً بادشاہ کی گردن مشین کے شکنجے میں پھنسا دی اور پیچھے ہٹ کر مشین کی ہتھی کو نیچے گرا کر ایک سیکنڈ میں بادشاہ کی گردن کو اڑا دینا تھا۔ مگر سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ فولادی چاقو اوپر ہی اٹکا ہوا تھا۔ وہ نیچے نہیں گر رہا تھا۔ اصل میں اسے ماریا نے ہاتھ دے کر روک لیا تھا۔ ملکہ چانگی نے غصے میں کہا:

"مشین کو کیا ہو گیا ہے؟"

جلاد پریشان ہو گیا۔ اس نے دو تین بار ہتھی کو زور زور سے ہلایا مگر چاقو نیچے آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ ملکہ چانگی نے سپہ سالار کی طرف دیکھ کر حکم دیا۔ "بادشاہ کی گردن تم خود اپنی تلوار سے اڑا دو۔"

سپہ سالار نے فوراً تلوار کھینچی اور بادشاہ کی طرف بڑھا۔ اب ماریا نے ایک ہی جھٹکے سے چاقو کو مشین سے اکھاڑ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



الگ پھینک دیا۔ سب لوگوں نے فولادی چاقو کو اپنے آپ مشین سے الگ ہو کر دُور گرتے دیکھا تو کچھ خوف زدہ سے ہو گئے۔ مگر چونکہ قبرستان کی ملکہ چانکی خود جادوگرنی تھی اس لیے اس نے کوئی پروا نہ کی اور سپہ سالار سے کہا:

"فوراً بادشاہ کی گردن اڑا دو"

سپہ سالار جونہی تلوار کا وار کرنے لگا۔ لوگ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ سپہ سالار کے ہاتھ سے تلوار اپنے آپ نکل کر فضا میں بلند ہوئی اور پھر اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ لوگ سہم کر پرے پرے ہٹ گئے۔

وزیر نے کہا:

"ملکہ سلامت یہ جادو ہے۔ کوئی جادو کر رہا ہے۔"

چانکی نے چلّا کر کہا:

"مجھ سے بڑا جادوگر کوئی نہیں۔ میں خود بادشاہ کی گردن اڑاؤں گی۔"

اب وہ خود تلوار لے کر بادشاہ کی طرف بڑھی۔ اس کی کھوپڑی میں بیٹھا ناگ یہ ساری باتیں سن رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ باہر کچھ گڑبڑ ہے اور کوئی شخص اپنے جادو کی مدد سے بادشاہ کی جان بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ قبرستان کی ملکہ چانکی تلوار ہاتھ میں لئے بادشاہ کے سر پر آ کر کھڑی ہو گئی



اور بلند آواز میں بولی:

"دیکھتی ہوں کون جادوگر ہے یہاں۔ میں اب اس کی گردن اڑانے لگی ہوں۔"

ماریا اس کے قریب ہی بالکل تیار کھڑی تھی۔ قبرستان کی ملکہ چانکی کا طلسم صرف قبرستان کے مُردوں اور طلسمی کتاب تک ہی چل سکتا تھا، یہ اسے بھی معلوم تھا کہ اپنی حدود سے باہر اس کا طلسم کام نہیں کر سکتا۔ مگر یہ بات اس نے جادوگر کو ڈرانے کے لئے کہہ دی تھی۔ دوسری طرف ماریا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے اس پر جادو کا اثر ہو جائے مگر وہ بادشاہ کی جان ضرور بچائے گی جس کی بیٹی کو باپ کی ضرورت ہے۔

قبرستان کی ملکہ چانکی نے تلوار فضا میں بلند کی اور ایک چیخ حلق سے نکال کر تلوار کا وار کرنا چاہا ہی تھا کہ ایک جھٹکے کے ساتھ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بیس گز دور جا گری۔ چانکی کی آنکھیں غصّے سے لال ہو گئیں۔ اس نے چیخ مار کر کہا:

"تو کون ہے؟ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی!"

ماریا نے قبرستان کی ملکہ چانکی کو زمین پر سے اُٹھا کر ستون کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ پھر ایک رسّی لی اور اس کو باندھ دیا۔ سپاہی اور وزیر ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگے۔ وہ سمجھ گئے کہ کوئی بد روح وہاں آ گئی ہے۔ اس زمانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں لوگ بد روحوں اور بھوتوں سے اور جادو سے بہت ڈرا کرتے تھے۔ ماریا نے فوراً بادشاہ کو شکنجے میں سے باہر نکال لیا۔ ابھی تک ماریا نے کوئی آواز نہیں نکالی تھی۔ ناگ چانگی کی کھوپڑی میں سمٹا یہی سوچ رہا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ اس نے چانگی کی چیخ بھی سنی تھی۔ اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ باہر کوئی زبردست جادوگر آگیا ہے جس نے چانگی کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ قبرستان کی ملکہ چانگی نے گرجدار آواز میں قبرستان کے مُردوں کی فوج کو حکم دیا کہ بادشاہ کو فرار نہ ہونے دیا جائے۔ اس کی گردن اڑا دی جائے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ سپاہی خوف کے مارے کانپ رہے ہیں۔ چانگی کا حکم سنتے ہی شاہی محل اور قلعے سے مُردوں کے ڈھانچوں کی فوج کا دستہ تلواریں لہراتا بادشاہ کو ہلاک کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اس دوران بادشاہ بھی حیران تھا کہ یہ کون نیک روح ہے جو اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ماریا نے جب مُردہ ڈھانچوں کی فوج کو بادشاہ کی طرف حملہ کرنے کے لئے بڑھتے دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ بادشاہ کا بچنا مشکل ہے۔ چنانچہ اس نے بادشاہ کو فوراً اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ ماریا کے کاندھے پر آتے ہی بادشاہ غائب ہو گیا۔ بادشاہ کو غائب ہوتے دیکھ کر چانگی، مُردوں کی فوج، سپاہی، وزیر اور درباری ششدر رہ گئے۔

ماریا بادشاہ کو لے کر فضا میں بلند ہو گئی۔ بادشاہ خود بے حد ڈر گیا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر باقی ہر شے اسے نظر آ رہی تھی۔ اس نے سہمی ہوئی آواز میں کہا:

"اے نیک روح تم کون ہو؟"

ماریا نے جواب میں کہا:

"اے بادشاہ! میں تجھے ان ظالموں سے بچانے آئی تھی۔ اس لئے کہ مجھ سے تیری بیٹی کے آنسو نہیں دیکھے جاتے تھے۔"

بادشاہ نے بے چین ہو کر کہا:

"میری بچی کا کیا حال ہے۔"

ماریا نے کہا:

"میں تمہیں تمہاری بیٹی کے پاس ہی محل میں لئے جا رہی ہوں۔"

ماریا بادشاہ کو لے کر شہزادی کے کمرے میں آ گئی۔ اس وقت شہزادی کالے کپڑے پہنے اپنے باپ کی یاد میں آنسو بہا رہی تھی۔ ماریا نے بادشاہ کو قالین پر اپنے سے الگ کیا تو بادشاہ ظاہر ہو گیا۔ اپنے باپ کو اپنے سامنے دیکھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



شہزادی کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ باپ نے آگے بڑھ کر اپنے جگر کے ٹکڑے کو سینے سے لگا لیا۔ دونوں باپ بیٹی کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔

ماریا نے کہا:

"بادشاہ سلامت! چانکی اپنے سپاہیوں اور مردہ ڈھانچوں کی فوج کے ساتھ یہاں آ کر آپ کو اور شہزادی کو نقصان پہنچا سکتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ جب تک اس غدار اور ظالم عورت چانکی کا خاتمہ نہیں ہوتا آپ دونوں کسی محفوظ جگہ پر چلے جائیں۔"

شہزادی نے ماریا کی آواز سنی تو ڈر کر اپنے باپ کے ساتھ لگ گئی۔

ماریا نے کہا:

"شہزادی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ میں ایک نیک دل روح ہوں اور تمہارا حال دیکھ کر ہی تمہارے باپ کو بچانے کے لئے قلعے میں گئی تھی اور اسے بچا کر تمہارے پاس لے آئی ہوں۔"

بادشاہ نے کہا:

"ہاں بیٹی! اس نیک روح نے ہی خدا کے حکم سے مجھے بچایا ہے۔ ورنہ اس وقت تک میری گردن کٹ چکی ہوتی۔"

شہزادی نے ماریا کا شکریہ ادا کیا اور کہا:

"ابا حضور! یہاں سے جلدی نکل چلیں۔ نیک روح درست کہتی ہے۔ ہم غدار ملکہ کے سپاہیوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔"

ماریا نے پوچھا "کیا اس محل میں کوئی ایسی جگہ ہے جو ملکہ کو معلوم نہ ہو؟"

بادشاہ نے کہا: "ایک تہہ خانہ ضرور ہے۔ مگر اس کا وزیر کو علم ہے اور وزیر ضرور ملکہ کو بتا دے گا اس لئے ہمیں محل سے نکل کر کسی جنگل میں جا کر چھپ جانا چاہیے۔"

ماریا نے کہا: "تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں بادشاہ سلامت آپ کو یہاں سے اٹھا کر صحرا میں لے جاتی ہوں۔ اس کے بعد شہزادی کو آ کر لے جاؤں گی۔"

ماریا نے ایسا ہی کیا۔ پہلے اس نے بادشاہ کو اٹھا کر کاندھے پر بٹھایا اور ہوا میں پرواز کر گئی۔ جو بھی شے ماریا کے کاندھے پر آتی وہ غائب ہونے کے بعد بہت ہلکی ہو جاتی تھی اور ماریا کو اس کا وزن بالکل محسوس نہیں ہوتا تھا۔ وہ بادشاہ کو لے کر شہر سے دور صحرا میں ایک جگہ لے آئی جہاں کھجور کے اونچے اونچے درخت تھے۔ اور ایک چھوٹا سا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چشمہ بہہ رہا تھا۔ بادشاہ کو یہاں چھپا کر ماریا واپس محل میں گئی اور شہزادی کو بھی اٹھا کر بادشاہ کے پاس لے آئی۔ ماریا نے کہا:

"تم لوگ مجھے ماریا کہہ سکتے ہو۔ یہی میرا نام ہے یہ جگہ محفوظ نہیں۔ یہاں کوئی بھی گھوڑ سوار سپاہی تم لوگوں پر تیر برسا سکتا ہے۔ اس لئے یہاں سے نکل چلو۔ ہم صحرا کے کسی جنگل میں جا کر پناہ لیں گے۔"

اور ماریا بادشاہ اور شہزادی وہاں سے آگے روانہ ہو گئے۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

# بلّیاں رونے لگیں

## ماریا نے صحرا میں ایک جگہ چھوٹی سی عمارت دیکھی۔

اس چھوٹی سی عمارت کے گرد درخت تھے اور یہ ویران لگتی تھی۔ ماریا نے بادشاہ سے کہا کہ آپ لوگ اس عمارت کے اندر چھپ جائیں میں محل میں جا کر چانکی غدار کی خبر لیتی ہوں۔ جب تک میں اس کی فوج کو ٹھکانے نہیں لگاتی اور باغیوں کو محل سے نکال باہر نہیں کرتی آپ لوگ اسی جگہ رہیں۔"

بادشاہ نے عمارت کی طرف دیکھ کر کہا:

"ماریا! یہ عمارت ایک طلسمی بلّی کا مقبرہ ہے۔"

ماریا نے کہا: "تو کیا ہوا۔ آپ لوگ اس کے اندر چھپ سکتے ہیں۔"

بادشاہ بولا: "تم نہیں جانتیں شاید کہ اس مقبرے کے بارے میں مشہور ہے۔ کہ اس کے اندر جو بھی کوئی داخل ہوتا ہے بلّی بن جاتا ہے اور مقبرے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بھول بھلیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ کوشش بھی کرے تو اس مقبرے سے باہر نہیں آ سکتا۔"

شہزادی نے ڈرتے ہوئے کہا:

"ابا حضور! ہم اس مقبرے میں نہیں جائیں گے۔"

ماریا نے ادھر ادھر دیکھا اور بولی:

"وہ سامنے درختوں میں ایک کھوہ دکھائی دے رہا ہے۔ تم دونوں اس کھوہ میں جا کر چھپ جاؤ۔ میں شام کو آ کر تمہاری خیریت معلوم کر جاؤں گی۔"

بادشاہ بولا: "ٹھیک ہے ماریا۔ ہم اسی جگہ چھپ جاتے ہیں یہاں پانی کا چشمہ بھی ہے اور کھانے کو درختوں کی کھجوریں بھی بہت نیچے گری ہوئی ہیں۔"

بادشاہ اور شہزادی مقبرے کے پاس ہی کھجور کے درختوں کے پاس کھوہ میں جا کر چھپ گئے۔ ماریا چلتی ہوئی مقبرے کے قریب سے گذری تو اسے بلیوں کی آواز سنائی دی۔ ماریا رک گئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ اور ایک بھوری بلی مقبرے کی پتھریلی جالیوں میں سے اس کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ ان بلیوں میں سے ایک عنبر اور دوسرا تھیوسانگ تھا۔ مگر بلی ہونے کی وجہ سے ماریا کو ان کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ لیکن عنبر اور تھیوسانگ کو ماریا کی خوشبو آ رہی تھی اور وہ بلیاں بن جانے کے بعد ماریا کو دیکھ بھی سکتے تھے۔ عنبر اور تھیوسانگ ماریا کو اپنی زبان میں کہہ رہے تھے کہ ہم عنبر تھیوسانگ ہیں۔ ہمیں کسی طرح یہاں سے نکالو۔ مگر ماریا ان کی زبان نہیں سمجھتی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ یہ بلیاں مقبرے ہی میں رہتی ہوں گی۔ اسے بادشاہ کی اس بات پر یقین نہیں آیا تھا کہ جو کوئی آدمی بلی کے مقبرے میں داخل ہوتا ہے بلی بن جاتا ہے۔ عنبر اور تھیوسانگ مقبرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے مگر ان کے آگے نظر نہ آنے والی دیوار آ جاتی تھی۔ ماریا نے اتنا ضرور محسوس کیا کہ دونوں بلیاں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کو تک رہی ہیں پھر اس نے اسے وہم خیال کیا اور وہاں سے فضا میں اڑ گئی۔ ماریا کے اڑتے ہی دونوں بلیاں اسے دیکھتی رہ گئیں۔

عنبر بلی نے تھیوسانگ بلی سے بلیوں کی زبان میں کہا:

"خدا خدا کر کے ماریا کی شکل نظر آئی تھی مگر وہ پھر ہم سے جدا ہو گئی۔"

تھیوسانگ بلی نے جواب دیا:

"ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ ماریا ہو سکتا ہے ادھر ایک بار پھر آئے۔"

عنبر نے مایوسی سے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ہم نے اس مقبرے میں داخل ہو کر سخت غلطی کی
تھی۔ کم بخت یہاں سے باہر بھی نہیں نکل سکتے ہم"
یہی باتیں کرتے عنبر بلی اور ٹھینو سانگ بلی سرنگ میں
سے ہو کر مقبرے کی بھول بھلیوں میں غائب ہو گئیں۔۔
وہاں سے سیدھی قبرستان کی ملکہ چانکی کے محل میں آ گئی۔
کے چاروں طرف مُردوں کی فوج کے ڈھانچے سپاہیوں
زبردست پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ وہ اتنی
مُردہ ڈھانچوں کی فوج کا کب تک مقابلہ کرتی رہے گی اور
چانکی کے پاس تھوڑا بہت طلسم بھی ضرور ہے۔ اگر کسی
اس کا پتہ چل جائے کہ ان مُردہ ڈھانچوں کی طاقت کا
کیا ہے تو ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ماریا نے یہ سوچ کر
کا ایک چکر لگایا اور وہ شاہی محل کے اندر آ گئی۔
چانکی اپنے وزیر سے ۔۔ رہی تھی۔

"بادشاہ اپنی بیٹی کے ساتھ فرار ہو گیا ہے۔ فوراً
فوج کا دستہ اس کی تلاش میں روانہ کر دیا جائے۔"
وزیر نے کہا: "جو حکم ملکہ سلامت" اور یہ کہہ کر وہ
کمرے سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی چانکی نے مُردہ ڈھانچے
کو بلایا اور بولی:
"طلسمی کتاب میں جاؤ اور اپنے شکار کو ایک نظر



دیکھ کر واپس آ جاؤ۔"
مُردہ ڈھانچے نے سر جھکا دیا اور بولا: "ابھی جاتا
ہوں ملکہ سلامت"
اور مُردہ ڈھانچہ محل کے بڑے دروازے کی طرف چل
پڑا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ چل پڑی۔ وہ یہ پتہ کرنا
چاہتی تھی کہ یہ طلسمی کتاب کیا شے ہے۔ اور ان کا وہ
کون سا شکار ہے جس کو ایک نظر دیکھنے کے لئے چانکی
اور ۔۔ رہی ہے؟ ماریا نے مُردہ ڈھانچے کا پیچھا شروع کر
دیا۔ مُردہ ڈھانچہ محل کے بڑے دروازے سے نکلتے ہی پرندے
کی طرح فضا میں اُڑنے لگا۔ ماریا بھی اس کے پیچھے پیچھے
اُڑنے لگی۔ مُردہ ڈھانچہ صحرا میں پہاڑی تراش کر بنائی گئی
بہت بڑی کتاب کے ایک لفظ کے نیچے بنے ہوئے غار
میں داخل ہو گیا۔

ماریا بھی اس کے ساتھ ہی غار میں داخل ہو گئی۔
ایک مُردہ ڈھانچہ لفظ کے دروازے پر بھی پہرہ دے رہا
تھا۔ مگر وہ ماریا کو اندر داخل ہوتے نہ دیکھ سکا تھا۔
ماریا سرنگ کے اندھیرے میں چلی جا رہی تھی۔ ڈھانچہ آگے
آگے تھا۔ پھر ایک محرابی دروازے میں سے گذرنے کے
بعد سامنے وہی پرانا پُراسرار قبرستان آ گیا جس کی ایک قبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں کیٹی کو پھینک دیا گیا تھا اور وہ بے بسی کی حالت میں قبر کے اندر پڑی تھی۔ قبر میں چونکہ زبردست طلسمی کشش تھی اس لئے کیٹی کی خوشبو باہر نہیں آ رہی تھی۔ کیٹی خود بھی باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ مردہ ڈھانچہ کیٹی ہی کو دیکھنے آیا تھا۔ وہ کھلی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر نیچے دیکھنے لگا۔ ماریا بھی اس کے قریب آ گئی کہ یہ قبر میں جھک کر کس کو دیکھ رہا ہے

جونہی ماریا نے قبر میں جھانکا وہ حیرت زدہ ہو کر رہ گئی کیوں کہ قبر میں اسے کیٹی دکھائی دی جو بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور مردہ ڈھانچے سے کہہ رہی تھی:

"آخر تم لوگ کب تک مجھے اس جہنم میں ڈالے رکھو گے؟ ایک روز میرے ساتھی یہاں آ جائیں گے پھر تمہیں جان بچانے کا بھی موقع نہیں ملے گا۔"

مردہ ڈھانچے نے کھڑکھڑاتا ہوا قہقہہ لگایا اور بولا:

"تمہارے ساتھی یہاں کبھی نہیں پہنچ سکتے۔ تم یہاں قیامت تک ایسے ہی پڑی رہو گی۔ نہ زندہ، نہ مردہ۔"

اور مردہ ڈھانچہ بڑے غرور سے سر کو اٹھا کر چلتا قبرستان سے نکل کر سرنگ میں داخل ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی ماریا قبر میں اتر گئی۔ قبر میں اترتے ہی کیٹی کو ماریا کی خوشبو



آئی۔ اس نے چونک کر کہا:

"ماریا! ماریا! کیا یہ تم ہو؟"

ماریا نے کیٹی کے بازو کو ہلاتے ہوئے کہا:

"ہاں میں ہوں ماریا۔ مگر تم یہاں سے باہر کیوں نہیں نکلتیں؟"

کیٹی اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی:

"اس قبر میں ایک ایسی کشش ہے جو مجھے یہاں سے باہر نہیں نکلنے دیتی۔ کیا تم اس کشش کو محسوس نہیں کر رہی ہو؟"

ماریا نے کہا:

"نہیں۔ مجھے تو کسی قسم کی کشش محسوس نہیں ہو رہی۔"

کیٹی بولی: "خدا کا شکر ہے کہ تم پر اس قبرستان کی منحوس ملکہ چانگی کا اثر نہیں ہوا۔"

ماریا نے کہا:

"تو کیا یہ چانگی کا قبرستان ہے؟"

کیٹی بولی: "ماریا! یہ سارا علاقہ چانگی کا ہے۔ کیا تم اسے جانتی ہو؟"

ماریا نے کیٹی کو ساری کہانی سنا ڈالی اور بتایا کہ وہ بادشاہ اور اس کی بیٹی کو ایک مقبرے کے پاس کھوہ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چھپا آئی ہے۔

مگر عنبر ناگ اور تھیوسانگ کا مجھے کوئی سراغ نہیں مل سکا۔"

پھر اس نے کیٹی کو بتایا کہ اس نے شاہی حکیم کی کتاب میں دیکھا تھا کہ وہ تلوار لیے عنبر اور تھیوسانگ کے پیچھے لگی ہے۔ یہ کیا قصہ تھا؟

کیٹی نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

"ماریا! مجھے کچھ یاد نہیں۔ شاید مجھ پر جادو کر دیا گیا تھا۔ مگر میں نے عنبر اور تھیوسانگ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی: "کوئی بات نہیں۔ ہم ان کو تلاش کر لیں گے پہلے تم یہاں سے باہر نکل چلو۔"

یہاں یہ بات ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ جب عنبر اور تھیوسانگ نے اپنے سر دروازے پر لٹکتے دیکھے تھے تو وہاں شور مچ گیا تھا کہ عنبر تھیوسانگ کے دو ہم شکل شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس پر چانگ نے حکم دیا تھا کہ عنبر اور تھیوسانگ کے سروں کو دروازے میں سے اتار کر شاہی محل کے تہہ خانے میں شیشے کے بکس میں بند کر کے رکھ دیا جائے۔



چنانچہ ماریا عنبر تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر نہیں دیکھ سکی تھی۔

ماریا نے کیٹی سے کہا:

"میں تمہیں قبر سے باہر نکالتی ہوں۔"

ماریا نے کیٹی کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ کیٹی غائب ہو گئی۔ ماریا اسے قبر سے باہر لے آئی۔ باہر آتے ہی کیٹی پر سے قبر کی طلسمی لہروں کا اثر بھی غائب ہو گیا۔

ماریا نے کہا:

"میں تمہیں اسی غیبی حالت ہی میں باہر نکال کر لے جاؤں گی۔ کیونکہ باہر مُردہ ڈھانچہ تلوار لیے پہرہ دے رہا ہے۔"

چنانچہ کیٹی کو اپنے کاندھے پر رکھے ماریا قبرستان سے نکل کر سرنگ میں سے ہوتی ہوئی باہر پتھر کی کتاب کے صحن یعنی ورق پر آ گئی۔ یہاں اب ایک کی بجائے دو مُردہ ڈھانچے پہرہ دے رہے تھے۔ مگر وہ ماریا اور کیٹی کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ماریا کیٹی کو لئے فضا میں پرواز کر گئی اور سیدھی بلّی کے مقبرے کے پاس کھوہ میں آ گئی جہاں بادشاہ اور اس کی بیٹی پہلے ہی سے چھپے ہوئے تھے۔

ماریا نے بادشاہ اور شہزادی سے کیٹی کا تعارف یوں کرایا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"یہ کیٹی ہے۔ یہ میری بہن ہے۔ چالاکی اس کی بھی
دشمن ہے اور اس کو بھی ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ یہ
بھی تم لوگوں کے پاس ہی رہے گی۔"

بادشاہ اور شہزادی نے کیٹی سے مل کر خوشی کا اظہار کیا
اور اسے اپنے پاس بٹھا لیا۔

ماریا نے کہا:

"کیٹی! تم بادشاہ اور شہزادی کی حفاظت کرنا میں شاہی
محل کے حالات کا جائزہ لے کر ابھی واپس آ
جاؤں گی۔"

ماریا محل کی طرف پرواز کر گئی۔ اس کے جانے کے بعد
کیٹی نے بادشاہ سے پوچھا کہ یہ گول چھوٹی سی عمارت کون
سی ہے؟ بادشاہ نے اسے بتایا کہ یہ طلسمی بلّی کا مقبرہ ہے
اور اس کے بارے میں مشہور ہے کہ جو کوئی اس مقبرے میں
داخل ہوتا ہے بلّی بن جاتا ہے اور پھر ساری زندگی مقبرے
کی بھول بھلیوں سے باہر نہیں نکل سکتا۔

کیٹی ہنس پڑی اور بولی:

"بادشاہ سلامت! آپ بھی اس قسم کی توہمات پر
یقین رکھتے ہیں۔ میں ایسی باتوں کو نہیں مانتی۔"

یہ کہہ کر کیٹی مقبرے کی طرف چلی تو شہزادی نے اسے



منع کرتے ہوئے کہا:

"کیٹی بہن! خدا کے لئے مقبرے کے اندر مت جانا۔"

کیٹی نے مسکرا کر کہا:

"میں مقبرے کے اندر نہیں جاؤں گی۔ تم فکر مت کرو۔"

جونہی کیٹی مقبرے کے جالی دار دروازے کے پاس آئی
اس نے ایک کالی اور ایک بھوری بلّی کو دیکھا کہ پتھر
کی جالیوں کے ساتھ لگیں اس کی طرف گھور رہی ہیں اور
بڑی محبت سے میاؤں میاؤں کر رہی ہیں۔ یہ عنبر اور تھیوسانگ
تھے جنہوں نے کیٹی کی خوشبو فوراً محسوس کر لی تھی اور بھاگ
کر مقبرے کی جالی کے پاس آ گئے تھے۔ مگر کیٹی کو عنبر تھیوسانگ
کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ کیسے جان لیتی کہ یہ بلیاں اصل
میں عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ پھر بھی اسے دونوں بلیاں بڑی
اچھی لگیں۔ کیٹی جالی کے قریب چلی گئی اور بلیوں کے سر پر
باری باری ہاتھ پھیرنے لگی۔

عنبر بلّی نے کہا:

"کیٹی! میں عنبر ہوں۔ یہ تھیوسانگ ہے۔"

مگر کیٹی کے کانوں میں سوائے میاؤں میاؤں کے اور کوئی آواز
نہ آئی۔ تھیوسانگ نے چلّا کر کہا:

"خدا کے لئے سمجھنے کی کوشش کرو کیٹی۔ میں تھیوسانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہوں۔ یہ عنبر ہے۔ ہمیں یہاں سے باہر نکالو۔ ہم اپنے آپ یہاں سے باہر نہیں نکل سکتے ہمارے سامنے ایک اونچی دیوار کھڑی ہے۔"

مگر کیٹی کو دوسری بلی یعنی تھیوسانگ کی بھی میاؤں میاؤں ہی سنائی دی۔ کیٹی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک بار اس کا جی چاہا کہ مقبرے کے اندر داخل ہو جائے مگر اسے خیال آگیا کہ کبھی کبھی طلسم اپنا اثر ضرور دکھا دیتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ کسی مصیبت میں گرفتار ہونے سے جس قدر بچا جا سکتا ہے بچا جائے۔ چنانچہ کیٹی واپس بادشاہ اور شہزادی کے پاس آ گئی۔ اس نے شہزادی کو بتایا "مقبرے کے اندر دو بلیاں رہتی ہیں۔ بادشاہ فوراً بولا:

"ضرور وہ انسان ہیں جو مقبرے میں داخل ہونے کے بعد بلی بن گئے ہیں۔ اب وہ قیامت تک مقبرے سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔"

کیٹی مسکرا کر رہ گئی۔

ماریا سیدھی شاہی محل میں آ گئی۔ اسے ابھی تک قبرستان کی ملکہ اور اس کی مُردوں کی فوج کی اصل طاقت کا راز معلوم نہیں ہو سکا تھا اور وہ اس طلسمی راز کی تلاش میں تھی۔ وہ شاہی محل اور قلعے کے کمروں اور راہ داریوں کا چکر لگانے



لگی۔ اسی طرح پھرتے پھراتے وہ قلعے کے نیچے بھی پہنچ گئی۔ قلعے کے نیچے چھوٹے چھوٹے تاریک حجرے بنے ہوئے تھے۔ یہ سارے حجرے خالی تھے۔ ماریا ایک کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ وہاں تخت پر کوئی چیز کپڑے سے ڈھکی ہوئی پڑی ہے۔ ماریا قریب آ گئی۔ اس نے کپڑے کو ہٹایا تو اس کا دل ایسے دھڑک اٹھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا۔

اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ وہ شیشے کے ایک بکس میں عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر دیکھ رہی تھی۔ ماریا کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کبھی وہ عنبر اور تھیوسانگ کے کٹے ہوئے سر دیکھے گی۔ یا خدا یہ کیا ہو گیا ہے۔ کیا سچ مچ یہ عنبر اور تھیوسانگ کے سر ہیں؟ ماریا نے قریب ہو کر غور سے دیکھا۔ یہ عنبر اور تھیوسانگ کے سر ہی تھے۔ ماریا نے انہیں شیشے کے بکس سے باہر نکال لیا۔ عنبر اور تھیوسانگ کے مُردہ چہرے زرد پڑ گئے تھے اور ناک سوجنا شروع ہو گئی تھی۔ ماریا نے دونوں دوستوں کے سروں کو اٹھایا اور سیدھی کیٹی کے پاس آ گئی۔ کیٹی نے جب عنبر اور تھیوسانگ کے سر دیکھے تو بے اختیار رونا شروع کر دیا۔ بادشاہ اور شہزادی بھی پریشان ہو گئے۔ ماریا نے انہیں بتایا "یہ عنبر اور تھیوسانگ کے سر ہیں۔ ان کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بھائی تھے۔ بادشاہ نے کہا:

"میں نے قید ہی میں سنا تھا کہ چانگی نے اپنے دو دشمنوں کے سر کاٹ کر شہر کے دروازے میں لٹکا دیئے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ یہی دونوں ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہے ماریا بیٹی! چانگی ایک غدار ہی نہیں بلکہ ظالم جادوگرنی بھی ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنا اور اسے ٹھکانے لگانا بڑا مشکل کام ہے۔"

ماریا نے پختہ آواز میں کہا:

"میں اسے اس کے انجام تک پہنچاؤں گی۔ وہ مجھ سے بچ نہیں سکے گی۔"

کیٹی آنسو پونچھتے ہوئے بولی:

"ماریا بہن! کیا خبر تھی کہ عنبر اور تھیوسانگ بھائی کا یہ انجام ہوگا۔ کیا معلوم تھا کہ ہمیں ایک دن ایسا بھی دیکھنا پڑے گا۔"

ماریا اداس آواز میں بولی:

"قسمت میں یہی لکھا تھا کیٹی۔ اب رونے دھونے سے عنبر تھیوسانگ واپس نہیں آ سکتے۔ آؤ ان کے سروں کو عزت اور وقار سے یہاں دفن کر دیتے ہیں۔ کاش ہمیں ان کے دھڑ بھی مل جاتے۔"

کیٹی، ماریا، بادشاہ اور شہزادی کھوہ سے نکل کر مقبرے کے سامنے آ کر زمین کھودنے لگے۔ مقبرے کی جالی سے لگے عنبر اور تھیوسانگ بلیوں کی شکلوں میں انہیں گڑھا کھودتے اور اپنے ہم شکلوں کے کٹے ہوئے سروں کو دیکھ کر چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے:

"کیٹی! ماریا! یہ ہمارے نہیں۔ ہمارے ہم شکلوں کے سر ہیں۔ ہم زندہ ہیں۔ ہم زندہ ہیں مگر بلیوں کی شکل میں زندہ ہیں۔"

کیٹی نے بلیوں کی طرف دیکھ کر کہا:

"بے چاری بلیاں بھی عنبر تھیوسانگ کے غم میں رو رہی ہیں۔"

بادشاہ نے کہا: "انہیں بلیاں مت کہو۔ یہ ضرور کوئی بدنصیب مسافر ہیں اور پھر بلیاں بن کر ہمیشہ کے لئے مقبرے میں قید ہو گئے ہیں۔"

ماریا اور کیٹی نے بادشاہ کی بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور گڑھے کھودتی رہیں۔ جب دونوں چھوٹے چھوٹے گڑھے تیار ہو گئے تو انہوں نے عنبر اور تھیوسانگ کے سروں کو بڑے احترام سے بھیگی آنکھوں کے ساتھ گڑھوں میں رکھ دیا۔ کیٹی نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ وہ رو رہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ ماریا نے ہاتھ اٹھا کر خدا وند کریم سے عنبر اور تھیوسانگ کی مغفرت کے لئے دعا مانگی اور پھر گڑھوں میں مٹی ڈال کر بھر دیا اور وہاں چھوٹی چھوٹی دو قبریں بنا دیں۔ عنبر اور تھیوسانگ۔ یہ سارا ڈراما مقبرے کی جالی سے لگے دیکھ رہے تھے۔ مگر وہ خود بلّی کی شکل میں تھے اور باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ہم عنبر تھیوسانگ ہیں۔ ہم عنبر تھیوسانگ ہیں۔

ماریا نے بلیّوں کی طرف دیکھا اور بولی:

"بے چاری بلیّوں کو بھی عنبر تھیوسانگ کی موت کا صدمہ ہوا ہے۔ ناگ کو جب پتہ چلے گا تو اسے کس قدر دُکھ ہو گا۔"

نقلی عنبر اور تھیوسانگ کے سروں کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد ماریا نے کیٹی کو بادشاہ اور شہزادی کے پاس ہی چھوڑا اور یہ کہہ کر شاہی محل کی طرف پرواز کر گئی کہ وہ ظالم چانگی کو تباہ کر کے ہی دم لے گی اور اس کے طلسم کا راز معلوم کر کے ہی واپس آئے گی۔ کیٹی کچھ دیر عنبر اور تھیوسانگ کی قبروں پر بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔ پھر بادشاہ اور شہزادی اسے تسلی اور حوصلہ دیتے ہوئے اپنے ساتھ واپس کھوہ میں لے گئے۔ عنبر اور تھیوسانگ جالی سے لگے یہ سب کچھ دیکھتے



ہے۔ تھیوسانگ بولا:

"جب کیٹی اور ماریا کو پتہ چلے گا کہ ہم زندہ ہیں تو انہیں کتنی خوشی ہو گی۔"

عنبر نے کہا: "جب ہم یہاں سے انسان بن کر نکلیں گے تب ہی انہیں پتہ چل سکے گا۔ ابھی تو ہمارا اپنا کچھ پتہ نہیں کہ کیا انجام ہونے والا ہے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔ "ہمیں یہاں سے نکلنے کی ایک اور کوشش کرنی چاہیے عنبر۔"

عنبر نے کہا: "ہزار بار کوشش کر چکے ہیں۔ اب نئی کوشش کرنے سے کیا ہو گا؟"

دونوں بلّی کی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک بار پھر پوری طاقت سے مقبرے کے دروازے سے باہر کودنے کی کوشش کی مگر وہ کھُلے مقبرے کی نظر نہ آنے والی دیوار سے ٹکرا کر رہ گئے۔

تھیوسانگ بولا: "یہ جادو کی دیوار ہے۔ اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ کاش اس وقت کیٹی یا ماریا کو ہمارا پتہ چل جاتا۔ وہ ضرور اس دیوار کو ہمارے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتیں۔"

عنبر نے کہا: "اب تو خدا ہی ہماری مدد کرے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہم یہاں سے باہر نکل سکیں گے انسانی شکل میں۔"

تھیوسانگ کہنے لگا: "اس وقت باہر نکل جاتے تو بڑا اچھا موقع تھا۔ کیٹی اور ماریا بھی یہاں موجود ہیں۔ یہ دونوں یہاں سے چلی گئیں تو پھر نہ جانے کب اور کہاں ملاقات ہو۔"

اسی طرح باتیں کرتے دونوں دوست بلّی کی شکلوں میں مقبرے کی جالی کے ساتھ لگے اپنی جھوٹی قبروں کو تکتے رہے۔

دوسری طرف ماریا ایک بار پھر شاہی محل میں پہنچ گئی۔ قبرستان کی ملکہ چانگی اس وقت شاہی خواب گاہ میں سونے کی تیاریاں کر رہی تھی۔ کیونکہ شام ہونے والی تھی۔ ناگ سانپ کی شکل میں چانگی کی کھوپڑی میں اسی طرح سمٹا ہوا بے بسی کی حالت میں بیٹھا تھا۔ اتنا اسے احساس ہو گیا تھا کہ باہر خاص گڑبڑ ہو چکی ہے مگر یہ اسے معلوم نہیں تھا کہ کیٹی اور ماریا وہاں پہنچ گئی ہیں اور عنبر اور تھیوسانگ بلیوں کی شکل میں مقبرے میں قید ہو کر رہ گئے ہیں۔ نہ اس کی خوشبو چانگی کی کھوپڑی سے باہر جا رہی تھی اور نہ کسی کی خوشبو باہر سے اندر آ رہی تھی۔

اچانک ایک مُردہ ڈھانچہ ملکہ کی خواب گاہ میں داخل ہوا اور گھبرائی ہوئی آواز میں بولا:



"ملکہ غضب ہو گیا۔ کیٹی آپ کی قبر سے غائب ہو گئی ہے۔"

ناگ نے یہ جملہ سنا تو سمجھ گیا کہ اس کے ساتھی اس علاقے میں پہنچ گئے ہیں۔ ملکہ چانگی نے یہ سنا تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ غضبناک ہو کر چلّائی:

"وہاں جو پہرے دار تھے وہ کہاں مر گئے تھے؟"

مُردہ ڈھانچہ بولا: "ملکہ سلامت! وہ تو وہیں موجود تھے مگر کسی نے کیٹی کو باہر نکلتے نہیں دیکھا۔"

"تو پھر اسے وہاں سے کون لے گیا؟" ملکہ نے غصے میں کہا: "کیا وہ کوئی بھوت تھی؟ کیا اسے کوئی بد روح اٹھا کر لے گئی ہے؟"

اچانک چانگی کو اس بد روح یعنی ماریا کا خیال آ گیا جس نے بادشاہ اور اس کی بیٹی کو محل سے فرار کرایا تھا اور خود چانگی کو ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ اسی روح کا کارنامہ ہو گا۔ جلدی سے اپنے خاص لال کپڑے پہنے۔ بالوں کو بکھیرا اور بولی:

"میرے ساتھ قبرستان چلو۔"

محل سے باہر نکلتے ہی ملکہ چانگی ہوا میں اڑنے لگی اور سیدھی قبرستان میں پہنچ گئی۔ وہاں دیکھا کہ اس کی قبر خالی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پڑی تھی۔ کیٹی اس میں کیٹی نہیں تھی۔ قبرستان کی ملکہ کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے پہرے دار مُردہ ڈھانچوں کو بلا کر ان پر تلوار سے ایسا وار کیا کہ دونوں ڈھانچوں کی ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئیں۔ دوسرے مُردوں کے ڈھانچے خوف سے کانپنے لگے۔

چانگی نے چیخ کر کہا: "پتھریلی کتاب کے آخری لفظ کے نقطے کے نیچے جو خاص تہہ خانہ ہے اس کے چراغ کی حفاظت کرو۔ اگر روح وہاں تک پہنچ گئی اور اس نے چراغ کو گل کر دیا تو یہ سارا طلسم ختم ہو جائے گا۔"

فوراً چار مُردوں کے ڈھانچے نقطے کے نیچے والے تہہ خانے کی طرف دوڑ گئے۔ دوسرے مُردہ ڈھانچوں کو چانگی نے حکم دیا کہ وہ ارد گرد کے علاقے میں پھیل جائیں اور کیٹی جہاں بھی چھپی ہوئی ہو اسے پکڑ کر واپس اس قبر میں لا کر ڈال دیں۔ چار مُردہ ڈھانچے کیٹی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے

اس وقت ماریا شاہی محل میں پھر رہی تھی۔ اسے کچھ پتہ نہ چل سکا کہ ملکہ چانگی کہاں چلی گئی ہے۔ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ ماریا محل سے باہر نکل کر پتھر کی کتاب والے خفیہ قبرستان کی طرف چل پڑی وہ صحرا کے اوپر شام کے اندھیرے میں اڑتی



چلی جا رہی تھی کہ اسے ایک جگہ کوئی شے چمکتی ہوئی نظر آئی۔ ماریا غوطہ لگا کر نیچے آ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہ مُردہ ڈھانچے ایک کنوئیں کے پاس زمین پر بیٹھے ہیں۔ یہ ان کی ہڈیاں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔ ماریا ان کے قریب آ کر ان کی باتیں سننے لگی۔ ایک ڈھانچہ دوسرے ڈھانچے سے کہہ رہا تھا۔

"کیٹی کا ملنا دشوار ہے۔ آخر ہم اسے کہاں تلاش کریں؟"

دوسرا ڈھانچہ کہنے لگا: "اسے ضرور وہی بھوت یا روح نکال کر لے گئی ہے جس نے بادشاہ کی جان بچائی تھی اور ہماری ملکہ کو ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا۔"

پہلا ڈھانچہ بولا: "یہ کوئی زبردست جادوگرنی کی روح لگتی ہے۔ تم دیکھ لینا وہ ایک دن ہماری ملکہ چانگی کو بھی شکست دے دے گی۔"

دوسرے ڈھانچے نے کہا: "جب تک پتھریلی کتاب کے صفحے کے آخری لفظ کے نقطے کے نیچے جلتا دیا نہیں بجھا دیا جاتا ہماری ملکہ کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔"

ماریا کے کان کھڑے ہو گئے۔ یہی وہ راز تھا جس کو جاننے کے لئے وہ بے چین تھی۔ وہ خاموشی سے ان کی باتیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سننے لگی۔ پہلا ڈھانچہ کہہ رہا تھا:
"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس طلسمی چراغ" تک دنیا کا کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی زبردست حفاظت کی جا رہی ہے۔ کم بخت اگر وہ چراغ" بجھ گیا تو ہماری بھی طاقت ختم ہو جائے گی اور ہماری ہڈیاں مٹی بن کر زمین میں مل جائیں گی۔"

پہلا ڈھانچہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا:
"چلو بھائی! جو قسم کھائی ہے اسے پورا کریں اور کیٹی کو کہیں تلاش کریں۔"

ماریا وہاں سے ایک دم فضا میں بلند ہو گئی۔ وہ ایک زبردست طاقت اور نئے ارادے اور عزائم کے ساتھ فضا میں پرواز کر رہی تھی۔ اس کا رخ صحرا میں پڑی پتھر کی بہت بڑی کتاب کی جانب تھا۔ دیکھتے دیکھتے وہ کتاب کے ورق کے صحن میں اتر آئی۔ اس نے دیکھا کہ کتاب کے دونوں صفحوں پر پتھر کے بڑے بڑے اجنبی زبان کے لفظ قطار کی شکل میں تراشے ہوئے تھے۔ وہ کتاب کے ورق پر چلتی ہوئی آخری لفظ پر آ کر رک گئی۔ اس لفظ کے نیچے ایک گول نقطہ پڑا ہوا تھا۔ یہ لفظ ایک گول پتھر تھا جو چھوٹی سی چٹان کے برابر تھا۔ ماریا نے جھک کر دیکھا۔ اس نقطے کی



چٹان کے نیچے ایک تنگ سا راستہ اندر جاتا تھا۔
ماریا کو اندر جانے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ وہ تنگ راستے میں سے گزری تو دیکھا کہ وہاں اندر کی جانب چار مُردہ ڈھانچے تلواریں لئے پہرہ دے رہے تھے۔ مگر وہ ماریا کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ ماریا خاموشی سے زمین پر بے آواز قدم رکھتی سرنگ میں آگے چل پڑی۔ سرنگ میں ہر دس قدم کے بعد چار مُردہ ڈھانچے تلواریں لئے پہرہ دے رہے تھے۔ ماریا سمجھ گئی کہ چونکہ اس جگہ چاندی کے تمام طلسم کا راز موجود ہے۔ اسی لئے اس کی اتنی زبردست حفاظت کی جا رہی ہے۔ ماریا سرنگ میں چلتی چلی گئی۔ سرنگ ایک چھوٹے سے حجرے میں جا کر ختم ہو گئی۔ ماریا نے دیکھا کہ حجرے میں ایک چبوترے میں ایک پیتل کا چراغ جل رہا تھا۔ اس کے ارد گرد چھ مُردہ ڈھانچے تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ کسی کو ماریا کے حجرے میں داخل ہونے کی خبر نہ ہو سکی۔ وہ اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے رہے۔

ماریا آہستہ سے قدم اٹھاتی پیتل کے طلسمی چراغ کے پاس چلی آئی۔ اس نے جھک کر چراغ کو دیکھا۔ شاید چراغ کو ماریا کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔ چراغ کی لو اچانک کانپنے لگی۔ چراغ کو کانپتے دیکھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



مُردہ ڈھانچے گھبرا کر چراغ کے پاس آ گئے۔

"یہ کیا بات ہے؟ اس کی لَو کیوں لرزنے لگی ہے؟ پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا؟ ملکہ کو خبر کرو۔ ملکہ کو خبر کرو۔"

وہ ایک دوسرے سے چلّا چلّا کر باتیں کرنے لگے۔ دو ڈھانچے سرنگ کی طرف دوڑ پڑے۔ مگر ماریا اب انہیں زیادہ مہلت نہیں دینا چاہتی تھی۔ پہلے ہی وہ لوگوں پر کافی ظلم و ستم کر چکے تھے۔ ماریا نے زور سے پھونک ماری۔ چراغ بجھ گیا۔ چراغ کے بجھتے ہی وہاں چیخیں بلند ہونے لگیں۔ مُردہ ڈھانچے ایک دم گرے اور گرتے ہی ان کی ہڈیاں مٹی میں مل گئیں۔ ایک دھماکے سے حجرے کی چھت بیٹھ گئی۔ ماریا ملبے میں سے ابھر کر باہر نکل آئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ پتھر کی کتاب کے سارے لفظ اکھڑ اکھڑ کر گر رہے ہیں اور کتاب ایسے ہل رہی ہے۔ جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ سارے الفاظ اپنے ورق پر سے اکھڑ کر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئے۔ باہر جو مُردہ ڈھانچے پہرہ دے رہے تھے وہ بھی مٹی کے ساتھ مٹی بن گئے۔ ماریا نے فضا میں اڑان بھری اور تیزی سے شاہی محل کی طرف اڑنے لگی۔ وہ یہ



دیکھنا چاہتی تھی کہ قبرستان کی ملکہ چانگی پر اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ وہ محل میں داخل ہوئی تو اسے وہاں ایک عورت کے چیخنے چلّانے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ عورت ظالم ملکہ چانگی کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# تاریک سُرنگ

جس وقت ماریا نے طلسمی چراغ کو پھونک مار کر بجھایا۔ اس وقت ملکہ چانگی قبرستان سے واپس شاہی محل میں آکر پریشانی کے عالم میں پلنگ پر لیٹی پہلو بدل رہی تھی۔ دو مُردہ ڈھانچے اس کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ جونہی طلسمی چراغ بجھا ملکہ چانگی کے تن بدن میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ وہ دیوانوں کی طرح اپنے کپڑے نوچنے اور چیخنے چلانے لگی۔ پہرے دار مُردہ ڈھانچے وہیں گر کر مٹی بن گئے۔ قلعے میں جو مُردہ ڈھانچوں کی فوج جمع تھی وہ بھی مٹی بن کر زمین پر بکھر گئے۔ چانگی کمرے میں وحشت بھری چیخیں نکالتی اِدھر اُدھر دوڑنے لگی۔ اس کی کھوپڑی میں بیٹھا ناگ سمجھ گیا کہ کوئی انقلاب آگیا ہے۔ ناگ کے جسم میں اچانک طاقت آگئی تھی۔ اس نے چانگی کی کھوپڑی ہلنا شروع کر دیا۔ اس کے ہلنے سے چانگی کے دماغ میں ہل چل سی پیدا ہو گئی۔ جب ماریا اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو ملکہ چانگی کا بُرا حال تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔



کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ آنکھیں باہر کو اُبل آئی تھیں۔ اور وہ واویلا کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پیٹ رہی تھی۔ پھر وہ دروازے میں سے باہر کی طرف دوڑی۔ باہر آتے ہی وہ گھوڑے پر سوار ہوئی اور قبرستان کی طرف دوڑ پڑی۔ چونکہ اس کا طلسم ختم ہو چکا تھا۔ اس لیے چانگی اب ہوا میں اڑ نہیں سکتی تھی۔ باقی کے طلسم ختم ہونے میں صرف چند منٹ ہی باقی رہ گئے تھے۔ چانگی گھوڑے کو اندھا دھند دوڑا رہی تھی۔ صحرا میں رات کا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ ماریا اس کے اوپر اڑ رہی تھی۔

صحرا میں جب چانگی اس جگہ پہنچی جہاں پہلے اس کی طلسمی کتاب کھلی پڑی تھی تو یہ دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے کہ کتاب ریت کا ڈھیر بن چکی ہے۔ چانگی ایک جگہ ٹیلے کے نیچے سرنگ میں داخل ہو گئی۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ چانگی چڑیلوں کی طرح شور مچاتی اپنے کپڑوں کو پھاڑتی سرنگ میں بھاگی جا رہی تھی۔ جب وہ زمین کے نیچے اپنے قبرستان میں پہنچی تو اس نے بھاگ کر اپنی قبر میں چھلانگ لگا دی۔ یہ وہی قبر تھی جس میں اس نے کیٹی کو پھنکوایا تھا۔ قبر میں گرتے ہی چانگی کا جسم ہڈیوں میں تبدیل ہو گیا۔ ماریا قبر کے اوپر سے دیکھ رہی تھی۔ چانگی کے جسم پر سے اس کا گوشت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



گل سڑ کر مٹی بن گیا۔ اس کا چہرہ بھی بگڑ گیا۔ پھر چہرے کا گوشت اڑ گیا۔ سر کے بال غائب ہو گئے۔ اس کے بعد ہڈیاں مٹی بن گئیں اور صرف کھوپڑی باقی رہ گئی۔ اس کی کھوپڑی میں آنکھوں کی جگہ دو سوراخ بن گئے تھے۔ اچانک ماریا کو ناگ کی تیز خوشبو آئی۔

ماریا نے چلا کر کہا:

"ناگ بھیا! کیا تم یہاں موجود ہو؟"

ماریا نے دیکھا کہ جانکی کی کھوپڑی کی آنکھوں کے ایک سوراخ میں سے ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا باہر نکل رہا ہے۔ ماریا خوشی سے اچھل پڑی۔ ناگ قبر سے باہر آگیا۔ اسے بھی ماریا کی تیز خوشبو آ رہی تھی۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب تک ناگ کی آنکھوں میں خاصی بوٹی کے سرمے کا اثر تھا تو وہ ماریا کو غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا کرتا تھا مگر آہستہ آہستہ اس سرمے کا اثر ختم ہو گیا تھا اور اب ناگ بھی ماریا کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے ماریا سے کہا:

"ماریا! تم میرے پاس خیریت سے ہو ناں؟"

"ہاں ناگ بھیا! میں بالکل خیریت سے ہوں۔ مگر تم اس بدبخت چڑیل کی کھوپڑی میں کیسے قید ہو گئے تھے؟"

ناگ نے کہا: "اس منحوس قبرستان سے باہر نکلو، تمہیں



ساری داستان سناؤں گا۔"

وہ دونوں قبرستان کی سرنگ سے نکل کر باہر کھلے صحرا میں آ گئے۔ ان کے باہر نکلتے ہی ایک زبردست زلزلے کا جھٹکا محسوس ہوا اور سرنگ بھی بند ہو گئی۔ اب وہاں سوائے ریت کے ٹیلے کے اور کچھ نہیں تھا۔ ناگ اور ماریا صحرا میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔ ماریا ابھی اسے عنبر اور تھیوسانگ کی موت کے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی۔ چنانچہ ماریا نے ناگ سے پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا گزری؟ ناگ نے شروع سے آخر تک اپنی ساری کہانی بیان کر ڈالی۔ پھر اس نے کیٹی عنبر اور تھیوسانگ کے بارے میں پوچھا کہ کچھ ان کا پتہ چلا کہ وہ کہاں ہیں؟

ماریا نے کہا:

"کیٹی تو صحرا میں ایک جگہ موجود ہے۔ میں اسے خود وہاں اس ملک کے بادشاہ اور اس کی بیٹی کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں لیکن عنبر اور تھیوسانگ۔"

اتنا کہہ کر ماریا چپ ہو گئی۔ ناگ کو فکر ہوئی۔ اس نے پوچھا:

"تم ایک دم چپ کیوں ہو گئیں ماریا۔ خیریت تو ہے؟"

ماریا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ماریا کی رونے کی آواز ناگ زندگی میں پہلی بار سن رہا تھا۔ اسے بے حد حیرانی ہوئی کہ ماریا کیوں رو رہی ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"ماریا! خدا کے لیے مجھے جلدی بتاؤ کہ کیا ہو گیا ہے؟"

ماریا نے آنسوؤں بھری آواز میں ناگ کو صاف صاف بتا دیا کہ چانگی کے حکم سے اور اس کے طلسم کی وجہ سے عنبر اور تھیوسانگ کے سر کاٹ دیئے گئے تھے جن کو اس نے کیٹی کے ساتھ مل کر صحرا میں مقبرے کے پاس دفن بھی کر دیا ہے۔ ناگ پہلے تو بت بن کر رہ گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عنبر بھی مر سکتا ہے۔ اس نے بے اختیار کہا:

"نہیں نہیں ماریا! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ عنبر ابھی نہیں مر سکتا۔ تھیوسانگ بھی ابھی نہیں مر سکتا۔"

ماریا نے کہا: "میں نے اور کیٹی نے خود دونوں کے کٹے ہوئے سر دفن کئے ہیں۔ یقین کرو ناگ۔ یہ صدمہ اب ہمیں کسی نہ کسی طرح برداشت کرنا ہی ہوگا۔ عنبر اور تھیوسانگ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔"

لیکن ناگ کا دل کہہ رہا تھا کہ عنبر اور تھیوسانگ زندہ ہیں۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ دونوں مر چکے ہیں۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے ماریا سے کہا:

"مجھے یاد آ رہا ہے ماریا کہ میں ملکہ چانگی کی کھوپڑی میں قید تھا تو میں نے محل میں کسی کو یہ کہتے سنا تھا کہ شہر کے دروازے پر جن لوگوں کے سر کاٹ کر



لٹکائے گئے ہیں ان کی شکلوں جیسے دو آدمی شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس پر ملکہ چانگی نے سٹ پٹا کر کہا تھا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عنبر تھیوسانگ کی گردنیں کاٹ دی گئی ہیں۔ یہ ان کے ہم شکل کون ہیں۔ ضرور یہ کوئی جادوگر ہوں گے۔ ان کو پکڑ کر میرے سامنے پیش کرو۔ مگر پھر یہ لوگ ان آدمیوں کو جن کی شکلیں عنبر تھیوسانگ سے ملتی تھیں پکڑ نہ سکے تھے۔ اس لئے میرا دل کہتا ہے کہ وہ جو دو آدمی شہر میں داخل ہوئے تھے وہ اصلی عنبر اور تھیوسانگ تھے۔"

ماریا نے کہا: "تو پھر جن کی گردنیں کاٹی گئی تھیں وہ کون تھے؟"

ناگ بولا: "یہی معمہ اب ہمیں حل کرنا ہوگا۔ لیکن میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ عنبر تھیوسانگ زندہ ہیں۔ آؤ کیٹی کے پاس چلتے ہیں۔"

ناگ نے فوراً سانپ کی شکل بدلی۔ ماریا نے اسے اپنی کلائی پر لپیٹا اور فضا میں بلند ہو کر اس مقبرے کی طرف اڑنے لگی جہاں کیٹی بادشاہ اور اس کی بیٹی کو وہ چھوڑ آئی تھی۔ کیٹی نے ناگ کو دیکھا تو خوشی سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر اس نے بڑی دکھ بھری آواز میں ناگ کو عنبر تھیوسانگ کی موت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کی خبر سنائی اور ان کی قبریں بھی دکھائیں۔ ناگ نے جو بات ماریا کو سنائی تھی وہی کیٹی کو بھی سنا دی۔ بادشاہ اور شہزادی نے بھی اس کی تائید کی کہ انہوں نے بھی سُنا تھا کہ جن دو آدمیوں کی گردنیں شہر کے دروازے میں لٹکائی گئی ہیں ان کے دو ہم شکل انسان زندہ حالت میں شہر میں داخل ہوئے ہیں۔ کیٹی ناگ کا منہ تکنے لگی:

"ناگ! کیا — کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ عنبر اور تھیوسانگ زندہ ہوں؟ خدا کرے کہ وہ زندہ ہوں۔"

ناگ نے کہا: "یقین کرو وہ زندہ ہیں۔ وہ جو دو آدمی شہر میں داخل ہوئے تھے وہی عنبر اور تھیوسانگ تھے۔"

کیٹی بولی: "تو پھر یہ کٹے ہوئے سر کن کے تھے؟ ان کی شکلیں تو ہو بہو عنبر اور تھیوسانگ کی تھیں۔ کیوں ماریا؟"

ماریا نے بھی یہی کہا کہ ہاں وہ عنبر اور تھیوسانگ کے سر ہی تھے۔ ناگ بولا:

"چلو قبریں کھود کر مجھے وہ سر دکھاؤ۔"

ناگ کیٹی ماریا بادشاہ اور اس کی بیٹی کھوہ سے باہر نکل آئے۔ ماریا نے انہیں یہ خوش خبری سنا دی تھی کہ منحوس چانگی مر چکی ہے۔ اس کی مُردہ ڈھانچوں کی طلسمی فوج بھی تباہ ہو چکی ہے اور اب بادشاہ اپنی بیٹی کے ساتھ خوشی خوشی اپنے محل میں واپس جا سکتا ہے۔ مگر بادشاہ اور شہزادی نے کہا کہ ہمیں عنبر تھیوسانگ کا افسوس ہے جب تک ان کی موت کا معمہ حل نہیں ہو جاتا ہم واپس محل میں نہیں جائیں گے۔

ناگ کا تعارف ماریا نے بادشاہ اور شہزادی سے اپنا بھائی کہہ کر کرایا تھا اور انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ ناگ اصل میں ناگ دیوتا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ باہر آ کر انہوں نے دونوں قبریں کھودنا شروع کر دیں۔ عنبر اور تھیوسانگ کو ناگ کی خوشبو آئی تو وہ بھاگ کر مقبرے کی جالیوں کے ساتھ آ کر لگ گئے۔ عنبر نے خوش ہو کر تھیوسانگ سے کہا:

"تھیوسانگ! وہ دیکھو ناگ بھی آ گیا ہے۔"

تھیوسانگ نے خوش ہو کر آواز بلند کی:

"ناگ! ہم یہاں ہیں۔ ہم یہاں ہیں۔ ہم عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ ہم بلیاں نہیں ہیں۔ ہمیں یہاں سے نکالو۔"

ناگ نے جب مقبرے کی جالیوں کے پیچھے بلیوں کے شور مچانے کی آواز سُنی تو کیٹی سے پوچھا کہ یہ بلیاں کیوں شور مچا رہی ہیں۔ کیٹی نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"یہ مقبرے کی بلیاں ہیں۔ یونہی شور مچاتی رہتی ہیں۔"
لیکن جب بادشاہ نے ناگ کو بتایا کہ یہ بلی کا طلسمی مقبرہ ہے اور اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں جو آدمی ایک بار داخل ہو جائے وہ بلی بن کر پھر کبھی باہر نہیں نکل سکتا تو ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔ مگر اس نے ماریا اور کیٹی سے کوئی بات نہ کی اور خاموش رہا۔ جب دونوں گڑھے کھودے جا چکے تو ناگ نے کہا:
"عنبر اور تھیوسانگ کے سر کہاں ہیں؟"
دونوں گڑھے خالی تھے۔ ان میں نہ عنبر کا سر تھا اور نہ تھیوسانگ کا ہی سر تھا۔
کیٹی نے حیران ہو کر کہا:
"مگر ہم نے خود دونوں کے سر یہاں دفن کئے تھے۔ کیوں ماریا؟"
ماریا بھی حیران ہو رہی تھی۔ کہنے لگی:
"کیوں نہیں۔ میں نے خود دونوں سروں کو اپنے ہاتھوں سے اس گڑھے میں رکھ کر اوپر مٹی ڈالی تھی۔"
بادشاہ اور شہزادی بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے خالی گڑھوں کو تک رہے تھے۔ چاند نکل آیا تھا اور اس کی روشنی چاروں طرف بکھری ہوئی تھی۔ دونوں گڑھے بالکل خالی پڑے تھے۔
ناگ نے کہا: "ان گڑھوں کو مٹی سے بند کر دو۔ میں



نے عنبر اور تھیوسانگ کا سراغ لگا لیا ہے۔"
"کیا مطلب ہے تمہارا؟" کیٹی نے تعجب سے پوچھا۔
ماریا بھی ناگ کا منہ تکنے لگی۔ بادشاہ اور شہزادی بھی خاموش تھے۔ ناگ نے مقبرے کی جالیوں کی طرف اشارہ کیا جہاں دونوں بلیاں ابھی تک شور مچا رہی تھیں۔ یہ لوگ بلیوں کا شور سمجھ رہے تھے جبکہ حقیقت میں عنبر اور تھیوسانگ بلیوں کی آوازوں میں ناگ کیٹی اور ماریا کو اپنی طرف بلا رہے تھے۔ ناگ مقبرے کی طرف بڑھا تو بادشاہ نے اسے فوراً روک کر کہا: "ناگ بیٹا! اس طرف مت جانا۔ وہاں جانا خطرناک ہے۔" ناگ نے بادشاہ کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور مقبرے کی جالی کے قریب جا کر جھک کر دونوں بلیوں کو دیکھنے لگا۔ ناگ کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے عنبر اور تھیوسانگ نے ایک زبان ہو کر کہا:
"ناگ! ہم عنبر تھیوسانگ ہیں۔ ہم بلیاں نہیں ہیں۔"
ماریا اور کیٹی بھی ناگ کے قریب آ کر بلیوں کو تکنے لگیں۔
ماریا نے پوچھا:
"ناگ بھیا! تم ان بلیوں کو کیا دیکھ رہے ہو؟"
ناگ نے آہستہ سے کہا: "ماریا! مجھے یقین ہے کہ یہ بلیاں نہیں ہیں بلکہ عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔"
کیٹی اور ماریا بھی اب کھلی آنکھوں سے دونوں بلیوں کو غور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سے دیکھ رہی تھیں۔ ماریا نے آہستہ سے پوچھا:
"کیا یہ بلیاں عنبر اور تھیوسانگ ہیں؟"
عنبر نے چیخ کر کہا: "ماریا! میں عنبر ہوں۔ یہ تھیوسانگ ہے"
کیٹی نے پوچھا: "ناگ! تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ عنبر اور تھیوسانگ ہیں۔ بلیاں نہیں ہیں"

اب بادشاہ ان کے قریب آ گیا اور بولا:
"ہو سکتا ہے عنبر اور تھیوسانگ شہر کے لوگوں سے بچ کر یہاں مقبرے میں آ کر چھپ گئے ہوں۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ طلسمی بلی کا مقبرہ ہے۔ چنانچہ مقبرے میں داخل ہوتے ہی بلیاں بن گئے ہوں اور پھر باہر نہ نکل سکے ہوں"

ناگ نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا:
"بادشاہ کا خیال بالکل درست ہے۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ دونوں بلیاں نہیں بلکہ عنبر اور تھیوسانگ ہیں"
دونوں بلیاں خوشی سے اچھلنے لگیں۔ جالی کے پیچھے قلابازیاں لگانے لگیں۔ ناگ نے کیٹی سے کہا: "دیکھو! انہوں نے ہماری بات سن لی ہے۔ وہ کس قدر خوش ہو رہے ہیں"۔ پھر ناگ نے بلیوں کو قریب بلایا۔ دونوں بلیاں یعنی عنبر اور تھیوسانگ لپک کر پتھر کی جالی کے ساتھ لگ گئے۔ ناگ نے ان کے سروں پر آہستہ سے



پھیرا اور کہا:
"مجھے نہیں معلوم کہ تم میں عنبر کون ہے اور تھیوسانگ کون ہے مگر اب یہ ثابت ہو گیا ہے تم عنبر اور تھیوسانگ ہو۔ میرے پیارے دوستو گھبراؤ نہیں۔ ہم بہت جلد تمہیں اس قید سے نجات دلا دیں گے"۔
دونوں بلیوں نے خوشی سے اچھل کر پیچھے کو قلابازی لگائی اور واپس جالی کے ساتھ آ کر لگ گئیں۔ ماریا نے کہا:
"واقعی یہ بلیاں تو خوش ہو رہی ہیں۔ ناگ بھیا! خدا کے لئے کچھ کرو۔ یہ عنبر تھیوسانگ ہی ہیں"۔
بادشاہ نے کہا: "تم میں سے اگر کوئی مقبرے میں گیا تو وہ بھی بلی بن جائے گا اور پھر کبھی باہر نہیں آ سکے گا اس بات کا میرے بچو خیال رکھنا"۔
ناگ نے اس طرف دیکھا جس طرف سے ماریا کی بڑی تیز خوشبو آ رہی تھی۔ پھر کہا:
"ماریا! بادشاہ سلامت اور شہزادی صاحبہ کو ان کے شاہی محل میں کیوں نہیں لے جاتیں؟ رعایا اور شاہی محل کے درباری ان کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں"۔
ماریا سمجھ گئی کہ ناگ بادشاہ اور شہزادی کو وہاں سے رخصت کرنا چاہتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



شہزادی نے جلدی سے کہا: "لیکن ناگ بھیا! ہمیں عنبر اور تھیوسانگ کی بڑی فکر ہے۔"

ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"آپ لوگ اپنے راج پاٹ کو سنبھالیں جا کر خدا نے چاہا تو ہم بہت جلد عنبر اور تھیوسانگ کو لے کر خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔"

ماریا نے کہا: "بادشاہ سلامت! رات ہو گئی ہے۔ آپ لوگ میرے ساتھ شاہی محل میں چلیں۔ رعایا آپ کے انتظار میں ہے۔ سارا محل آنکھیں بچھائے منتظر ہے۔"

بادشاہ بھی سمجھ گیا۔ اس نے کیٹی اور ناگ کا شکریہ ادا کیا۔ عنبر اور تھیوسانگ کو ساتھ لے کر شاہی محل میں آنے کی تاکید کی اور ماریا کے ساتھ شاہی محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ شہزادی بھی اس کے ساتھ تھی۔ ان کے جانے کے بعد کیٹی اور ناگ بلّی کے مقبرے کی جالیوں کے باہر کی جانب برآمدے میں زمین پر بیٹھے بلیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے آپس میں باتیں کرنے لگے۔ کیٹی کہنے لگی:

"ناگ بھیا! اس مقبرے کے بارے میں یہ روایت سچّی محسوس ہوتی ہے کہ اس کے اندر جو کوئی جاتا ہے بلّی بن جاتا ہے اور باہر نہیں نکل سکتا۔ دیکھ لو، عنبر اور تھیوسانگ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ اگر یہ عنبر اور تھیوسانگ



ہیں تو!"

اس پر تھیوسانگ بلّی نے زور سے میاؤں میاؤں کیا۔ ناگ بولا۔

"اس بلّی کو خواہ یہ عنبر ہے یا تھیوسانگ تمہاری آخری بات پسند نہیں آئی۔"

کیٹی بولی: "تمہارا کیا خیال ہے۔ ہمیں ان بلیوں کو یہاں سے کیسے باہر نکالنا چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے مقبرے سے نکلتے ہی یہ دونوں انسانی شکل میں واپس آ جائیں۔"

ناگ بولا: "یہ بلیاں خود باہر آنا چاہتی ہیں مگر لگتا ہے کہ ان کے سامنے کوئی طلسمی دیوار آ جاتی ہے جس کو یہ اپنے سامنے سے ہٹا نہیں سکتے۔"

کیٹی نے کہا: "ماریا کو مقبرے کے اندر بھیجنا بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے اس پر بھی مقبرے کا جادو اثر کر جائے۔ اس سے پہلے ہم سب پر جادو اپنا اثر دکھاتے رہے ہیں۔"

ناگ بولا: "اس سے تو یہی بہتر ہے کہ میں خود مقبرے کے اندر چلا جاؤں۔ آخر کسی نہ کسی کو تو اندر جا کر ان بلیوں کو باہر نکالنا ہی ہو گا۔ کیونکہ جب تک یہ بلیاں باہر نہیں آئیں گی یہ بات نہیں ثابت ہو سکے گی کہ یہ عنبر اور تھیوسانگ ہیں کہ نہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی جلدی سے کہنے لگی: "تمہارا جانا تو بالکل ہی مناسب نہیں ہے ناگ! کیونکہ ماریا تو غائب ہوتی ہے وہ تو دونوں بلیوں کو اٹھا کر غیبی حالت میں طلسمی دیواریں سے گذر سکتی ہے جب کہ تم ایسا نہیں کر سکو گے۔ میں بھی ایسا نہیں کر سکتی۔"

ناگ نے کہا: "لیکن اگر اس مقبرے کے اندر سچ مچ کوئی طلسم ہے تو پھر ماریا بھی کسی مصیبت میں پھنس سکتی ہے۔"

کیٹی نے کہا: "میرا خیال ہے ہمیں ماریا کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ وہ آئے گی تو پھر اس پر غور کریں گے کہ کسے مقبرے کے اندر جانا چاہیے۔"

وہ یہ باتیں کر رہے تھے اور عنبر اور تھیوسانگ کو اپنے جسم میں ایک عجیب سی تبدیلی آتی محسوس ہونے لگی۔ دونوں نے ایک ہی وقت میں محسوس کیا کہ ان کے جسموں سے طاقت ضائع ہونے لگی ہے۔ سب سے پہلے دونوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔ اب وہ بول نہیں سکتے تھے۔

ناگ نے بلیوں کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیٹی! تم نے محسوس نہیں کیا کہ دونوں بلیاں خاموش ہو گئی ہیں۔ وہ بول نہیں رہیں۔"



کیٹی بھی غور سے بلیوں کی طرف تکنے لگی:

"بس ویسے ہی چپ ہو گئی ہوں گی۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ عنبر تھیوسانگ نہیں ہیں۔"

عنبر بلی اور تھیوسانگ بلی نے چلا کر کہنا چاہا کہ ہم ہی عنبر اور تھیوسانگ ہیں مگر یکلخت انہیں محسوس ہوا کہ ان کے حلق سے کسی قسم کی بھی آواز نہیں نکل سکتی۔ پھر ان پر کمزوری چھانے لگی اور وہ آہستہ سے پتھر کی جالی سے ہٹ گئے۔

کیٹی نے کہا:

"بلیاں پیچھے جا رہی ہیں ناگ بھیا۔"

ناگ نے بھی بلیوں کو مزار کے پیچھے کوٹھڑیوں کی طرف جاتے دیکھا تو بولا:

"میرا خیال ہے میں اندر جاتا ہوں۔"

اس پر کیٹی نے جلدی سے ناگ کا بازو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

"نہیں نہیں ناگ! تمہیں بڑی مشکل سے پایا ہے۔ کہیں مقبرے میں جا کر تم بھی عنبر تھیوسانگ کی طرح گم نہ ہو جاؤ۔ ابھی ٹھہرو۔ ماریا آئے گی تو پھر دیکھا جائے گا۔"

ناگ خاموشی سے مقبرے کے اندھیرے میں بلیوں کو جاتے دیکھتا رہا۔ اصل میں عنبر اور تھیوسانگ خود نہیں جا رہے تھے بلکہ کوئی گمنام طاقت انہیں مقبرے کے تنگ و تاریک حجروں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کی طرف کھینچے لئے جا رہی تھی۔ وہ ایک دوسرے سے بھی بات نہیں کر سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دوسرے کو پہچان بھی نہیں سکتے تھے۔ عنبر بھول گیا کہ اس کے ساتھ بلی کی شکل میں تھیوسانگ ہے اور تھیوسانگ بھول گیا کہ اس کے ساتھ بلی کی شکل میں عنبر ہے۔ جب وہ مقبرے کے پیچھے بھول بھلیوں میں آ گئے تو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ عنبر کو صرف اتنا یاد تھا کہ وہ عنبر ہے اور اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا ہے۔ اسے یہ بالکل یاد نہیں تھا کہ ابھی ابھی اس کے ساتھ تھیوسانگ تھا اور وہ ناگ کیٹی اور ماریا کو باتیں کرتے سن رہا تھا۔ دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس طلسمی بلی کے مقبرے کے طلسم کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ تھیوسانگ بھول بھلیوں میں جس راستے پر گیا ادھر اتفاق سے چاندی کا ایک تخت بچھا ہوا تھا۔ تھیوسانگ چونکہ خلائی مخلوق تھی اور اس کے خون میں چاندی کے ذرات زیادہ تھے اس لئے چاندی کے تخت کے قریب آتے ہی تھیوسانگ کو ایک جھٹکا لگا اور چاندی کا تخت اس کے سامنے اُلٹ کر دور جا گرا۔ یہ تھیوسانگ کے جسم سے نکلنے والی خلائی شعاع کی وجہ سے ہوا تھا۔ تھیوسانگ پر سے طلسم کا اثر ایک دم ختم ہو گیا اور اس کی طاقت واپس آ گئی۔ اس کی انسانی شکل بھی واپس



آ گئی۔ انسانی شکل میں آتے ہی تھیوسانگ نے عنبر کی تلاش شروع کر دی۔ اس نے سوچا کہ کیٹی ناگ اور ماریا تو مقبرے کے باہر بیٹھے ہی ہیں پہلے عنبر کو یہاں سے نکالنے کا انتظام کرنا چاہیے ورنہ خدا جانے یہ طلسم اسے کہاں سے کہاں لے جائے۔

تھیوسانگ بھول بھلیوں میں عنبر کو بلی کی آواز میں بلانے لگا۔ مگر بھول بھلیوں میں کوئی راستہ باہر نہیں جاتا تھا۔ ہر راستہ دوسرے راستے سے مل جاتا تھا۔ تھیوسانگ کی نظر اچانک عنبر پر پڑی۔ وہ اس کی طرف لپکا۔ اس نے آواز دی۔ مگر عنبر نہ رُکا۔ اس پر طلسم کا اثر تھا۔ وہ ایک طرف بھاگنے لگا۔ تھیوسانگ بھی اس کے پیچھے دوڑا۔ بھول بھلیوں کا یہ راستہ نیچے جا رہا تھا۔ عنبر آگے آگے بلی کی شکل میں بھاگ رہا تھا اور تھیوسانگ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے محسوس کیا کہ ان کے گرد اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ راستہ بھی ایک بہت بڑے پائپ میں بدلتا جا رہا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ وہ ایک پائپ میں دوڑ رہا ہے۔ عنبر بلی اب اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے رُکنا چاہا مگر اس کے پاؤں نے رُکنے سے انکار کر دیا۔ تھیوسانگ کے انسانی پاؤں اپنے آپ پائپ میں دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ پھر تھیوسانگ کو اپنے پیچھے ایسی آواز آئی جیسے کوئی بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بڑا طوفان پھنکارتا چلا آ رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی پانی کی ایک بہت بڑی اور بوجھل دیوار پیچھے سے ٹکرائی اور وہ پانی میں قلابازیاں کھاتا آگے بہنے لگا۔

تھیوسانگ اور عنبر کو اس پائپ کے اندر چھوڑ کر ہم واپس کیٹی ماریا اور ناگ کی طرف آتے ہیں۔ کیٹی اور ناگ دیکھ رہے تھے کہ دونوں بلیاں مقبرے کے اندھیرے حجروں کی طرف کہیں چلی گئی ہیں۔ وہ بے چینی سے ماریا کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں انہیں ماریا کی خوشبو تیز ہوئی تو ناگ نے پوچھا: "ماریا! تم آگئیں؟"

ماریا نے کہا ہاں میں آگئی ہوں۔ کیوں خیریت تو ہے؟

کیٹی اور ناگ نے ماریا کو بتایا کہ دونوں بلیاں عنبر اور تھیوسانگ ہی ہیں۔ ناگ بولا:

"میں مقبرے کے اندر جانا چاہتا ہوں۔"

ماریا نے کہا:

"نہیں تم نہیں جاؤ گے۔ میں جاؤں گی۔"

اور اس سے پہلے کہ کیٹی اور ناگ اسے روکتے ماریا مقبرے کے اندر داخل ہو چکی تھی۔ اسے کوئی پکڑ بھی نہیں سکتا تھا۔ مقبرے کے اندر جاتے ہی ماریا کی آواز آئی:

"میں مقبرے کے اندر ہوں۔ ابھی واپس آ جاؤں گی۔"



ماریا مقبرے کی نیم روشن فضا میں چاروں طرف گھوم گئی۔ ایک ایک حجرے کو اس نے دیکھا۔ بھول بھلیوں کو بھی دیکھا وہاں بھی اسے بلیاں کہیں نظر نہ آئیں۔ ماریا کو اپنے اوپر کسی طلسم کا اثر بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ مقبرے سے واپس آگئی۔ باہر آکر اس نے کیٹی اور ناگ سے کہا:

"میں سارے مقبرے کو دیکھ آئی ہوں۔ اندر کوئی بلی نہیں ہے۔"

ناگ نے پہلا سوال یہ کیا کہ تم پر کسی جادو کا اثر تو نہیں ہوا؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ تم بلی نہیں بن چکی ہو؟ ماریا نے اپنے جسم پر ہاتھ پھیر کر اچھی طرح سے دیکھا کہ وہ عورت ہی ہے بلی نہیں ہے۔ کہنے لگی:

"ہرگز نہیں۔ میں عورت ہی ہوں۔ بلی بالکل نہیں بنی۔"

کیٹی نے پوچھا:

"بلیاں کہاں جا سکتی ہیں۔ ہم نے خود انہیں اندر حجروں کی طرف جاتے دیکھا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"میں تو ہر جگہ انہیں دیکھ آئی ہوں تم خود اندر جا کر دیکھ لو۔ میرا خیال ہے کہ مقبرے میں کوئی طلسم وغیرہ نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ناگ بولا: "نہیں۔ ہمیں یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہیے۔ اگر تم نے دیکھ لیا ہے کہ بلّیاں اندر نہیں ہیں تو وہ یہاں سے جا چکی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے یہ بلّیاں عنبر تھیوسانگ نہ ہوں۔ اگر وہ عنبر تھیوسانگ ہوتیں تو مقبرے سے کبھی نہ جاتیں۔"

کیٹی بولی: "میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ بلّیاں ہی ہیں عنبر تھیوسانگ نہیں ہیں۔ آؤ۔ اب ہم کسی دوسرے شہر چل کر عنبر اور تھیوسانگ کو تلاش کرتے ہیں۔"

ماریا کہنے لگی:

"مقبرے میں سے ان کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ مجھے تو اب یقین ہو گیا ہے کہ وہ بلّیاں کوئی چڑیل یا بھوت پریت تھیں۔ عنبر تھیوسانگ ہوتیں تو یہاں اپنی جگہ سے کبھی نہ ہلتیں۔"

ناگ اپنے آپ کو یقین نہ دلا سکا۔ پھر بھی اسے خیال آیا کہ واقعی اگر یہ بلّیاں عنبر اور تھیوسانگ ہوتیں تو اپنے آپ وہاں سے نہ جاتیں۔ وہ مقبرے سے ہٹ کر درختوں میں آ کر بیٹھ گئے اور عنبر اور تھیوسانگ کی باتیں کرنے لگے۔

کیٹی نے کہا:

"یہ بات تو طے ہے کہ عنبر تھیوسانگ زندہ ہیں جن کے پر کاٹے گئے تھے وہ عنبر تھیوسانگ نہیں تھے۔ کسی طاقت نے عین وقت پر ان کی مدد کی اور ان کی جگہ ان کے ہم شکل بھیج دیئے۔ اس کے بعد خود عنبر تھیوسانگ شہر میں داخل ہو گئے اور لوگ ڈر کر ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ ملکہ کے حکم سے انہیں پکڑنے کے لئے سپاہی دوڑے تو وہ اس شہر ہی سے نکل گئے۔ بھلا انہیں بلّیاں بننے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر اگر مقبرے میں طلسم کی حقیقت ہوتی تو ماریا نہ بلی بن جاتی۔"

ان باتوں سے وہ اسی نتیجے پر پہنچے کہ تھیوسانگ اور عنبر نہ صرف زندہ ان باتوں سے وہ اسی نتیجے پر پہنچے کہ تھیوسانگ اور عنبر نہ صرف زندہ ہیں بلکہ بلّیاں بھی نہیں تھے اور وہ ضرور کسی دوسرے شہر کی طرف نکل گئے ہیں۔

ناگ بولا: "یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ہم تین ساتھی آپس میں مل گئے ہیں۔ خدا نے چاہا تو ہم عنبر اور تھیوسانگ کو بھی تلاش کر کے اپنے ساتھ ملا لیں گے۔"

ماریا بولی: "اب کیا خیال ہے ہمیں یہاں سے کس شہر کی طرف کوچ کرنا ہو گا؟"

کیٹی نے کہا:

"کیا معلوم کہ اس شہر کے آس پاس کون کون سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



شہر آباد ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں مغرب کی طرف نکل چلنا چاہیے۔ یقیناً تھیوسانگ اور عنبر بھی اسی طرف گئے ہوں گے۔"

ناگ کہنے لگا:

"تو پھر ہمیں اسی وقت اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ہمیں آرام کی تو ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیا خیال ہے؟"

ماریا اور کیٹی نے بھی ناگ کی رائے کو پسند کیا اور وہ اسی وقت اُٹھے اور درختوں سے نکل کر مغرب کی طرف صحرا میں چلنے لگے۔ ناگ ماریا اور کیٹی کو تو ہم اسی صحرا میں چھوڑتے ہیں اور اب واپس چل کر تھیوسانگ اور عنبر کی خبر لیتے ہیں کہ ان پر کیا گزر چکی ہے۔ اب ایسا ہوا تھا کہ جس پائپ میں سے تھیوسانگ انسانی شکل میں پانی کے زبردست طوفان کے ساتھ لڑھکتا جا رہا تھا۔ وہ آگے جا کر ایک بہت بڑے دریا میں جا کر مل گیا۔ یہ دریا ایک پہاڑ کے اندر ہی اندر بہتا تھا۔ یہ پہاڑ نہیں تھا بلکہ ایک پہاڑی سلسلہ تھا۔ دریا ان پہاڑوں کے نیچے سے بہتا چلا گیا تھا۔ عنبر بھی اسی دریا میں بلی کی شکل میں بہتا چلا جا رہا تھا۔ اگر تھیوسانگ خلائی مخلوق نہ ہوتا اور چاندی کے تخت کی وجہ سے اس کے

ن کے ذروں میں کیمیائی تبدیلی نہ ہوتی تو تھیوسانگ بھی ہی کی شکل میں رہتا۔ دونوں یعنی تھیوسانگ اور عنبر اسی اڑوں کے نیچے والے دریا میں ایک دوسرے سے بے خبر ں دوسرے سے آگے پیچھے بہتے چلے جا رہے تھے۔ ان ے اوپر پہاڑ کی چھت تھی۔ نیچے دریا تھا۔ دائیں بائیں پہاڑوں ں پتھریلی سیاہ دیواریں تھیں۔ ایک بہت بڑی سرنگ تھی جس میں سے دریا شور مچاتا تیز رفتاری سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

عنبر جو کہ بلی کی شکل میں تھا تھیوسانگ سے کوئی ایک فرلانگ آگے دریا میں بہہ رہا تھا۔ اور لڑھکنیاں کھاتا چلا جا رہا تھا جب کہ تھیوسانگ اس سے ایک فرلانگ پیچھے دریا کی موجوں پر اوپر نیچے اچھلتا چلا آ رہا تھا۔ عنبر اگرچہ بلی کی شکل میں تھا مگر اسے اتنا احساس تھا کہ وہ عنبر ہے اور طلسم کی وجہ سے بلی بن گیا ہوا ہے۔ اسے یہ بھی احساس ہونے لگا تھا کہ تھیوسانگ بھی تھوڑی دیر پہلے بلی کی شکل میں اس کے ساتھ تھا اور مقبرے کے باہر ناگ کیٹی اور ماریا ان دونوں کو مقبرے سے باہر نکالنے کے بارے میں مشورے کر رہے تھے۔ یہ ایک نیا احساس عنبر کے ذہن میں پیدا ہو گیا تھا۔ اسے پرانی ساری باتیں یاد آنا شروع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہو گئی تھیں۔ دریا کی رفتار بہت تیز تھی۔ پھر سرنگ چوڑی اور کشادہ ہونے لگی۔ دریا کی رفتار بھی مدھم پڑ گئی، دریا کا جوش ختم ہو گیا۔ پھر سرنگ میں روشنی آنے لگی۔ عنبر نے ایک بات یہ بھی محسوس کی تھی کہ بلی کی شکل میں بھی نہ تو اسے سردی لگ رہی تھی اور نہ اس کے جسم میں پانی داخل ہوا تھا۔ گویا اس کی غیر فانی طاقت اس کے پاس ہی تھی۔ یعنی وہ مر نہیں سکتا تھا۔ عنبر کو کسی حد تک تسلی ہوئی۔ اسے اس بات کا افسوس تھا کہ وہ ناگ کیٹی اور ماریا سے ایک بار پھر قریب آ کر بچھڑ گیا اس کو یہ بھی خیال تھا کہ ممکن ہے تھیوسانگ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی آ رہا ہو۔

دریا پہاڑوں کے نیچے سے باہر نکل آیا۔ عنبر نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر زرد رنگ کا پورا چاند نکلا ہوا تھا۔ سرنگ میں جو روشنی آئی تھی وہ چاندنی کی تھی۔ ستارے بھی کہیں کہیں کھلے ہوئے تھے۔ عنبر بلی کی شکل میں دریا کی پُرسکون لہروں پر کنارے کی طرف تیرنے لگا۔ کنارے پر چاندنی رات میں اسے دور دور سرو اور سائپرس کے درختوں کی قطاریں اور ان کے درمیان پہاڑی ڈھلانوں اور میدانوں میں سفید



عید ستونوں والے رومن طرز کے مکان دکھائی دیئے، عنبر سوچنے لگا کہ کہیں وہ پرانے روم کے زمانے میں تو نہیں آ گیا؟

اس نے دریا میں اپنے پیچھے کی جانب دیکھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید تھیوسانگ پیچھے پیچھے آ رہا ہو مگر چاندنی میں اسے تھیوسانگ دریا میں آتا کہیں نظر نہ آیا۔ یعنی اسے کوئی ایسی بلی یا بلا نظر نہ آیا جو دریا کی لہروں پر تیرتا چلا آ رہا ہو۔ اسے یہ ہرگز علم نہیں تھا کہ تھیوسانگ انسانی شکل میں واپس آ چکا ہے۔ دوسری طرف تھیوسانگ کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ عنبر بھی اسی دریا میں بہہ رہا ہے۔ وہ عنبر سے کافی پیچھے دریا میں تیرتا چلا آ رہا تھا۔ مگر ابھی تک وہ پہاڑیوں کے اندر ہی تھا۔

عنبر تیرتا تیرتا دریا کے کنارے پر آ گیا۔ چاندنی رات میں بڑا خوش نما منظر تھا۔ موسم خوشگوار تھا۔ رات کی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ عنبر بلی کی شکل میں ایک طرف باغ میں دوڑ گیا۔ وہ باغ میں پودوں کے ساتھ ساتھ چلتا ایک کھلی جگہ پر آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ سامنے ایک اونچی جگہ پر ایک شاندار محل بنا ہوا ہے۔ محل کے سفید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ستون چاندنی میں چمک رہے ہیں۔ عنبر قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ محل زیادہ بڑا نہیں ہے۔ یہ کسی بادشاہ کا نہیں بلکہ کسی امیر سوداگر یا جاگیردار کا محل لگتا تھا۔ اس کے باغ میں بڑے خوبصورت سنگِ مرمر کے انسانی مجسمے لگے ہوئے تھے۔ عنبر فوراً سمجھ گیا کہ وہ یا تو قدیم یونان اور یا قدیم روم کے زمانے میں نکل آیا ہے۔ اس نے ایک نگاہ پیچھے ڈالی کہ شاید تھیوسانگ بھی بلی کی شکل میں چلا آ رہا ہو۔ مگر اسے اپنے پیچھے کوئی بلی دکھائی نہ دی۔

پیارے دوستو! تھیوسانگ اور عنبر جس زمانے میں آ گئے تھے وہ سکندرِ اعظم کا زمانہ تھا۔ اس وقت یونان کا ملک چھوٹی چھوٹی شہری ریاستوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ اور یہ ریاستیں آپس میں لڑتی رہتی تھیں جس کی وجہ سے یونان کمزور ہو چکا تھا۔ اور دشمن اس پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ یونان کے شمال میں ایک چھوٹی سی ریاست مقدونیہ میں سکندر اعظم پیدا ہوا۔ جس وقت عنبر یونان کے اس چھوٹے سے شہر مقدونیہ میں داخل ہوا تو وہاں سکندر اعظم کے باپ فلپ کی حکومت تھی۔ اور سکندر اعظم ابھی یونان کا بادشاہ نہیں بنا تھا۔

سکندر اعظم کے باپ کو شہر کے ایک جاگیردار نے ہلاک کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔ جس مکان کے باغ میں عنبر بلی کی شکل میں نمودار ہوا تھا وہ مکان اسی جاگیردار کا تھا جو ریاست مقدونیہ کی پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا۔ اس مکان میں جاگیردار فلپس کے محل کے ایک نوکر کے پاس بیٹھا اسے سمجھا رہا تھا کہ اسکندر کے باپ کو ہلاک کرنے کے لئے اسے کیا کرنا ہو گا۔

عنبر کالی بلی کی شکل میں سنگِ مرمر کے ویران سنسان برآمدے میں سے گزر کر ایک کھڑکی میں سے پردہ ہٹا کر خوبصورت قالین والے بڑے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ کونے میں دو آدمی بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ ان میں ایک جاگیردار تھا اور دوسرا شاہی محل کا ملازم تھا۔ لیمپ کی روشنی دھیمی کر دی گئی تھی۔ جاگیردار اسے سرخ رنگ کا ایک زہریلا سیب دے کر کہہ رہا تھا۔

"عین موقع پر تمہیں یہ زہریلا سیب خاص طور شاہ فلپ کو پیش کرنا ہو گا۔ تم کہو گے کہ وینس کے شاہ کی بیٹی نے یہ سیب خاص طور پر آپ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے بعد تمہارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کام ختم ہو جائے گا۔ فلپ نے سیب کھا لیا
تو اس کے دو گھنٹے بعد اس کی موت ہو جائے
گی۔ تم محل سے نکل کر سیدھا میرے پاس
یہاں آ جانا۔ یہاں تمہارا انعام ایک لاکھ سونے
کے سکوں کی شکل میں چمڑے کے تھیلے میں پڑا
ہو گا اور دو برق رفتار گھوڑے تمہارا انتظار کر
رہے ہوں گے تم یہاں سے اسی وقت نکل کر
یونان کے دوسرے شہر میں چلے جاؤ گے جہاں
تمہیں پھر کوئی نہیں پکڑ سکے گا۔"

عنبر یہ سب کچھ غور سے سن رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ
وہ قدیم یونان میں اسکندر اعظم کے زمانے میں آ
گیا ہے اور یہاں سکندر اعظم کے باپ کو ہلاک
کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ جاگیردار نے زہریلا
سیب نوکر کو اسی مقصد کے لئے دیا ہے۔ نوکر نے
زہریلا سیب تھیلے میں چھپا کر رکھا اور یونانی انداز
میں جاگیردار کو سلام کر کے باہر نکل گیا۔ عنبر بھی دوسری
طرف سے باہر باغ میں آ گیا۔ نوکر کا رتھ باہر کھڑا
تھا۔ جب وہ رتھ میں سوار ہو کر چلنے لگا تو عنبر بھی
چھلانگ لگا کر رتھ میں ایک طرف سوار ہو گیا۔ وہ بھی



شکل میں تھا۔ شاہی نوکر اسے نہ دیکھ سکا۔
شاہی نوکر سیدھا فلپ کے شاہی محل میں داخل
ہو گیا۔ اپنے مکان میں آ کر اس نے رتھ ایک طرف
کھڑا کر دیا اور خود کمرے میں جا کر زہریلے سیب کو
اپنے سرہانے کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ عنبر نے ساری رات
وہیں مکان کی چھت پر گزار دی۔ یہ مکان شاہی محل
کے احاطے میں ہی تھا۔ دن نکلا تو عنبر شاہی محل کی
طرف چلا۔ یہاں باغ میں کنیزیں اور یونانی غلام رنگ
برنگ لباس میں چل پھر رہے تھے۔ آخر وہ محل
کے اس بڑے کمرے میں داخل ہو گیا جہاں رات کی
دعوت کے لئے زبردست انتظامات ہو رہے تھے۔ عنبر
اسی بڑے کمرے میں ایک ستون کے پیچھے چھپ کر
بیٹھ گیا۔ جب رات ہوئی تو مہمان آنا شروع ہو گئے۔
پھر بادشاہ فلپ بھی آ گیا۔ دعوت شروع ہو گئی۔
بڑی شاندار دعوت تھی۔ سازوں پر موسیقی کے سُر بلند
ہو رہے تھے نوکر اور کنیزیں پھل اور مٹھائیاں لئے
چل پھر رہے تھے۔ ہر طرف قہقہے بلند ہو رہے تھے۔
عنبر نے اس نوکر کو دیکھ لیا جو زہریلا سیب ایک
پلیٹ میں رکھے شاہ فلپ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بجاتے دیکھا تو اپنے حبشی غلام کو اشارہ کیا کہ اس کالی بلی یعنی عنبر کو پکڑ کر اس کے غار والے مکان میں پہنچا دیا جائے۔

حبشی غلام عنبر بلی کو لوہے کے جال میں جکڑے گھوڑے پر بیٹھا دریا کنارے تیزی سے چلا جا رہا تھا۔ جادوگرنی کا مکان وہاں سے چار کوس کے فاصلے پر دریا کنارے ایک جنگل میں تھا۔ حبشی نے عنبر بلی کو غار کے اندر والے تاریک مکان میں لے جا کر لوہے کے ایک پنجرے میں بند کر دیا۔ عنبر بلی کے پاس وہ طاقت نہیں تھی کہ وہ پنجرے کی سلاخیں توڑ کر آزاد ہو جاتا۔ وہ پریشانی اور بے چینی سے پنجرے میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ جب رات بہت گہری ہو گئی۔ یعنی جب رات کے دو بج رہے تھے تو عنبر بلی نے ایک مکروہ قہقہے کی آواز سُنی۔

یہ یونانی جادوگرنی تھی جو ہاتھ میں موم بتی لیے تاریک کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ موم بتی کی روشنی میں اس کا لمبا ناک اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور کھلے بال اور ہاتھی ایسے کان بڑے ہی بھیانک لگ رہے تھے۔ وہ موم بتی لے کر عنبر کے پنجرے



کے پاس آئی۔ جھک کر بلی کو غور سے دیکھا۔ یہ جادوگرنی اتنی ماہر جادوگرنی نہیں تھی کہ اسے پتہ چل جاتا کہ یہ کالی بلی اصل میں آدمی ہے۔ وہ تو بلیوں اور گدھوں اور اُلوؤں پر عمل کر کے ان سے دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی یا پیسے لے کر ان سے لوگوں کو قتل کرواتی تھی۔ اس نے عنبر بلی کی طرف دیکھ کر ایک قہقہہ لگایا اور بولی:

"تم بڑی عقل مند بلی ہو۔ مجھے تمہاری ہی ضرورت تھی۔ میں تم پر ایسا عمل کروں گی کہ تم میری غلام بن جاؤ گی۔ میں تمہیں جو کہوں گی تم وہی کرو گی۔ جس کو کہوں گی اسی کو جا کر رات کے وقت ہلاک کر ڈالو گی۔"

اور جادوگرنی قہقہے لگاتی کونے کی طرف گئی۔ موم بتی میز پر رکھ دی اور انگیٹھی میں آگ جلا کر اس میں کوئی سفوف ڈالا اور جس سے دھواں اُٹھنے لگا۔ کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ جادوگرنی کے منتر پڑھنے کی صدا بلند ہونے لگی۔ عنبر کو محسوس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہوا کہ کوئی اس کا گلا دبا رہا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ بے ہوش ہو گیا۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۵۳ "مُردہ دیوتا" پڑھیے۔

## میرے نام

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم

آداب! ایک سو چھیالیسویں قسط میں آپ نے عنبر ناگ ماریا کے بارے میں رائے پوچھی تھی کہ عنبر ناگ ماریا کو خلائی سیاروں میں سفر کرنا چاہیئے؟ یا عنبر ناگ ماریا کو آج کے کمپیوٹر کے دور میں سفر کرنا چاہیئے؟ یا پرانے تاریخی زمانے میں سفر کرنا چاہیئے؟

میری تو رائے یہ ہے کہ عنبر ناگ ماریا کو پرانے تاریخی زمانے میں سفر کرنا چاہیئے کیونکہ پرانے تاریخی زمانے سے ہمیں تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ اور بعض اوقات امتحانوں میں بھی اسی قسم کا کوئی تاریخی سوال آجاتا ہے۔ جو آپ عنبر ناگ ماریا کے تاریخی سفر میں لکھ چکے ہوتے ہیں۔ اور تاریخی زمانے سے ہمیں کئی نصیحت آموز باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ خدا آپ کو تاریخی معلومات فراہم کرنے کی اور نصیحت آموز باتیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام آپ کا قاری

محمد جواد اکرم، شیخ محمد اکرم مکان نمبر ۱۔ اقبال سٹریٹ نمبر ۱ محمود پارک بالمقابل تھانہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ زون نمبر ۳۵

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے انکل اے حمید السلام علیکم

کے بعد عرض ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور ہمیں آپ کی خیریت
خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے۔ آپ کی کہانیاں یعنی ممی شہزادی اور ناگ
کی قبر پڑھی بہت مزا آیا۔ آپ یہ سیریز عنبر ناگ ماریا مجھے اور میرے دوستوں
کو بہت پسند ہے۔

باقی دوسرے کرداروں میں کیپٹن تھیوسانگ بہت اچھے کردار ہیں ہماری
دعا ہے کہ آپ یہ کہانیاں ہمیشہ لکھتے رہیں۔ (آمین) ہمیں اور پورے ملک
کے دوستوں کو خوش کرتے رہے ہیں۔ انکل آپ نے ٹیلی ویژن میں ایک
سیریز لکھی جس کا نام میرا خیال "ڈاچی" تھا۔ یہ ڈرامہ بہت کامیاب رہا۔
اور آپ کو پی۔ٹی۔وی ایوارڈ ملا۔ لیکن اس کے بعد آپ نے پی ٹی وی کے
لیے کوئی سیریز نہیں لکھی۔ اس کی وجہ؟ دوسری بات یہ اگر آپ ٹیلی ویژن
والوں کو عنبر ماریا ناگ کو پی ٹی وی ڈرامہ کی صورت میں دیں اور پی ٹی وی والے
اس دلچسپ کہانی کو ٹیلی کاسٹ کریں۔ تو بہت مزا آئے گا اور ہم اپنے پسندیدہ
کرداروں کو پی ٹی وی پر دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔ انکل آپ یہ کوشش
کریں لازمی۔ آپ کی آنے والی کہانیوں کا انتظار رہے گا۔ اب اجازت
دیں۔

فقط آپ کا نیا ساتھی

عرفان خان دمعرفت، حاجی عالم خان وارڈ نمبر ۵ نزد گورنمنٹ
ماڈل ہائی سکول بھکر۔

پیارے انکل اے حمید۔ آداب

کے بعد عرض ہے کہ میں نے آپ کی ناگ ماریا اور عنبر کی واپسی کی سیریز
ہفتہ تک پڑھ لیں ہیں۔ اور مجھے اس میں خاص طور پر ماریا اور عنبر کے کردار
بہت زیادہ پسند آئے ہیں۔ اور ہاں انکل میں چھٹی جماعت کا طالب علم ہوں۔
پہلے تو میں پیسے جمع کر کے آپ کی کتابیں پڑھتا تھا لیکن اب ہمارے محلہ
میں ایک لائبریری کھل گئی ہے جہاں سے میں آپ کی کتابیں ایک روپیہ روزانہ
پر پڑھتا ہوں۔ کئی دفعہ مجھے اپنی باجی سے مار بھی پڑی ہے۔ کہ تم ہر وقت
کہانی پڑھتے ہو۔ لیکن کیا کروں انکل مجھے آپ کی کہانی اتنی پسند ہے کہ
جب میں آپ کی کہانی پڑھنی شروع کر دوں تو دل نہیں کرتا اُس کو چھوڑنے کو۔
انکل میں نے کئی بار آپ کو خط لکھنے کے بارے میں سوچا۔ لیکن پھر میں نے
سوچا کہ شاید آپ خط کا جواب خاص لوگوں کو دیتے ہوں گے پیارے
انکل میں آپ کو یہ خط بہت محبت کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ اور مجھے امید ہے
کہ آپ اس خط کا جواب ضرور دیں گے میں اسی خط میں آپ کو واپسی کا ٹکٹ
بھی بھیج رہا ہوں۔ اور ہاں انکل ایک بات تو بتانیے کیا یہ کہانی واقعی سچ
ہے۔ اور آپ سے ناگ ماریا اور عنبر ملنے آتے ہیں۔ کیا آپ کو ناگ بھائی
سے ڈر نہیں لگتا۔ پیارے انکل ان باتوں کا جواب ضرور دینا۔ مجھے آپ کے
خط کا انتظار رہے گا۔

خدا حافظ

نصر اللہ۔ احاطہ نمبر ۶۲ زون نمبر ۳۹۔ سلطان پورہ روڈ گھوڑے شاہ۔ لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے پیارے انکل اے حمید! السلام علیکم

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کا ایک بہت ہی
بڑا قاری ہوں اور میں آپ کی تمام کتابیں بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔
پ کی تمام کتابیں سبق آموز ہیں۔ آپ ایک اچھے مصنف ہیں۔ آپ کے
رامے بھی ہیں اور ناول کی تو کیا ہی بات ہے آپ اپنے ناولوں میں
ہت سی سائنسی باتیں بتاتے ہیں جس کے ساتھ ساتھ آپ کے ناولوں میں
نصیحتیں بھی بہت اچھی ہوتی ہیں۔ میں آپ کو یہ خط پہلی بار لکھ رہا ہوں
اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اچھا یہ تو تھیں
باتیں ناولوں کی۔ اب میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ آپ
مجھے ہر ماہ اپنے ناول بھیج دیا کریں اور یہ بھی بتا دیں کہ میں آپ کو پیسے
کیسے بھیجوں اور آپ کے ناول کیسے وصول کروں۔ برائے مہربانی آپ
یہ درخواست ضرور قبول کریں۔ میں آپ کے خط کا انتظار بہت شدت
سے کروں گا۔

فقط آپ کا ایک اچھا قاری

شکیل احمد ولد فضل احمد بیڈر کوٹ فتح دین خاں مکان شریف خاں
گلی دیگراں ، قصور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

# عنبر ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور - ۸